راکبانِ دوشِ مصطفیٰ ﷺ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ ناز میں
101 منتخب احادیث پر مشتمل

تحقیق و ترتیب
افتخار احمد قادری
نذرانہ عقیدت
عبدالرؤف قادری

الحسن
الحسین
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الصلاۃ و السلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ
ارشاد نبوی ﷺ
هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنيَا
وہ دو (حسن اور حسین رضی اللہ عنہما) گلشن دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں
فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما
بزبان
وسیلتنا فی الدارین ﷺ
تحقیق و ترتیب
افتخار احمد حافظ قادری
1
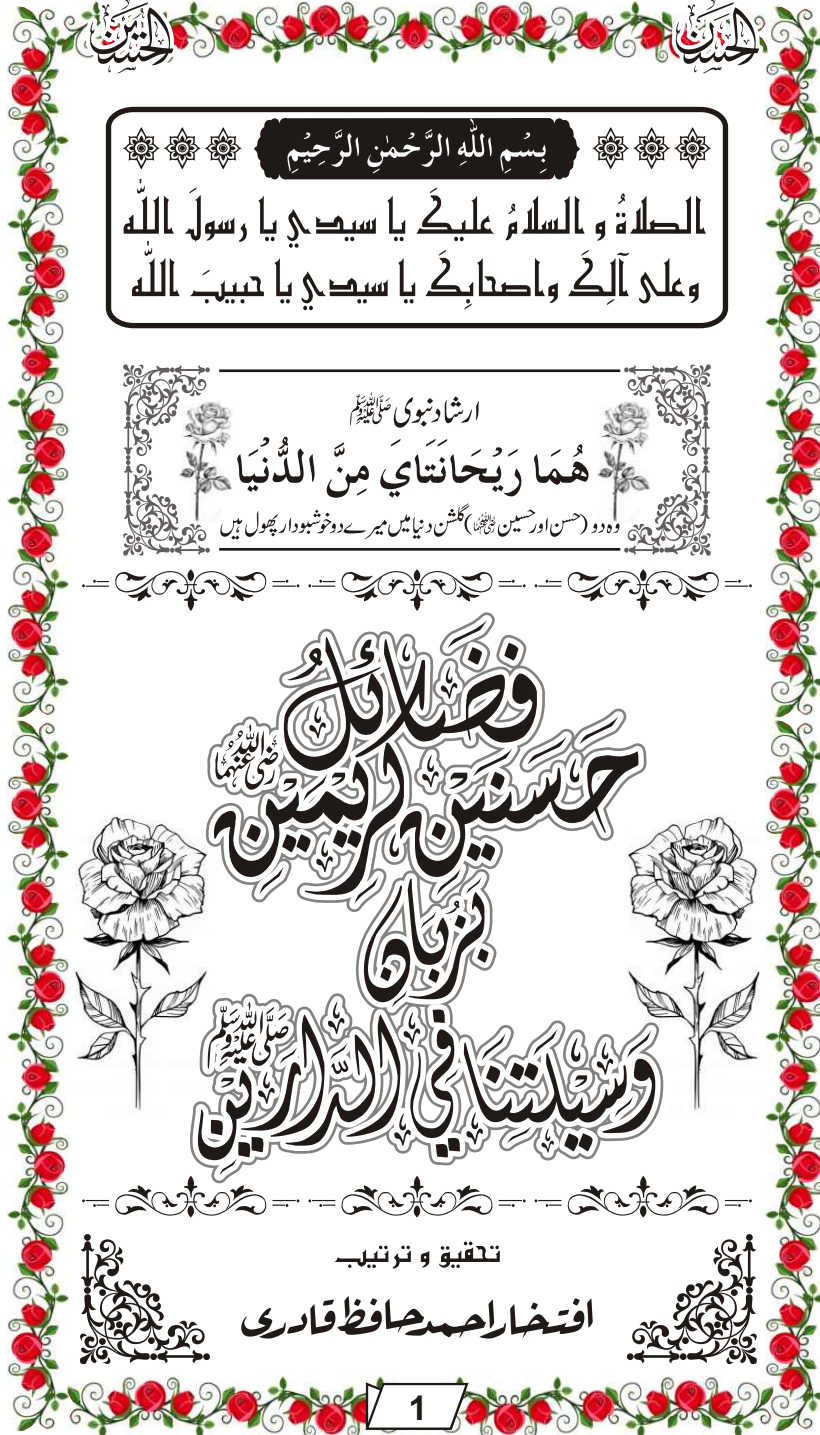
❀ نام کتاب : **فضائل حسنین کریمین** رضی اللہ عنہما

بزبان وسیلتنا فی الدارین صلی اللہ علیہ وسلم

❀ تحقیق و ترتیب : افتخار احمد حافظ قادری

❀ نذرانہ عقیدت : عبدالرؤف قادری شاذلی

❀ بہ مناسبت : ۔ عرس حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ

۔ 33 ویں سالانہ برسی والد گرامی افتخار احمد قادری

❀ تاریخ اشاعت : جمادی الثانی 1442ھ/فروری 2021ء

❀ تعداد اشاعت : 786 عدد (بسم اللہ شریف کے اعداد، اسم اللہ اور پنجتن پاک کے اسمائے مبارکہ کے اعداد کے برابر)

❀ ہدیہ کتاب : **دُعا برائے حُسنِ ختام و بخشش و مغفرت بحق** افتخار احمد حافظ قادری و عبدالرؤف قادری شاذلی

❀ اُجرتِ کتاب :

نہ ہے ذہن میں سیم و زر کا خیال
نہ ہوں میں طلب گارِ مال و منال

❀ برائے ایصال ثواب : جمیع اُمت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامِ قیامت۔

❀ ایڈریس : بغدادی ہاؤس، مکان نمبر 6-999/A، گلی نمبر 9 افشاں کالونی، راولپنڈی کینٹ، پاکستان۔

انتسابِ کتاب

تاریخ اسلام کی عظیم خاتون اوّل
حسنین کریمین کی نانی اماں
اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

جن کے لئے بارگاہِ رب العزت سے حضرت جبریئل **سلام** کا نذرانہ لئے حاضر ہوتے ہیں اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں

خیرُ نسائھا خدیجۃ رضی اللہ عنہا

(سب سے بہترین خاتون سیدۂ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں)

کے نام

کرتا ہوں کہ جو اپنے نواسوں حسنین کریمین پر ہونے والے اس کام پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمائیں گی اور اُن کی یہ مسرت اس بندۂ ناچیز کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے گی۔

ان شاء اللہ العزیز

سب مال و زر لٹایا ، دینِ خدا پہ تو نے
احسان دیں پہ تیرا ، ہے ماورا خدیجہ رضی اللہ عنہا

خاکپائے درِ اھلِ بیتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

شانِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تو نہ تھا لیکن حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نور نبوت کا پرتو تھے اور اُن دونوں شہزادوں کی صورتوں کے ملاپ سے صورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بنتی تھی۔

معدوم نہ تھا سایۂ شاہ ثقلین صلی اللہ علیہ وسلم
اُس نور کی جلوہ گہ تھی ذاتِ حسنین رضی اللہ عنہما
تمثیل میں اُس سایہ کے دو حصے کیئے
آدھے سے حسن رضی اللہ عنہ بنے ہیں آدھے سے حسین رضی اللہ عنہ

ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
حسن سبطین اِن کے جاموں میں ہے نیما نور کا
صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خط توأم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کلام:

امام اھل سنت حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی،
بریلوی شریف، ھند۔

حسنین کریمین پھول ہیں میرے

نبی ﷺ کے لاڈلے ہیں ، سید ابرار ہیں دونوں
سخی شبیر و شبر ، مطلع انوار ہیں دونوں

یہ دونوں پھول ہیں میرے ، یہ فرمایا نبی ﷺ سرور
یہ جنت کے جوانوں کے ولی ، سردار ہیں دونوں

بہادر ہیں ، جری ، بیٹے ہیں خاتون جنت کے
شجاعت اور حریت کی یہ للکار ہیں دونوں

جدھر سے بھی ہیں جاں بازوں کے نوری قافلے نکلے
یہی اُن عاشقوں کے قافلہ سالار ہیں دونوں

انہی کے نام و نسبت سے ملیں ہیں عزتیں مجھ کو
خضرؔ بے چین کے ، غمناک کے غمخوار ہیں دونوں

کلام:
سید خضر حسین چشتی ، گجرات
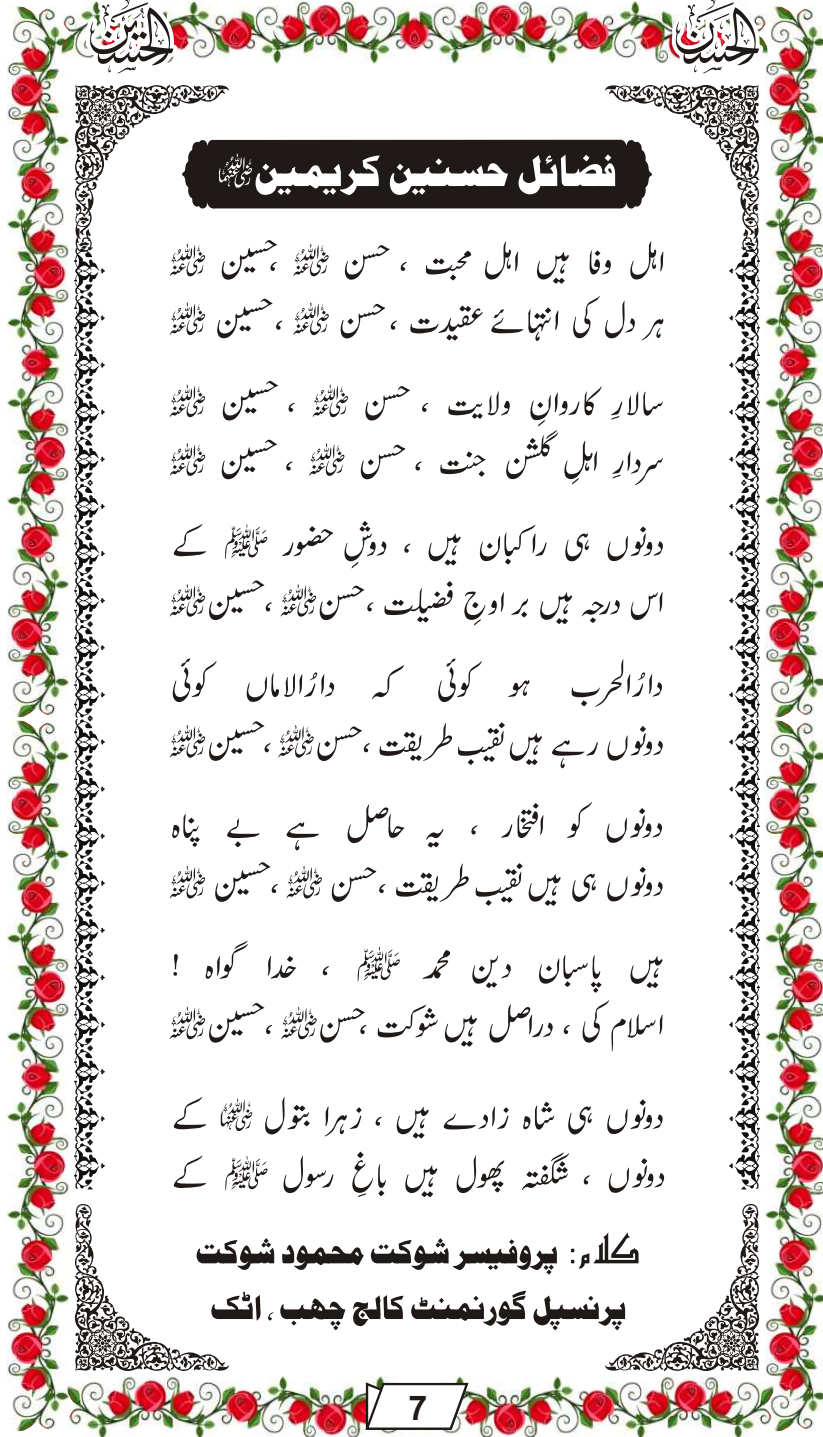
فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

اہل وفا ہیں اہل محبت ، حسن رضی اللہ عنہ ،حسین رضی اللہ عنہ
ہر دل کی انتہائے عقیدت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ

سالارِ کاروانِ ولایت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ
سردارِ اہلِ گلشن جنت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ

دونوں ہی راکبان ہیں ، دوشِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس درجہ ہیں بر اوجِ فضیلت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ

دارُالحرب ہو کوئی کہ دارُالاماں کوئی
دونوں رہے ہیں نقیب طریقت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ

دونوں کو افتخار ، یہ حاصل ہے بے پناہ
دونوں ہی ہیں نقیب طریقت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ

ہیں پاسبان دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، خدا گواہ !
اسلام کی ، دراصل ہیں شوکت ، حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ

دونوں ہی شاہ زادے ہیں ، زہرا بتول رضی اللہ عنہا کے
دونوں ، شگفتہ پھول ہیں باغِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے

کلام: پروفیسر شوکت محمود شوکت
پرنسپل گورنمنٹ کالج چھب ، اٹک

قطعہ تاریخ سالِ اشاعت کتابِ مُستطاب
''فضائل حسنین کریمین بزبان وسیلتنا فی الدارین''

افتخارِ آپ کی تالیف نئی ! ! !
دل کا کہنا ہے کہ دل آراء ہے

آپ کی عالموں سے ہے یاری
آپ کا شاعروں سے یارا ہے

آپ نے لکھ کے کتابِ ہذا
قلب اسلامیوں کا ٹھارا ہے

اس میں ہے ذکر حسن ذکر حسین رضی اللہ عنہما
لفظ لفظ اِس کا بہت پیارا ہے

سال آمد کا اگر پوچھتے ہو
''باغِ حسنین جہاں آرا'' ہے
1442ھ

ازقلم:
صاحبزادہ محمد نجم الامین عروسؔ فاروقی
مونیاں شریف۔ ضلع گجرات
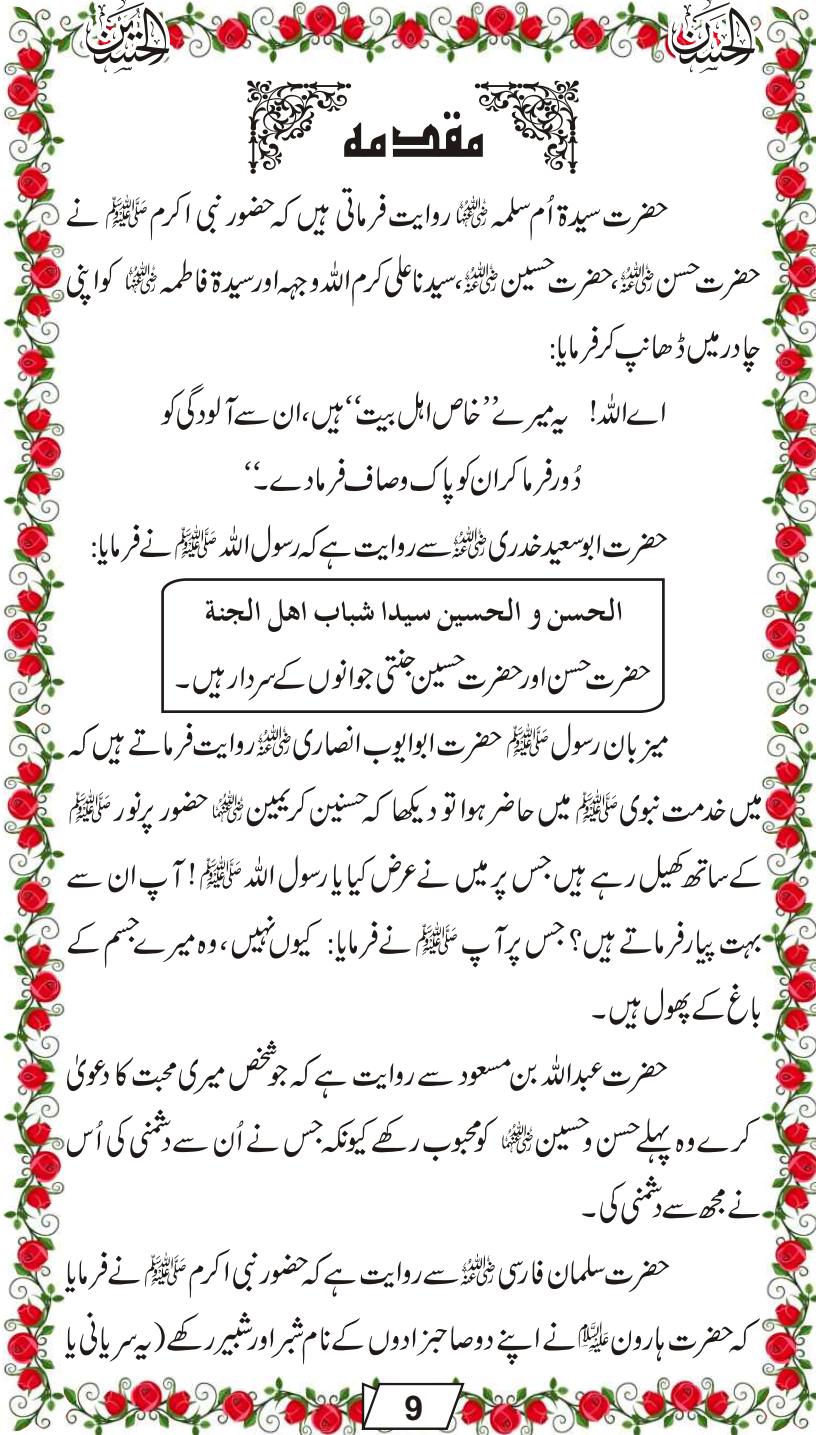
مقدمہ

حضرت سیدۃ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی چادر میں ڈھانپ کر فرمایا:

اے اللہ! یہ میرے ''خاص اہل بیت'' ہیں، ان سے آلودگی کو
دُور فرما کر ان کو پاک وصاف فرما دے۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الحسن و الحسین سیدا شباب اھل الجنۃ
حضرت حسن اور حضرت حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

میزبان رسول ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما حضور پرنور ﷺ کے ساتھ کھیل رہے ہیں جس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ان سے بہت پیار فرماتے ہیں؟ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، وہ میرے جسم کے باغ کے پھول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے وہ پہلے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو محبوب رکھے کیونکہ جس نے اُن سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے دو صاحبزادوں کے نام شبر اور شبیر رکھے (یہ سریانی یا
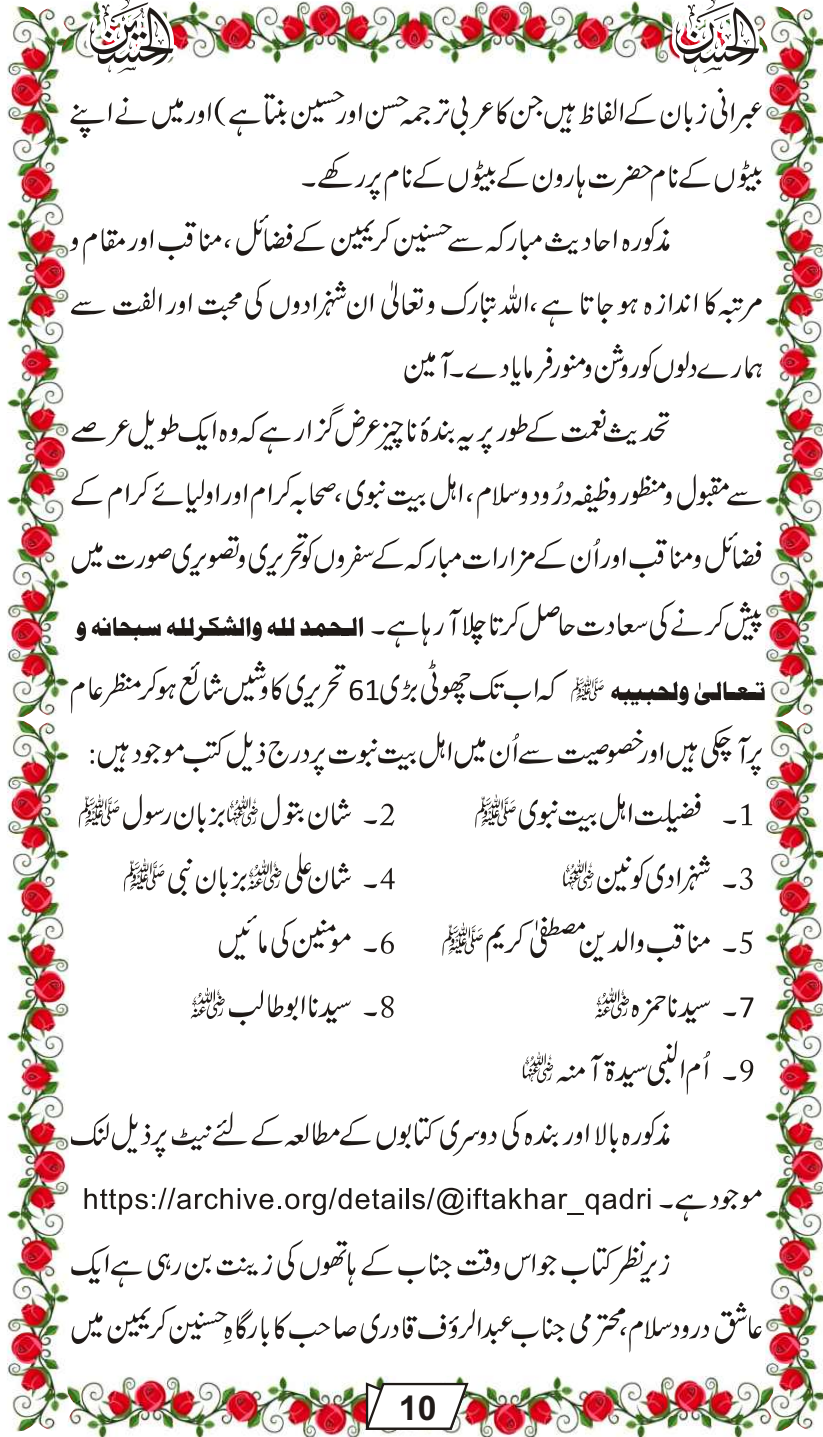
عبرانی زبان کے الفاظ ہیں جن کا عربی ترجمہ حسن اور حسین بنتا ہے) اور میں نے اپنے بیٹوں کے نام حضرت ہارون کے بیٹوں کے نام پر رکھے۔

مذکورہ احادیث مبارکہ سے حسنین کریمین کے فضائل، مناقب اور مقام و مرتبہ کا اندازہ ہو جاتا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ ان شہزادوں کی محبت اور الفت سے ہمارے دلوں کو روشن و منور فرمایا دے۔ آمین

تحدیث نعمت کے طور پر یہ بندۂ ناچیز عرض گزار ہے کہ وہ ایک طویل عرصے سے مقبول و منظور وظیفہ دُرود و سلام، اہل بیت نبوی، صحابہ کرام اور اولیائے کرام کے فضائل و مناقب اور اُن کے مزارات مبارکہ کے سفروں کو تحریری و تصویری صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا چلا آ رہا ہے۔ **الحمد لله والشكرلله سبحانه و تعالىٰ ولحبيبه** ﷺ کہ اب تک چھوٹی بڑی 61 تحریری کاوشیں شائع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہیں اور خصوصیت سے اُن میں اہل بیت نبوت پر درج ذیل کتب موجود ہیں:

1۔ فضیلت اہل بیت نبوی ﷺ
2۔ شان بتول رضی اللہ عنہا بزبان رسول ﷺ
3۔ شہزادی کونین رضی اللہ عنہا
4۔ شان علی رضی اللہ عنہ بزبان نبی ﷺ
5۔ مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ
6۔ مومنین کی مائیں
7۔ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ
8۔ سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ
9۔ اُم النبی سیدۃ آمنہ رضی اللہ عنہا

مذکورہ بالا اور بندہ کی دوسری کتابوں کے مطالعہ کے لئے نیٹ پر ذیل لنک موجود ہے۔ https://archive.org/details/@iftakhar_qadri

زیر نظر کتاب جو اس وقت جناب کے ہاتھوں کی زینت بن رہی ہے ایک عاشق درود سلام، محترمی جناب عبدالرؤف قادری صاحب کا بارگاہِ حسنین کریمین میں

نذرانہ عقیدت ہے جو حضور سید کائنات ﷺ کے دو پھول سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر مشتمل ہے۔

کتاب ہذا کی ترتیب اس طرح سے ہے کہ مقدمہ کے بعد حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مختصر فضائل کے بعد 101 منتخب احادیث نبویہ مشتمل بر فضائل ومناقب مع اُردو ترجمہ، اِس کے بعد مختصر احوال شہیدین کریمین، مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کی شہرۂ آفاق تصانیف مبارکہ "مثنوی معنوی" اور "دیوان شمس تبریزی" سے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سانحۂ کربلا پر منتخب اشعار مع اردو ترجمہ اور کلام حضرت علامہ محمد اقبال لاہوری کی روشنی میں ذکر امام حسین وکربلاء اور اختتام کتاب منظوم سلام، مناقب اور تاثرات بر کتاب ہذا پر مشتمل ہے۔

موقع ہذا کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو اس بابرکت کام میں میرے ساتھ شامل رہے اور وہ تمام مقتدر شخصیات بھی میرے خصوصی شکریہ کی مستحق ہیں جنہوں نے کتب ہذا پر اپنے منظوم ومنثور تاثرات اور قطعہ تاریخ ارسال فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی بارگاہِ اقدس میں ہمارا یہ ادنیٰ سا نذرانہ عقیدت شرفِ قبولیت پا کر ہماری بخشش ومغفرت کا سبب بن جائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دامنت گیرم بہ محشر باز گویئم یا نبی ﷺ
من گناہ گارم شفیعِ جُرم و عصیانم توئی

افتخار احمد حافظ قادری

الفقیر الی اللہ ورسولہ ، افتخار احمد حافظ قادری

فضائل حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ عزوجل جعل ذریۃ کل نبی فی صلبه
وأن اللہ تعالیٰ جعل ذریتي فی صلب علی بن ابی طالب

(تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت (اولاد) اُس کی پشت میں رکھی اور میری ذریت پشت علی بن ابی طالب میں رکھی)

اِس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما فرزندان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہلائے گی۔

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلشن کے دو پھول

بخاری شریف کے باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما میں حدیث نبوی ہے۔

هُمَا رِیْحَا نَتَایَ من الدنیا

(وہ دو، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں)

لفظ ریحان کے پانچ معانی ملتے ہیں مگر عام طور پر شارحین حدیث نے اس کے ایک معنی "پھول" پر اکتفا کیا ہے۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی حسنین کریمین کو اُٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو پکڑ کر سب سے پہلے سونگھتے پھر چومنے کے بعد اُن کو اپنے سینے سے لپٹا لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما

سرکار دو عالم ﷺ حضرت سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ، آپ ﷺ اُن کو سونگھتے اور اپنے ساتھ لپٹا لیا کرتے۔ حسنین کریمین کو خوشبودار پھول قرار دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُن کے اجسام مبارکہ سے وہ خوشبو آتی تھی جو دنیا کے کسی بڑے سے بڑے خوشبودار پھول سے بھی نہیں آتی تھی۔

حسنین کریمین جنت کی زینت

امام طبرانی کی معجم اوسط اور کنز العمال کی ایک روایت ہے کہ جنتی حضرات جنت میں سکونت پذیر ہوں گے تو جنت بارگاہِ رب العزت میں عرض کرے گی۔

اَلیس وعدتني اُن تزینني برکنین من ارکانک

کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو اپنے دوارکان سے مجھے مزین فرمائے گا؟

جس پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے حسن وحسنین سے مزین نہیں کیا؟ یہ سن کر جنت دلہن کی طرح فخر وناز کرنے لگے گی۔

میزبان رسول ﷺ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حسنین کریمین حضور پرنور ﷺ کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان کو بہت زیادہ پیار کرتے ہیں فرمایا کیوں نہیں وہ میرے جسم کے باغ کے پھول ہیں۔

حضرت براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا امام حسن وحضرت سیدنا امام حسین کو دیکھ کر دُعا فرمائی:

''الٰہی میں انہیں محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص میری محبت کا دعویٰ کرے وہ پہلے حسن و حسین کو محبوب رکھے اور جس نے اُن سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سیدنا امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

دونوں نواسوں کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی دُعا:

هذان ابنای و ابنا بنتی اللهم انی أحبهما فاحبهما و أُحب من يحبهما

یہ دونوں (حسن و حسین) میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں

یا اللہ! میں انہیں دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اِن کو دوست رکھ

اور جو اِن دونوں کو دوست رکھے تو اُنہیں بھی دوست رکھ۔

مرویات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

سرکار دو عالم ﷺ نے جب اس ظاہری دنیا سے پردہ فرمایا تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اُس وقت عمروں میں چھوٹے تھے لیکن صغار صحابہ کرام (عبداللہ بن عباس اور محمود بن ربیع) کی طرح بہت سی احادیث نبویہ ﷺ اُن سے منسوب ہیں۔

بقی بن مخلد الاندلسی القرطبی (وصال 276ھ) نے اپنی مسند میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے 13 احادیث اور حضرت امام حسین سے 8 احادیث کو ذکر کیا ہے۔ حضرت امام احمد نے بھی اپنی مسند میں حسنین کریمین کی روایت احادیث کو ذکر کیا ہے۔ حصول برکت کے لئے حسنین کریمین کی روایت کردہ احادیث میں چند کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی مرویات

❁ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے ماموں ھند بن ابوہالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (امت کے لئے) برابر غمگین اور فکر مند رہتے تھے، آپ کو چین و سکون نہیں رہتا تھا، اکثر خاموش رہتے بغیر ضرورت گفتگو نہ کرتے، پوری گفتگو آپ تصنع سے بچتے ہوئے پورا منہ مبارک کھول کر فرماتے، آپ کی گفتگو بڑی جامع، حق و باطل کے مابین فیصل اور افراط و تفریط سے عاری ہوتی، آپ کی طبیعت و اخلاق میں سختی نہیں تھی، چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بڑی سمجھتے، اس کی مذمت نہ کرتے، کھانے پینے کی چیزوں میں عیب نہ تلاش کرتے۔۔۔

دنیا آپ کے غضب کا باعث نہ بنتی اور نہ ہی آپ کے نزدیک اس کی کوئی اہمیت تھی، جب حق کو پامال ہوتے دیکھتے تو ناراض ہوتے اور اہل حق کو بدلہ دلاتے، آپ اپنے نفس کے لئے نہ ناراض ہوتے اور نہ ہی اس کے لیے بدلہ لیتے، جب آپ اشارہ فرماتے تو اپنی پوری ہتھیلی سے اشارہ کرتے اور جب تعجب کرتے تو اس کو پلٹ دیتے، جب گفتگو کرتے تو ہتھیلیوں کو ملا لیتے، جب ناراض ہوتے تو مکمل اعراض کرتے، خوش ہوتے تو نگاہ نیچی کر لیتے، آپ کی اکثر و بیشتر ہنسی مسکراہٹ ہوتی، جب آپ مسکراتے تو اولے جیسے آپ کے صاف و شفاف دانت ظاہر ہوتے۔

آپ بذات خود اور دوسروں کی نگاہ میں بھاری بھرکم تھے، آپ کا چہرہ چودھویں رات کی طرح چمکتا تھا، آپ کے قدم اس طرح چکنے تھے کہ اُن پر سے پانی پھسل جاتا تھا، جب آپ زمین سے اپنے پاؤں اٹھاتے تو مکمل طور سے اور آگے جھک کر اٹھاتے، آپ کی چال میں وقار سنجیدگی اور تیزی ہوتی جب آپ چلتے تو گویا

آپ کسی ڈھلوان سے اتر رہے ہوں جب آپ کسی کی جانب متوجہ ہوتے تو مکمل طور سے متوجہ ہوتے، آپ کی نگاہ نیچی ہوتی، آسمان سے زیادہ آپ کی نگاہ زمین پر ہوتی۔۔۔اپنے صحابہ کی قیادت کرتے، ہر ملاقاتی سے سلام کرنے میں پہل کرتے۔

❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف اس طرح مروی ہیں: آپ ﷺ ہمیشہ ہنس مکھ، اچھے اخلاق اور نرم گوشہ والے تھے، بد خلق، سخت دل، شور و ہنگامہ کرنے والے، بدکلام، عیب جو اور بخیل نہیں تھے۔

اَن چاہی چیزوں سے صرف نظر فرماتے، نہ اس سے کسی کو مایوس کرتے اور نہ ہی اس سلسلے میں کسی کو جواب دیتے، اپنے متعلق تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا:

1۔ لڑائی جھگڑا 2۔ بڑھک پن

3۔ لایعنی بات

اور لوگوں سے متعلق تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا۔

۱۔ کسی کی مذمت نہ کرتے نہ عیب لگاتے۔

۲۔ کسی کی پوشیدہ برائیوں کے پیچھے نہ پڑتے۔

۳۔ وہی گفتگو کرتے جس میں ثواب کی امید ہوتی۔

جب آپ گفتگو کرتے تو حاضرین اپنے سروں کو جھکا لیتے، گویا ان کے سروں پر چڑیاں ہوں، آپ کی خاموشی کے وقت لوگ آپ کے پاس سلیقے سے باتیں کرتے، جب کوئی بات کرتا تو لوگ غور سے سنتے، یہاں تک کہ وہ اپنی بات ختم کر لے، آپ کے پاس ان کی بات ایسی ہی ہوتی جیسے ان کا پہلا شخص بول رہا ہو، جن باتوں پر لوگ ہنستے آپ بھی ہنستے، جن باتوں پر لوگ تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے۔

آپ کے صحابہ کے بلائے ہوئے اجنبیوں کی سخت کلامی اور سوال کی سختی پر آپ صبر کرتے، آپ ﷺ فرماتے جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو تو اس کی مدد کرو، آپ صرف سچی تعریف کرنے والوں کی تعریف قبول کرتے، کسی کو گفتگو سے نہ روکتے یہاں تک کہ وہ حد سے تجاوز کرنے لگے۔

سب سے زیادہ سخی، سب سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے اچھی صحبت والے تھے، جو آپ کو دیکھتا مرعوب ہو جاتا، جو آپ کے ساتھ رہ کر آپ کو جان لیتا، آپ سے محبت کرنے لگتا، آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا، آپ ﷺ جیسا نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی مرویات

ذیل میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت چند احادیث مبارکہ کا خیر و برکت کے حصول کے لئے ذکر کرتے ہیں۔

❀ حدیث سلسلة الذهب (سونے کی زنجیر)، حدیث اخلاص اور توحید کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے، جنہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ قولِ مبارک نقل فرمایا:

کلمة لا الٰه الا الله حصنی ومن دخل حصنی آمن من عذابی

(یعنی کلمة لا الٰه الا الله میرا ایک قلعه هے جو میرے اس قلعے میں داخل هو جائے گا وہ میرے عذاب سے نجات پا جائے گا)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُن کے والد امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''جو اخلاص کے ساتھ گواہی دے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ میرے قلعے میں داخل ہو جاتا ہے اور جو بھی میرے قلعے میں داخل ہو جائے میرے عذاب سے محفوظ ہو جائے گا''۔

❁ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سائل کا حق ہوتا ہے، اگر چہ وہ گھوڑے پر ہی سوار ہو۔

❁ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار کاموں میں کم از کم گفتگو کرے اور انہیں چھوڑ دے۔

❁ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچے خواہ اسے گزرے ہوئے کتنا ہی لمبا عرصہ ہو چکا ہو اور جب اُسے وہ یاد آئے تو اُس پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کو پورا ثواب عطا فرمائیں گے جو اُس مصیبت پہنچنے کے دن پر عطا فرمایا تھا۔

❁ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اصل بخیل وہ شخص ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

❁ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار کاموں کو چھوڑ دے۔

راکبانِ دوشِ مصطفیٰ ﷺ

حسنین کریمین رضی اللہ عنہما

کی بارگاہ ناز میں

101 منتخب

احادیث پر مشتمل

گلدستہ عقیدت
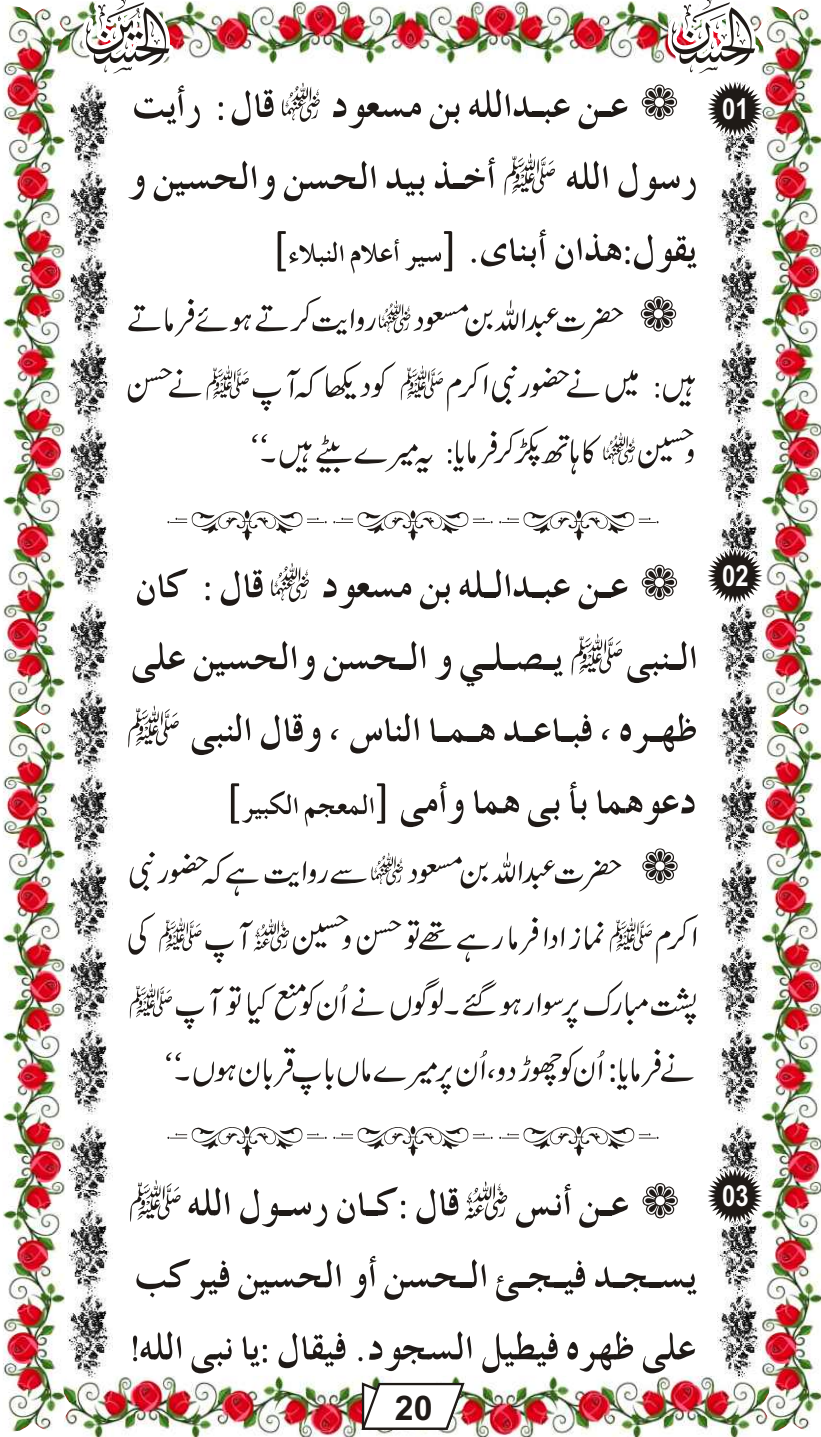
01 ❁ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال : رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أخذ بيد الحسن والحسين و يقول:هذان أبناى. [سير أعلام النبلاء]

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔''

02 ❁ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال : كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يصلي و الحسن والحسين على ظهره ، فباعدهما الناس ، وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوهما بأ بى هما وأمى [المعجم الكبير]

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے تو حسن وحسین رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔لوگوں نے اُن کو منع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کو چھوڑ دو،اُن پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔''

03 ❁ عن أنس رضی اللہ عنہ قال :كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يسجد فيجئ الحسن أو الحسين فيركب على ظهره فيطيل السجود. فيقال :يا نبى الله!

أطلت السجود ، فيقول :ارتحلني ابني فكرهت أن أعجله [مجمع الزوائد]

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین رضی اللہ عنہما آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے، جس کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔''

04 ❁ **عن أبي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل على فاطمة رضی اللہ عنہا فقال : أنی و اياک وهذا النائم .. يعنی عليا .. و هما .. يعنی الحسن و الحسين .. لفی مكان واحد يوم القيامة** [المستدرک]

❁ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہما قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔''
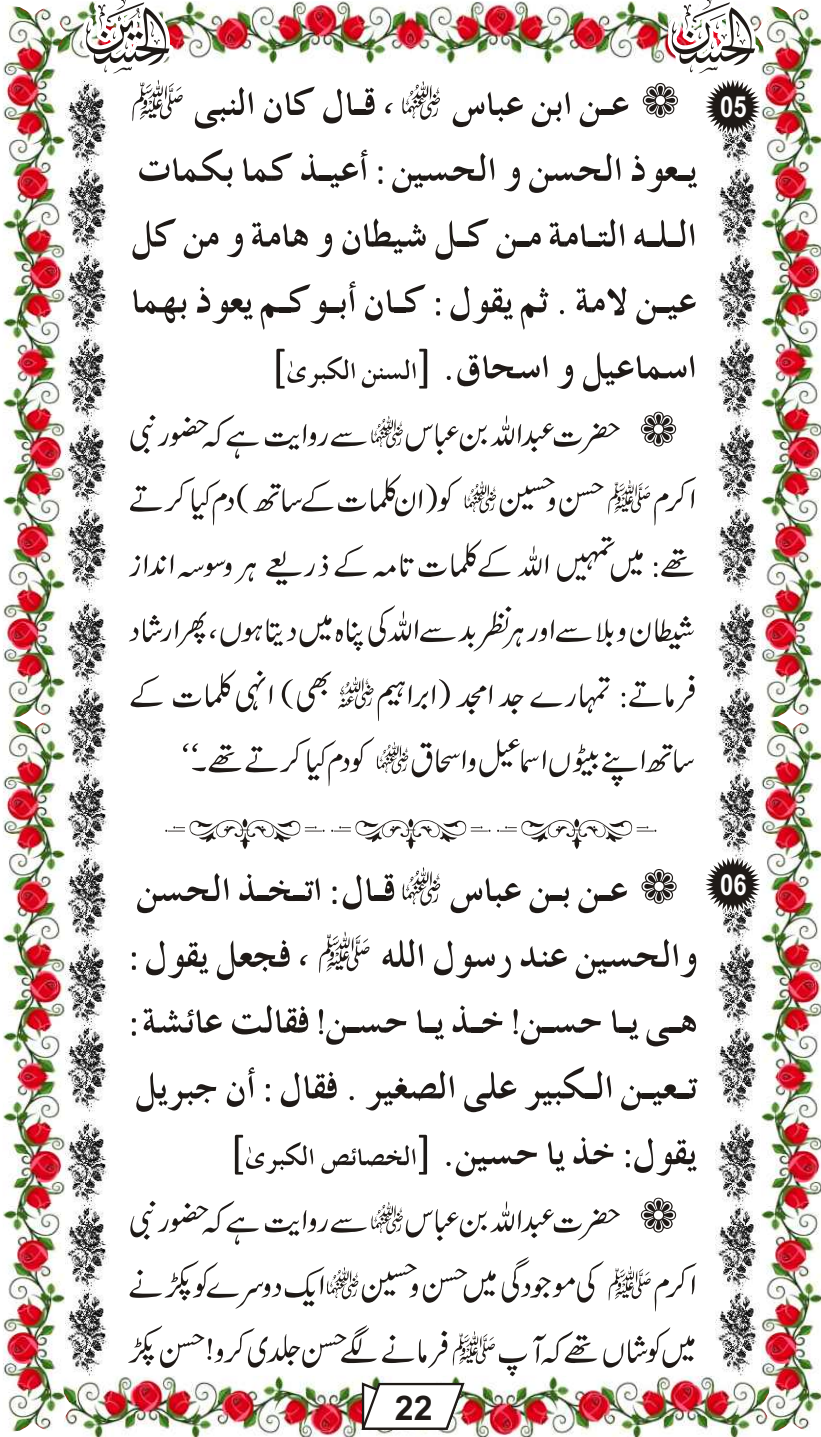
05 ❁ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يعوذ الحسن و الحسين : أعيذ كما بكمات الله التامة من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة . ثم يقول : كان أبو كم يعوذ بهما اسماعيل و اسحاق. [السنن الکبریٰ]

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے: میں تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے: تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے۔''

06 ❁ عن بن عباس رضی اللہ عنہما قال: اتخذ الحسن والحسين عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ، فجعل يقول : هی يا حسن! خذ يا حسن! فقالت عائشة: تعين الكبير على الصغير . فقال : أن جبريل يقول: خذ يا حسين. [الخصائص الکبریٰ]

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حسن وحسین رضی اللہ عنہما ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے حسن جلدی کرو! حسن پکڑ

لو، تو اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس لئے کہ) جبرئیل اُمین (پہلے سے ہی) حسین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑلو، پکڑلو، کہہ رہے تھے۔"

07 ❁ **عن ابی هريره رضی اللہ عنہ قال: خرج علينا رسول الله ﷺ و معه حسن و حسين ، هذا على عاتقه و هذا على عاتقه ، وهو يلثم هذا مرة و يلثم هذا مرة.** [المستدرک]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ ﷺ دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔"

08 ❁ **عن المفضل قال : ان الله حجب اسم الحسن الحسين حتى سمى بهما النبى ﷺ ابنيه الحسن والحسين** [الشرف المؤبد]

❁ "مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حسن و حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔"

09 ❁ عن عمران بن سليمان قال : الحسن و الحسين اسمان من أسماء أهل الجنة لم يكونا فى الجاهلية [الصواعق المحرقه]

❁ ''عمران بن سلیمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔''

10 ❁ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من أحب الحسن و الحسين فقد أحبني. [المعجم الكبير]

❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی ، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔''

11 ❁ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما أن النبى صلی اللہ علیہ وسلم قال للحسن والحسين : من أحبهما فقد أحبني. [سير أعلام النبلاء]

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لئے فرمایا: جس نے اُن سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔''

12 ❁ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من أحبهما أحبنى ، ومن أحبنى أحبه الله ، ومن أحبه الله أدخله الجنة.
[المستدرک]

❁ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس سے اللہ نے محبت کی، اور جس سے اللہ نے محبت کی اُس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

13 ❁ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ للحسن والحسين: من أحبهما أحبته ، ومن أحبته أحبه الله ، أدخله جنات النعيم. [المعجم الكبير]

❁ ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لئے فرمایا: جس نے اُن سے محبت کی اُس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اُس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔''

14 ❁ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: من أبغضهما أبغضنی، ومن أبغضنی أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله النار. [المستدرک]

❁ ''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔''

15 ❁ عن سلمان رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم للحسن والحسين من أبغضهما أو بغى عليهما أبغضته، ومن أبغضته أبغضه الله، ومن أبغضه الله أدخله عذاب جهنم وله عذاب مقيم. [المعجم الكبير]

❁ ''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: جس نے اُن سے بغض رکھا، یا اُن سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔''

16 ❁ عن زيد بن أرقم رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلیّ و فاطمة و الحسن والحسين رضی اللہ عنہما أنا حرب لمن حاربتم ، وسلم لمن سالمتم.
[الجامع الصحيح]

❁ ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی ،اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔''

17 ❁ عن زيد بن ارقم رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة والحسن و الحسين: أنا حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم. [المعجم الصغير]

❁ ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما (تینوں) سے فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔''

18 ❁ عن يحيى بن أبي كثير: أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع بكاء الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما ، فقام فزعا ،

فقال: ان الولد لفتنة لقد قمت اليهما وما اعقل. [المصنف]

❁ ''یحییٰ بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہوکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہوگیا ہوں۔''

---

19 ❁ **عن يزيد بن أبى زياد قال: خرج النبى ﷺ من بيت عائشة فمر على فاطمة فسمع حسيناً يبكى، فقال: ألم تعلمى أن بكاءه يؤذينى. [سير أعلام النبلاء]**

❁ ''یزید بن ابوزیاد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حسین رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے معلوم نہیں کہ اُس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔''

---

20 ❁ **عن سعد بن أبى وقاص رضی اللہ عنہ قال: دخلت على رسول الله ﷺ والحسن و الحسين رضی اللہ عنہما**

يـلـعبـان على بطنه، فقلت : يـا رسول الله ﷺ أتـحبهـمـا؟ فقال : ومـا لـى لا أحبهمـا وهمـا ريحانتاي. [مجمع الزوائد]

❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔''

21 ❀ **عـن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال : دخلت أو ربـما دخلت على رسول الله ﷺ والحسن و الحسين رضی اللہ عنہما يتـقـلبان على بطنه ، قال: ويقول : ريحانتى من هذه الأمة.** [السنن الکبریٰ]

❀ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔''
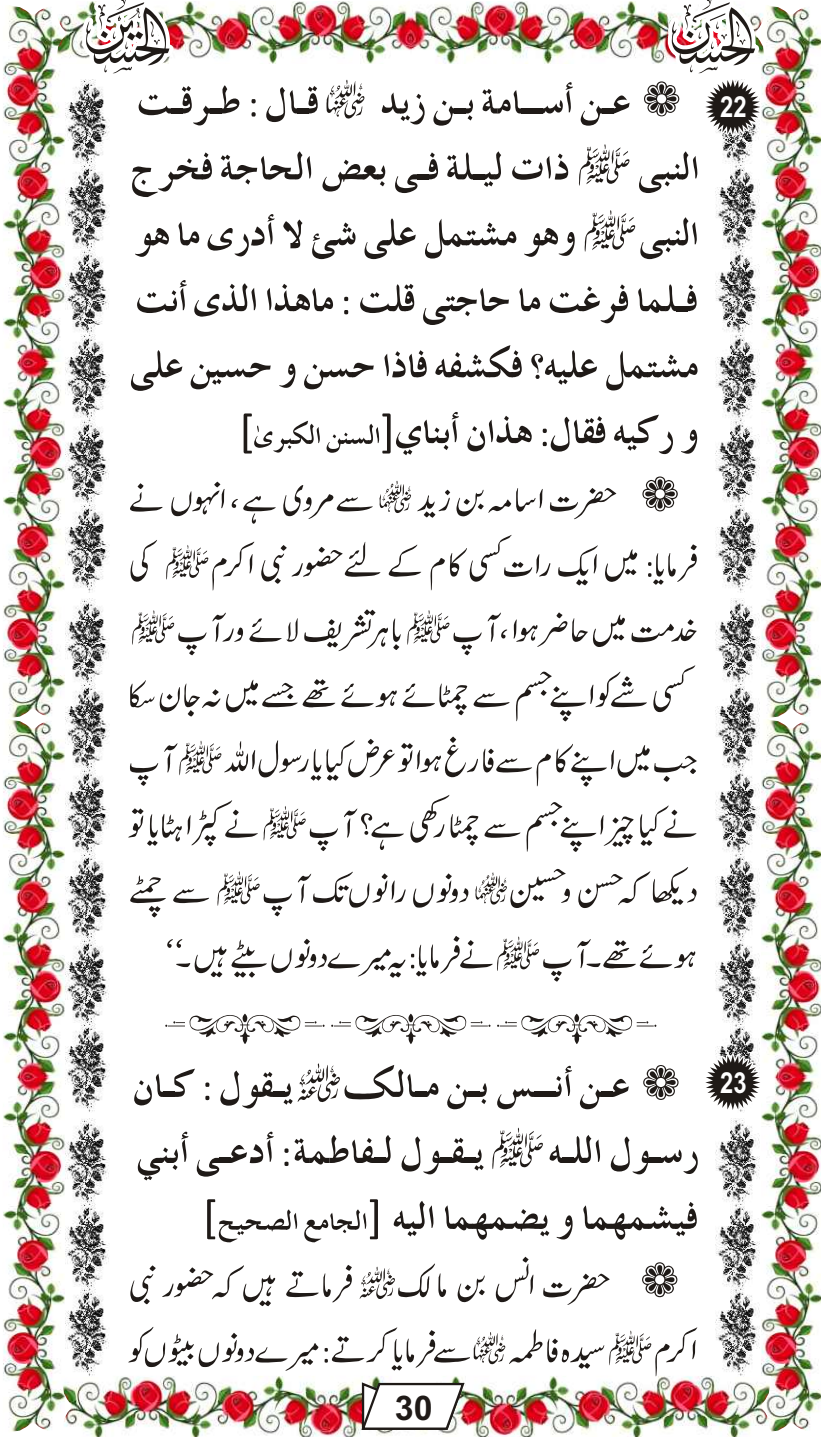
22 ❁ عن أسامة بن زيد رضی اللہ عنہما قال : طرقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات ليلة فی بعض الحاجة فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو مشتمل على شئ لا أدری ما هو فلما فرغت ما حاجتی قلت : ماهذا الذی أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فاذا حسن و حسين على و ركيه فقال: هذان أبناي [السنن الکبریٰ]

❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں رانوں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔''

23 ❁ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ يقول : كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول لفاطمة: أدعى أبني فيشمهما و يضمهما اليه [الجامع الصحیح]

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کرتے: میرے دونوں بیٹوں کو

بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینہ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔''

24 ❁ عن علی رضی اللہ عنہ قال: أخبرنی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين. قلت: يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فمحبونا؟ قال: من ورائكم. [المستدرک]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے۔''

25 ❁ عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال: شكوت الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حسد الناس ایای، فقال: أما ترضى أن تكون رابع أربعة اول من يدخل الجنة: أنا و أنت والحسن والحسين. [المعجم الكبر]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں

سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔''

26 ❁ عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ، أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: الحسن و الحسين شنفا العرش وليسا بمعلقين ، وأن النبى صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذااستقر أهل الجنة فى الجنة: يا رب! وعدتنى أن تزيننى بركنين من أركانك! قال: أولم أزينك بالحسن والحسين؟ [المعجم الاوسط]

❁ ''عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دوستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن و حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔''

27 ❁ عن العباس بن زريع الأزدى عن أبيه مرفوعا ، قال: قالت الجنة: يا رب! حسنتنى فحسن أركانى ، قال: قد حسنت أركانك

بالحسن و الحسین [لسان الميزان]

❁ ''حضرت عباس بن زریع ازدی اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین و جمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے ذریعے حسین و جمیل بنا دیا ہے۔''

28 ❁ **عن أم سلمة رضي الله عنها أن رسول الله ﷺ جمع فاطمة و حسنا و حسينا ثم أدخلهم تحت ثوبه ثم قال: اللهم هؤلاء أهل بيتي.** [المعجم الكبير]

❁ ''ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو جمع فرما کہ ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ۔ یہ میرا اہل بیت ہیں۔''

29 ❁ **عن سعد بن ابی وقاص رضي الله عنه قا: لما نزلت هذه الاية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ) دعا رسول الله ﷺ: عليا و فاطمة و حسنا و حسينا فقال: اللهم هؤلاء أهلي.** [الجامع الصحيح]

❁ ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت مباہلہ ''آپ فرما دیں آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم

اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے علی ، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا ، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔''

30 ❁ **عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ فی قوله (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قال: نزلت فی خمسة فی رسول الله ﷺ وعلی و فاطمة والحسن و الحسین.** [تاریخ بغداد]

❁ ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک وصاف کر دے'' کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ آیت مبارکہ ان پانچ ہستیوں کے بارے میں نزل ہوئی: حضور نبی اکرم ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام''

31 ❁ **عن ابن ابی نعم: سمعت عبدالله ابن عمر رضی اللہ عنہما وسأله عن المحرم ، قال شعبة: أحسبه بقتل الذباب ، فقال : أهل العراق يسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول الله ﷺ ، وقال النبی ﷺ : هما ريحانتای من الدنيا.** [حلية الاولياء]

❁ ''ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے (حسین رضی اللہ عنہ) کوشہید کر دیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ دونوں (حسن و حسین رضی اللہ عنہما) ہی تو میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں۔''

32 ❁ **عن عبدالرحمن بن ابی نعم : أن رجلا من أهل العراق سال ابن عمر رضی اللہ عنہما عن دم البعوض يصيب الثوب ؟ فقال أبن عمر رضی اللہ عنہما ، انظروا الى هذا يسأل عن دم ، البعوض و قد قتلوا ابن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ، وسمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: ان الحسن و الحسين هما ريحانتى من الدنيا.** [الجامع الصحيح]

❁ ''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے (حسین رضی اللہ عنہ) کوشہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو

میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں۔''

33 ❀ عن أبی أیوب الأنصاری رضی الله عنه قال: دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم والحسن و الحسین رضی الله عنهما یلعبان بین یدیه أو فی حجره ، فقلت : یا رسول الله صلی الله علیه وسلم أتحبهما؟ فقال : و کیف لا أحبهما وهما ریحانتی من الدنیا أشمهما [المعجم الکبیر]

❀ ''حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشن دنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔''

34 ❀ عن أبی رافع رضی الله عنه : أن النبی صلی الله علیه وسلم اَذَّن فی اُذن الحسن والحسین رضی الله عنهما حین ولدا. [المعجم الکبیر]

❀ ''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین پیدا ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُن کے کانوں میں اذان دی۔''

35 ❁ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال : رایت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذّن فی اُذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة بالصلاة [المعجم الكبير]

❁ ''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ فاطمہ کے ہاں حسن بن علی کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔''

36 ❁ عن ابی رافع رضی اللہ عنہ قال : رأیت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذّن فی اُذن الحسین حین ولدته فاطمه . هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه. [المستدرک]

❁ ''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔''

37 ❁ عن صفية بنت شيبة قالت: قالت عائشة رضی اللہ عنہا خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداةً وعليه مرط مرحل من شعر أسود . فجاء الحسن بن علی فأدخله ، ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاء ت فاطمة فأدخلها ، ثم جاء علي فأدخله ، ثم قال : (انما

یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس أھل البیت ویطھر کم تطھیرا). [فضائل الصحابه]

❁ حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاوؤں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کرلیا پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، آپ ﷺ نے اُنہیں اس چادر میں داخل کرلیا، پھر علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کردے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔''

38 ❁ **عن ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول الله ﷺ: ألا! لا یحل ھذا المسجد لجنب ولا لحائض الا لرسول اللہ وعلی وفاطمة و الحسن والحسین. الا! بینت لکم الأسماء أن لاتضلوا. [السنن الکبریٰ]**

❁ ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ (عورت) کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تا کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔''

39 ❁ **عن ام سلمة رضی اللہ عنہا ان النبی ﷺ ! جلل علی الحسن و الحسین وعلی و فاطمة کساء ثم قال : اللهم هؤلاء اهلُ بیتی و خاصتی اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا.** [الجامع الصحیح]

❁ ''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ پر چادر پھیلائی اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، اِن سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی وطہارت سے نواز دے۔''

40 ❁ **عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ : أن رسول الله ﷺ أخذ بید حسن وحسین، فقال: من أحبنی وأحب هذین وأباهما وأمهما کان معی فی درجتی یوم القیامة.** [الجامع الصحیح]

❁ ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی
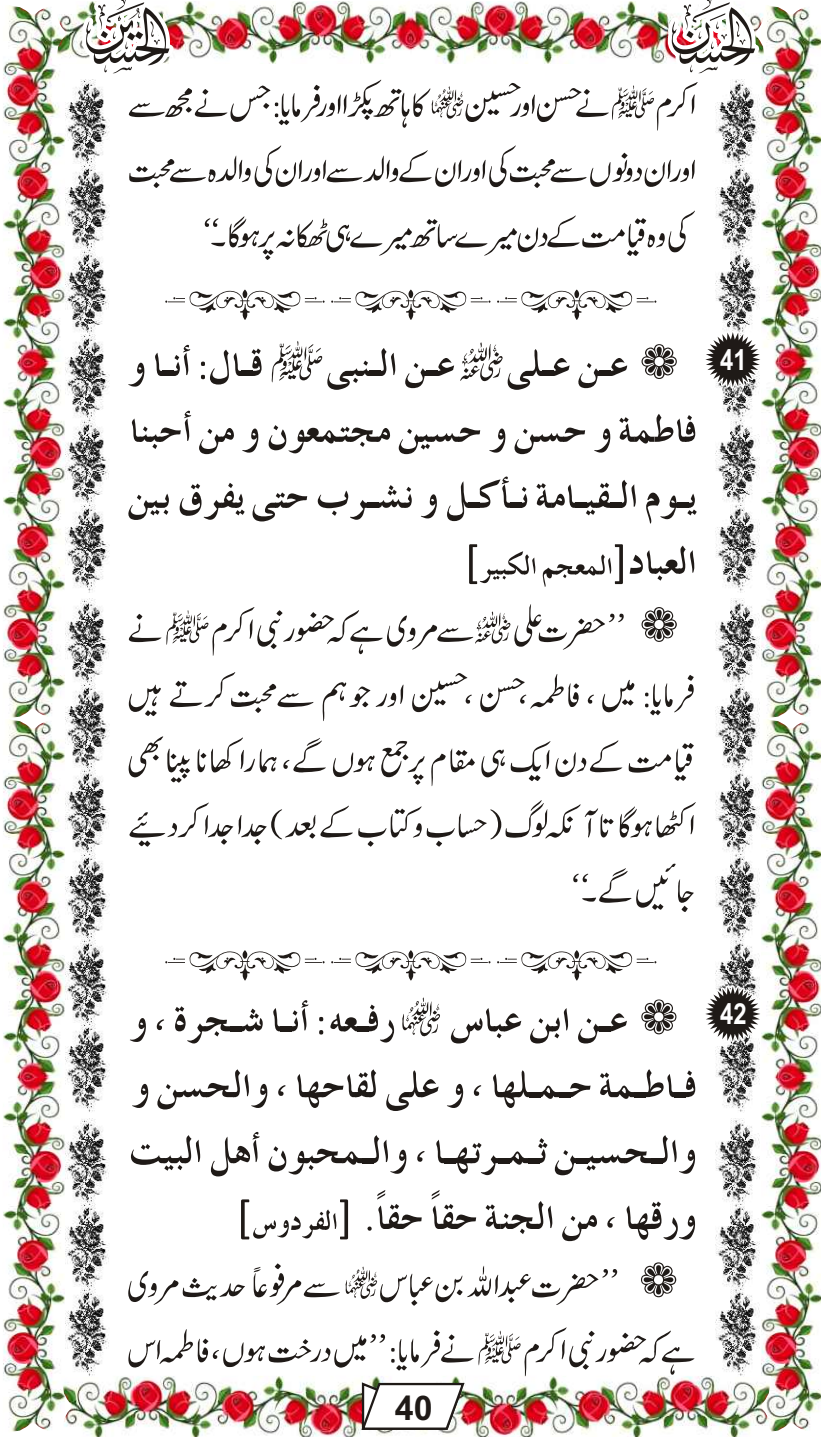
اکرم ﷺ نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہوگا۔''

41

❁ **عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال: أنا و فاطمة و حسن و حسین مجتمعون و من أحبنا یوم القیامة نأکل و نشرب حتی یفرق بین العباد** [المعجم الکبیر]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ، فاطمہ ،حسن ،حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے ، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تا آنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔''

42

❁ **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما رفعه: أنا شجرة ، و فاطمة حملها ، و علی لقاحها ، والحسن و الحسین ثمرتها ، والمحبون أهل البیت ورقها ، من الجنة حقاً حقاً.** [الفردوس]

❁ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں درخت ہوں، فاطمہ اس

کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔''

43 ❀ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من أبغضهما فقد أبغضني. [السنن الكبرىٰ]

❀ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔''

44 ❀ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من أبغضهما فقد أبغضني.
[اعلام النبلاء]

❀ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔''

45 ❀ عن عبدالله بن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: من أبغضهما فقد أبغضني. [الكامل]

❀ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔''

46 ❀ عن أبی موسی الأشعری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله ﷺ : أنا و علی و فاطمة و الحسن و الحسین یوم القیامة فی قبة تحت العرش.

[مجمع الزوائد]

❀ ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔''

47 ❀ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ، قال : قال رسول الله ﷺ : ان فاطمة و علیا والحسن والحسین فی حظیرة القدس فی قبة بیضاء سقفها عرش الرحمن. [تاریخ دمشق الکبیر]

❀ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہوگا۔''
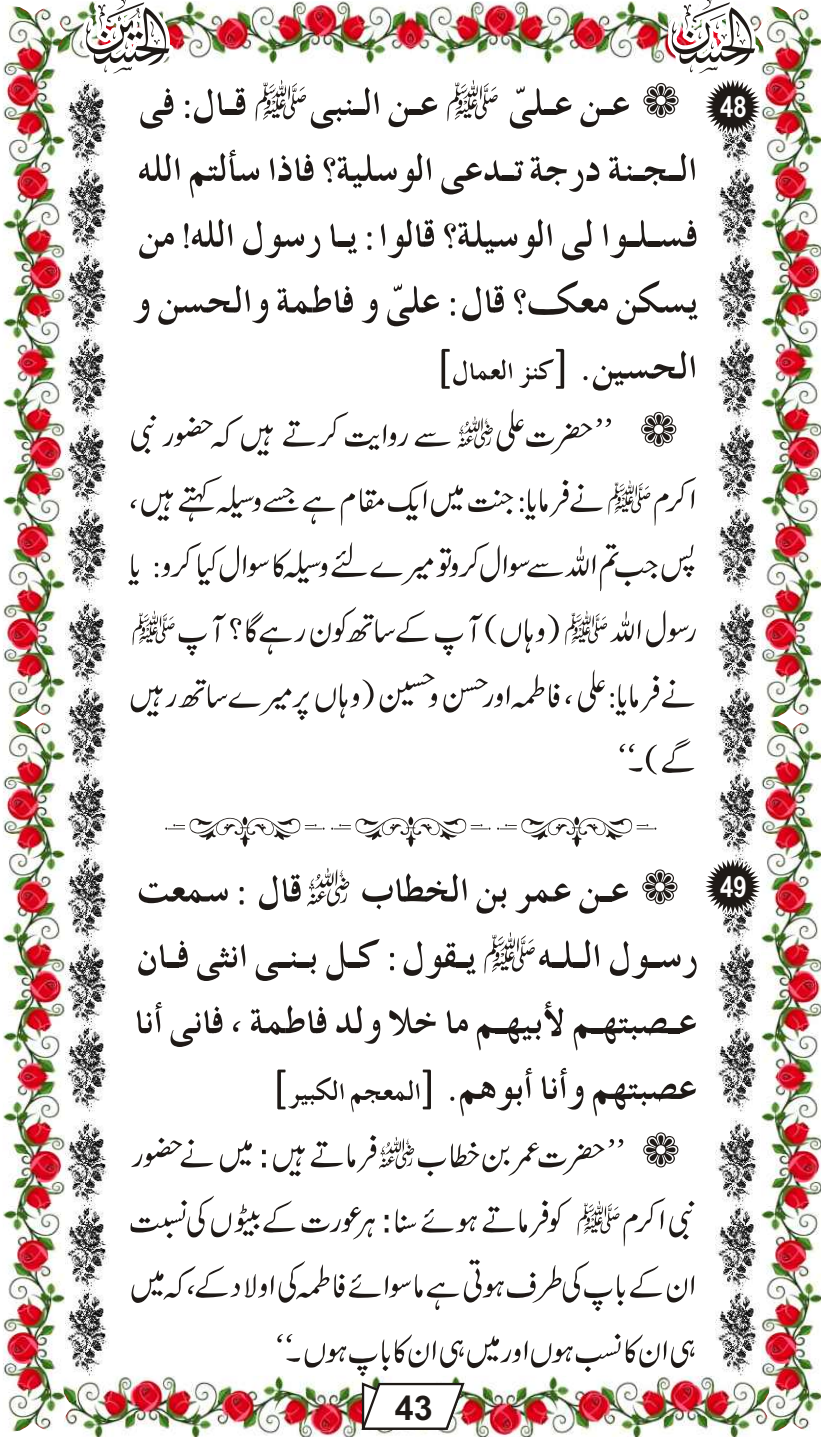
48 ❁ عن علیّ ﷺ عن النبی ﷺ قال: فی الجنة درجة تدعی الوسلیة؟ فاذا سألتم الله فسلوا لی الوسیلة؟ قالوا: یا رسول الله! من یسکن معک؟ قال: علیّ و فاطمة والحسن و الحسین. [کنز العمال]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو: یا رسول اللہ ﷺ (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور حسن و حسین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔''

49 ❁ عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول: کل بنی انثی فان عصبتهم لأبیهم ما خلا ولد فاطمة، فانی أنا عصبتهم و أنا أبوهم. [المعجم الکبیر]

❁ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔''

50 ❁ **عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببى و نسبى كل ولد أب فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمه فانى أنا ابوهم و عصبتهم.** [ذخائر العقبی]

❁ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب ونسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔''

51 ❁ **عن جابر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول الله ﷺ لكل بنى أم عصبة ينتمون اليهم الا ابني فاطمة فانا وليهما وعصبتهما.** [المعجم الكبير]

❁ ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔''

52 ❁ عن فاطمة الکبری رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : لکل بنی أنثی عصبة ینتمون الیه الا ولد فاطمة ، فانا ولیهم وأنا عصبتهم [المعجم الکبیر]

❁ ''سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، پس میں ہی اُن کا ولی ہوں اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔''

53 ❁ عن علی رضی اللہ عنہ قال: الحسن أشبه برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مابین الصدر الی الراس ، والحسین أشبه بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ماکان أسفل من ذلک.
[الجامع الصحیح]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شبیہ تھے اور حسین سینہ سے نیچے تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شبیہ تھے۔''

54 ❁ عن علی رضی اللہ عنہ ، قال: من سره أن ینظر الی أشبه الناس برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم مابین عنقه الی وجهه فلینظر الی الحسن بن علی ، ومن سره أن ینظر الی أشبه الناس برسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

مابین عنقه الی کعبه خلقاً و لوناً فلینظر الی الحسین بن علی. [المعجم الکبیر]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسن بن علی کو دیکھ کر اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھ جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔''

55 ❁ **عن انس رضی اللہ عنہ قال: کان الحسن و الحسین أشبهھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.** [الاصابه تمییز الصحابه]

❁ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔''

56 ❁ **عن محمد بن الضحاک الحزامی قال: کان وجه الحسن بن علی یشبه وجه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان جسد الحسین یشبه جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.** [تاریخ دمشق الکبیر]

❁ ''محمد بن ضحاک حزامی روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا
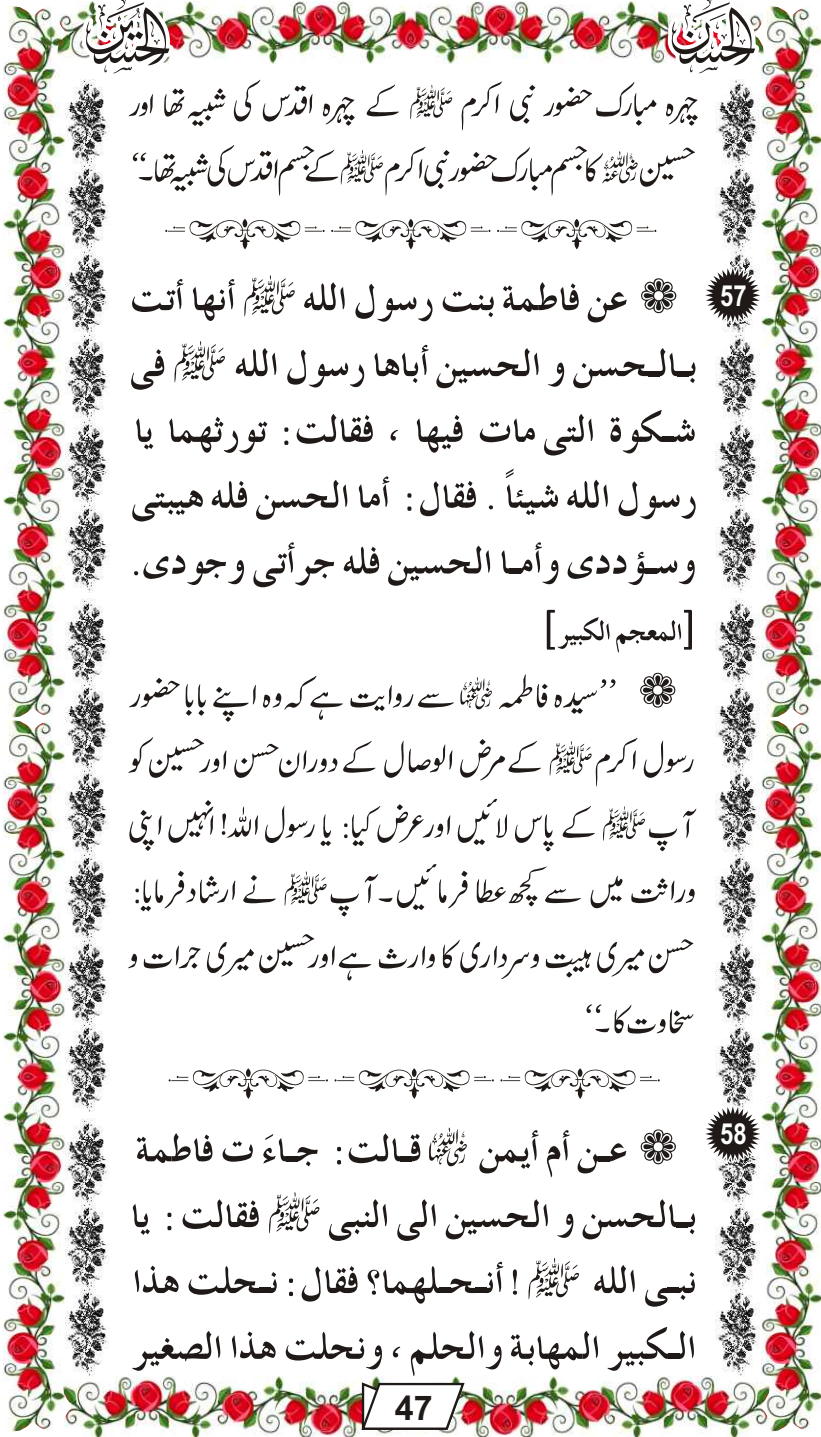
چہرہ مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کی شبیہ تھا اور حسین رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی شبیہ تھا۔''

57 ❁ عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها أتت بالحسن و الحسين أباها رسول الله ﷺ فی شكوة التی مات فيها ، فقالت: تورثهما يا رسول الله شيئاً . فقال: أما الحسن فله هيبتی وسؤددی وأما الحسين فله جرأتی وجودی.

[المعجم الكبير]

❁ ''سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور رسول اکرم ﷺ کے مرض الوصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ ﷺ کے پاس لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرات و سخاوت کا۔''

58 ❁ عن أم أيمن رضی اللہ عنہا قالت: جاءَت فاطمة بالحسن و الحسين الی النبی ﷺ فقالت: يا نبی الله ﷺ! أنحلهما؟ فقال: نحلت هذا الكبير المهابة والحلم ، ونحلت هذا الصغير

المحبة والرضى. [الفردوس]

❁ ''حضرت ام أیمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ان دونوں بیٹوں حسن و حسین کو کچھ عطا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بڑے بیٹے (حسن) کو ہیبت و بردباری عطا کی اور چھوٹے بیٹے (حسین) کو محبت اور رضا عطا کی۔''

59 ❁ **عن زينب بنت أبى رافع: أتت فاطمة بابنيها الى رسول الله ﷺ فى شكواه الذى توفى فيه، فقالت لرسول الله ﷺ، هذان ابناك فورثهما شيئا. قال: أما حسن فان له هيبتى و سؤددى، وأما حسين فان له جرأتى و جودى.** [تهذيب الكمال]

❁ ''حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے مرض الوصال کے دوران اپنے دونوں بیٹوں کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا: یہ آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لئے میری ہیبت و سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری جرأت وسخاوت کی وراثت۔''

60 ❀ **عن أبی رافع رضی اللہ عنہ قال: جاء ت فاطمة بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بحسن و حسين الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضه الذی قبض فيه ، فقالت : هذان ابناک فورثهما شيئا . فقال لها أمَّا حسن فان له ثباتی وسؤددی وأما حسين فان له حزامتی و جودی.** [مجمع الزوائد]

❀ ''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض پرداز ہوئیں: یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔''

61 ❀ **عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : من أحبنی فليحب هٰذين.** [فضائل الصحابه]

❀ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

62 ❀ **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لما نزلت (قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِيْ الْقُرْبٰى)**

قالوا: یا رسول اللہ ﷺ ! ومن قرابتک ھؤلاء الذین وجبت علینا مودتھم؟ قال: علی و فاطمة و أبناھما. [المعجم الکبیر]

❁ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مباھلہ ''فرما دیں میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیر خواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز اہل قرابت سے محبت کے'' نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین)۔''

63 ❁ **عن أبی ھریرة رضی اللہ عنہ قال: سمعت رسول اللہ ﷺ یقول فی الحسن و الحسین: من أحبنی فلیحب ھٰذین.** [مجمع الزوائد]

❁ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہوئے سنا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اُس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔''

64 ❁ **عن زر بن جیش قال: قال النبی ﷺ: من أحبنی فلیحب ھٰذین.** [المصنف]

❁ ''حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت رکھنا واجب ہے۔''

65 ❁ عن أبی هريرة رضی الله عنه قال : كنا نصلی مع رسول الله ﷺ العشاء ، فاذا سجد وثب الحسن و الحسين على ظهره، فاذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رفيقا ويضعهما على الارض ، فاذا عاد ، عادا حتى قضى صلاته ، أقعدهما على فخذيه. [المعجم الكبير]

❁ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھالیا۔''

66 ❁ عن زر بن جيش رضی الله عنه قال : كان رسول الله ﷺ ذات يوم يصلی بالناس فأقبل الحسن

و الحسین رضی اللہ عنہما وھما غلامان ، فجعلا یتوثبان علی ظھرہ اذا سجد فأقبل الناس علیھما ینحیانھما عن ذلک ، قال : دعوھما بأبی و أمی. [السنن الکبریٰ]

❀ ''زر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جو اس وقت بچے تھے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو۔۔۔یعنی سوار ہونے دو۔''

67 ❀ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما قال : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاذا سجد وثب الحسن و الحسین علی ظھرہ ، فاذا أرادوا أن یمنعوھما أشار الیھم ان دعوھما ، فلما صلی وضعھما فی حجرہ. [ذخائر العقبی]

❀ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے ، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ

انہیں چھوڑ دو۔ یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔''

68 ❁ **عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال: كان النبی ﷺ يصلی فجاء الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما (أو أحدهما) فركب على ظهره فكان اذا سجد رفع رأسه أخذ بيده فأمسكه أو أمسكهما ، ثم قال : نعم المطية مطيتكما.**

[المعجم الاوسط]

❁ ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز پڑھاتے تو حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں میں سے کوئی ایک آ کر آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ ﷺ سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ ﷺ اُن کو تھام لیتے، پھر آپ ﷺ فرماتے: تم دوسواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔''

69 ❁ **عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال: خرج علينا رسول الله ﷺ ومعه حسن و حسين هذا على عاتقه و هذا على عاتقه.** [تهذيب الكمال]

❁ ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی

اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لئے تو آپ ﷺ کے ایک کندھے پر حسن رضی اللہ عنہ اور دوسرے کندھے پر حسین رضی اللہ عنہ سوار تھے۔''

70 ❀ **عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال : رأيت الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما على عاتقى النبى ﷺ ، فقلت: نعم الفرس تحتكما. قال : ونعم الفارسان هما. [الكامل]**

❀ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو حضور نبی اکرم ﷺ کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔''

71 ❀ **عن أبى جعفر رضی اللہ عنہ قال : مر رسول الله ﷺ بالحسن و الحسين رضی اللہ عنہما وهو حاملهما على مجلس من مجالس الأنصار ، فقالوا : يا رسول الله ﷺ ! نعمت المطية قال: ونعم الراكبان. [المصنف]**

❀ ''حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ! کیا خوب

سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔"

72 ❁ **عن جابر رضی اللہ عنہ قال دخلت عی النبی ﷺ وهو يمشي على أربعة ، وعلى ظهره الحسن و الحسين رضی اللہ عنہما ، وهو يقول: نعم الجعل جملكما ، ونعم العدلان أنتما.** [ذخائر العقبی]

❁ "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار (دو ٹانگوں ور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔"

73 ❁ **عن عتبة بن غزوان رضی اللہ عنہ قال : بينما رسول الله ﷺ جالس اذ جاء الحسن و الحسين فركبا ظهره ، فوضعهما فی حجره فجعل يقبل هذا مرة وهذا مرة.** [معجم الصحابة]

❁ "عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ ﷺ تشریف فرما تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے"

74 ❁ عن الشعبی رضی اللہ عنہ قال: لما أراد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أن یلاعن أهل نجران ، أخذ بید الحسن و الحسین و کانت فاطمة تمشی خلفه. [المصنف]

❁ ''حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔''

75 ❁ عن ابن زید قال : قیل لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : لو لاعنت القوم بمن کنت تأتی حین قلت : ابنائنا و ابناء کم قال: حسن و حسین.

[جامع البیان فی تفسیر القرآن]

❁ ''ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول، ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے، کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین کو۔''

76 ❁ عن علباء بن احمر الیشکری قال : لما نزلت هذه الأیة (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَ نَا

وَأَبْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَ نَا وَ نِسَاءَ كُمْ ...) أرسل رسول الله ﷺ الى على و فاطمة و ابنيهما الحسن و الحسين. [الدرالمنثور]

❀ ''علباء بن احمر یشکری سے روایت ہے کہ جب یہ آیت ۔۔۔اے حبیب فرما دیجئے! آؤ بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو۔۔۔ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا۔''

77 ❀ عن على رضی اللہ عنہ قال : لما ولد حسن سماه حمزة ، فلما ولد حسين سماه بأسم عمه جعفر . قال: فدعاني رسول الله ﷺ وقال: انی اُمرت أن أغير أسم هذين. فقلت: ألله و رسوله أعلم، فسماهما حسناً و حسيناً

[الاحاديث المختاره]

❀ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نام اس کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ مجھے نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس

آپ ﷺ نے اِن کے نام حسن وحسین رکھے۔"

78 ❁ عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: قال النبی ﷺ : سميتهما يعنى الحسن والحسين باسم ابني هارون شبراً و شبيراً [الصواعق المحرقه]

❁ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اِن دونوں یعنی حسن اور حسین کے نام ہارون (رضی اللہ عنہ) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔"

79 ❁ عن سالم رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ : انى سميت ابني هذين حسن و حسين بأسماء ابني هارون شبر و شبير. [المعجم الكبير]

❁ حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے اِن دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون رضی اللہ عنہ کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔"

80 ❁ عن عكرمة قال: لما ولدت فاطمة الحسن بن على جاء ت به الى رسول الله ﷺ فسماه حسناً، فلما ولدت حسيناً جاء ت به الى رسول الله ﷺ فقالت:

یا رسول الله ﷺ ! هذا أحسن من هذا تعنی حسیناً فشق له من أسمه فسماه حسینا.

[المصنف]

❀ ''حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہٰذا آپ ﷺ نے اِن کا نام حسن رکھا اور جب حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لاکر عرض کیا!

یارسول اللہ ﷺ یہ (حسین) اِس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس کے نام سے اخذ کر کے اس کا نام حسین رکھا۔''

81 ❀ **عن جعفر بن محمد بن أبیه أن النبی ﷺ اشتق اسم حسین من حسن و سمی حسناً و حسیناً یوم سابعهما** [ذخائر العقبیٰ]

❀ ''حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسین کا نام حسن سے اخذ کیا اور آپ ﷺ نے دونوں کے نام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھے۔''

82 ❁ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسنُ الحسين كبشاً كبشاً [المنتقی]

❁ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔''

83 ❁ عن أنس رضی اللہ عنہ : أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن و الحسين بكبشين. [المعجم الاوسط]

❁ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے دو دنبے عقیقہ کے لئے ذبح کئے۔''

84 ❁ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: عق رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن والحسين بكبشين كبشين [تنویر الحوالک]

❁ ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔''

85 ❁ عن عمرو بن شعيب بن أبيه عن جده : أن النبى ﷺ عق عن الحسن و الحسين ، عن كل واحد منهما كبشين اثنين مثلين متكافئين. [المستدرک]

❁ ''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک ہی جیسے دو دو دنبے عقیقہ میں ذبح کئے۔''

86 ❁ عن عائشة رضی الله عنها أنها قالت : عق رسول الله ﷺ عن حسن شاتين و عن حسين شاتين، ذبحهما يوم السابع. [تحفه المحتاج]

❁ ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسن اور حسین کی پیدائش کے ساتویں دن اُن کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔''

87 ❁ عن على رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ عق عن الحسن و الحسين. [مجمع الزوائد]

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔''

88 ❁ عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن والحسین سیدا شباب أھل الجنة. [معارج القبول]

❁ ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حسن اورحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

89 ❁ عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن و الحسین سیدا شباب أھل الجنة. [مجمع الزوائد]

❁ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اورحسین تمام جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔''

90 ❁ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: نحن ولد عبدالمطلب سادة أھل الجنة: أنا و حمزة و علی و جعفر والحسن و الحسین والمھدی. [مصباح الزجاجة]

❁ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور

مہدی شامل ہیں۔''

91 ❁ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الحسن والحسین سیدا شباب أهل الجنة. [تاريخ دمشق الكبير]

❁ ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔''

92 ❁ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة. [باب فضائل أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم]

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

93 ❁ عن الحسين بن علی رضی اللہ عنہما قال سمعت جدی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يقول: لا تسبوا الحسن والحسين، فانهما سيدا شباب أهل الجنة من الأولين والأخرين. [تاريخ دمشق الكبير]

❁ ''حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

94 ❁ **عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.** [حلية الاولياء وطبقات الاصفياء]

❁ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔''

95 ❁ **عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان ملكاً من السماء لم يكن زارني، فأستأذن الله في زيارتي، فبشرني أن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.** [سير أعلام النبلاء]

❁ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین

تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔''

96 ❁ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : خیر شبابکم الحسن و والحسین. [تاریخ دمشق الکبیر]

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین ہیں۔''

97 ❁ عن البراء رضی اللہ عنہ قال : أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أبصر حسناً و حسیناً ، فقال : اللهم! انی أحبهما فأحبهما. [سیر أعلام النبلاء]

❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے اللہ! میں اِن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت کر۔''

98 ❁ عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : اللهم! انی أحبهما فأحبهما. [المصنف]

❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

99 ❁ عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما : أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للحسن و الحسین: اللهم! انی أحبهما فأ حبهما . [مجمع الزوائد]

❁ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

100 ❁ عن أسامة بن زيد رضی الله عنهما قال ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، اللهم! انی أحبهما فأ حبهما و أحب من يحبهما [الجامع الصحیح]

❁ ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں اُن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اُن سے محبت کر اور اُن سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔''

101 ❁ عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ يقول : سئل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم : أی أهل بيتک أحب اليک؟ قال: الحسن و الحسين. [الجامع الصحیح]

❁ ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین۔''

مختصر احوال

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

سیدنا امام حسن کا نام حرب تھا، عربی میں حرب جنگ کو کہتے ہیں وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ شروع سے ہی بہادر اور نڈر تھے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے بیٹے کا نام حرب ہی رکھ دیا لیکن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حرب تبدیل فرما کر حسن رکھ دیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے اُس کا نام حرب رکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کا مجھے دیدار کراؤ اور اُس کا کیا نام رکھا ہے؟ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس کا نام حرب رکھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نہیں، وہ تو حسن ہے۔ یہ نام اس سے پہلے کسی بھی شخصیت کا نہیں رکھا گیا تھا۔ صحیح روایات کے مطابق 3 ہجری میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

حضرت حسن کا وصف "سید" قرار پایا انہیں یہ لقب اُن کے نانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے۔

ان ابنی هذا سید

یہ میرا بیٹا سید (سردار) ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اِس کے سبب مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے گا۔

شبیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ھانی رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن سینے سے لے کر سر مبارک تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ تھے اور حضرت حسین اُس

سے نیچے حصے میں زیادہ مشابہہ تھے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی خوبصورتی اور مشابہت کے متعلق انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بجز امام حسن رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد مشابہہ نہیں دیکھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رسالۂ حلیہ مبارک میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ فائض الانوار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریف میں مشرف نہ ہوا ہوتا اور وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں زیارت کے بعد جب صحابۂ کرام کے سامنے بیان کرتا تو صحابہ اُس سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ باکمال کی تشبیہ پوچھتے پھر اگر وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ آراء کی تشبیہ حضرت امام حسن کے ساتھ دیتا تو اُس کے خواب کی تصدیق کرتے اور اگر امام حسن کو دیکھ کر اُس کی آنکھوں میں وہ تصویر نہ سماتی تو اُس کا خواب درست نہ جانتے۔

ہے کون آپ کا ہمسر جہاں میں بعد علی رضی اللہ عنہ
کہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا میرے امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ حد درجہ خوبصورت، خوب رو اور حسین تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے حسن و جمال کی چمک ودمک سے تاریخ کے اوراق روشن ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہہ تھے۔

لم یکن أحد أشبه بالنبي من الحسن بن علی

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی ہمشکل پیغمبر نہیں تھا۔

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے مبارک پر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے

تھے کہ اے اللہ! مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اس سے محبت فرما۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو کندھے پر بیٹھائے تشریف لے جا رہے تھے کسی نے کہا اے بچے! سواری کتنی اچھی ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی تو اچھا ہے۔

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء
راکب دوش عزت پہ لاکھوں سلام

ایک موقع پر سرکار مدینہ ﷺ نے امام حسن کے بارے میں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! میں اِس بچے کو دل و جان سے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اپنے فضل سے اس پر دوستی کا سایہ ڈال دے اور ہمیشہ محبت رکھ۔

حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جس روز سے یہ کلمات مبارکہ رسول اللہ ﷺ سے سنے اُس روز سے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے سوا مجھے اور کوئی زیادہ محبوب نہیں ہے۔

رسول ﷺ آپ کے نانا، بتول مادر ہیں
عجب ہے آپ رضی اللہ عنہ کا رُتبہ میرے امام حسن

ایک روز نبی اکرم ﷺ مغرب یا عشاء کی نماز کے لئے جب تشریف لائے تو آپ ﷺ کے ہمراہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی تھے جن کو آپ ﷺ نے علیحدہ جگہ پر بٹھا دیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئے مگر سجدہ میں اس قدر دیر کی کہ اس سے پہلے کبھی اتنی زیادہ دیر نہ فرمائی تھی۔ راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے نہ رہا گیا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پشت مبارک پر تشریف فرما تھے یہ منظر دیکھ کر میں دوبارہ سجدہ میں چلا گیا، نماز کے اختتام پر آقا دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

حسن سجدہ میں میری پشت پر سوار ہو گیا تھا میں نے اُسے اپنی پشت سے اتار دینا اچھا نہ جانا اور اس کا منتظر رہا کہ یہ خود ہی اپنی خوشی سے اتر جائے تو سجدہ سے اٹھوں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جو شخص جنت کے سرداروں کو دیکھنے کی آرزو رکھتا ہو وہ حسن کو دیکھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ محبوب اور مشابہت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ تھے آپ کی محبوبیت اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بارہا سجدہ کی حالت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر سوار ہو جاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سجدہ میں رہتے تاوقتیکہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اتر نہ جاتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھے دوست رکھنا چاہے وہ پہلے حسن رضی اللہ عنہ کو دوست رکھے۔ حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور حسن کو پکڑتے اور گود میں لے کر فرماتے: مولی کریم میں ان دونوں بچوں کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت اور پیار کر۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کی 47 بہاریں دیکھیں اور صفر 50ھ بوجہ زہر خورانی شہادت کے مرتبہ پر فائز ہونے کے سبب اس فانی دنیا کو الوداع کہا۔

تو فی الحسن بن علی وھو ابن سبع
وار بعین ومات شھیداً بالسم

ثعلبہ بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں بہت زیادہ ہجوم تھا کیونکہ کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ مدینہ منورہ کے گورنر سعید بن عاص نے پڑھایا اور جنت البقیع میں آپ کی ابدی آرام گاہ بنی۔

مختصر احوال

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 4 ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی، آپ رضی اللہ عنہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ایک سال چھوٹے تھے۔حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تجویز فرمایا اور عقیقہ بھی فرمایا، اپنے نانا مبارک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت تھی۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

✹ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں

ایک دوسرے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

✹ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے، اے اللہ!
جو حسین سے محبت رکھتا ہے تو بھی اُس سے محبت رکھ۔

ایک دن سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتون جنت کے مکان مبارک پر تشریف لائے تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک میں پہنچی جس پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۃ النساء سے فرمایا:

کہ کیا تم اس بات کو نہیں جانتی کہ حسین رضی اللہ عنہ
کے رونے سے مجھے سخت ایذا ہوتی ہے؟

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے بچشم خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت سیدنا امام حسین کو دوش مبارک پر بٹھائے ہوئے فرما رہے تھے:

مولی کریم! میں اس کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جس طرح سونے والا (خواب) دیکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں
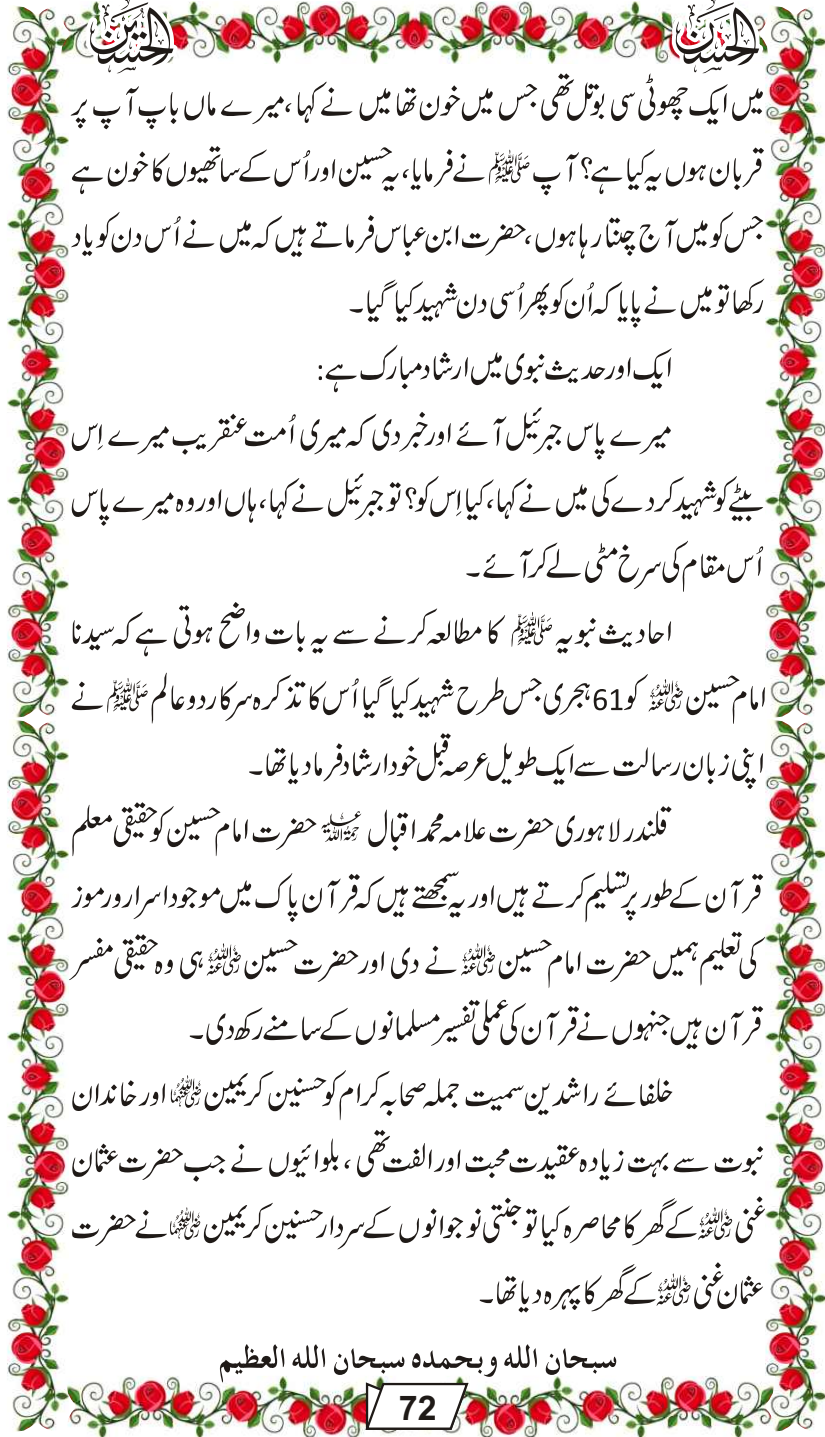
میں ایک چھوٹی سی بوتل تھی جس میں خون تھا میں نے کہا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، یہ حسین اور اُس کے ساتھیوں کا خون ہے جس کو میں آج چنتا رہا ہوں، حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے اُس دن کو یاد رکھا تو میں نے پایا کہ اُن کو پھر اُسی دن شہید کیا گیا۔

ایک اور حدیث نبوی میں ارشاد مبارک ہے:

میرے پاس جبرئیل آئے اور خبر دی کہ میری اُمت عنقریب میرے اِس بیٹے کو شہید کر دے گی میں نے کہا، کیا اِس کو؟ تو جبرئیل نے کہا، ہاں اور وہ میرے پاس اُس مقام کی سرخ مٹی لے کر آئے۔

احادیث نبویہ ﷺ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو 61 ہجری جس طرح شہید کیا گیا اُس کا تذکرہ سرکار دو عالم ﷺ نے اپنی زبان رسالت سے ایک طویل عرصہ قبل خود ارشاد فرما دیا تھا۔

قلندر لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسین کو حقیقی معلم قرآن کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن پاک میں موجود اسرار و رموز کی تعلیم ہمیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے دی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہی وہ حقیقی مفسر قرآن ہیں جنہوں نے قرآن کی عملی تفسیر مسلمانوں کے سامنے رکھ دی۔

خلفائے راشدین سمیت جملہ صحابہ کرام کو حسنین کریمین رضی اللہ عنہما اور خاندان نبوت سے بہت زیادہ عقیدت محبت اور الفت تھی، بلوائیوں نے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا تو جنتی نوجوانوں کے سردار حسنین کریمین رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا پہرہ دیا تھا۔

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

قافلہ سالارِ
عشق تاجدارِ قونیہ شریف

حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کی شہرۂ آفاق

تصانیفِ مبارکہ

''مثنوی معنوی'' اور **''دیوانِ شمسِ تبریزی''**
میں

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سانحہ کربلاء

کی

شعری جھلکیاں

و

ذکر امام حسین رضی اللہ عنہ و کربلاء

در کلامِ

قلندرِ لاھوری علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

علمی وادبی دُنیا میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے اُس سے کون آشنا نہیں۔ عرفان و عشق کے بیان کی دنیا کے بے مثل شہسواروں میں جو مقام پیر رومی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے اور اُس پر جس درجہ کی باتیں کی جا چکی ہیں اُن کا بیان ناممکن ہے۔ سال 2007ء مغرب میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب حضرت پیر رومی رضی اللہ عنہ کی تصنیف مثنوی معنوی کا ترجمہ تھی۔

صاحب عرفان و عشق و مستی حضرت رومی رضی اللہ عنہ کی مثنوی شریف کی دو نظموں اور آپ کے دیوان کی تین غزلیات میں سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ کے اہل بیت اور سانحہ کربلاء کے بارے میں انتہائی گہرے اور عارفانہ مطالب نظر آتے ہیں۔

مثنوی معنوی شریف کے دفتر ششم کی دو نظموں میں سے پہلی نظم میں آپ رضی اللہ عنہ ایک مسافر شاعر کی حیثیت سے دسویں محرم کو نکلنے والے ایک جلوس کا ذکر کرتے ہوئے اس میں شریک ماتمیوں کا نقطۂ نظر زبان شعر میں بیان کرتے ہیں۔

دوسری نظم میں اُس ''مسافر شاعر'' کا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سانحہ کربلاء کے بارے میں نظریہ و عقیدہ پیش کرتے ہیں اور یوم عاشوراء کے حوالے سے نکالے گئے ایک جلوس کی رُوداد کو قلمبند کرتے ہیں۔

نظم اول

یہ نظم ایک جلوس کی حکایت ہے جو ملک شام کے ایک شہر حلب کے اہالیان نے امام حسین رضی اللہ عنہ اور سانحہ کربلاء کی یاد میں نکالا، یہ ایک طویل نظم ہے جس کے چند منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ اس نظم میں فرماتے ہیں۔

روزِ عاشوراء همه أهلِ حلب
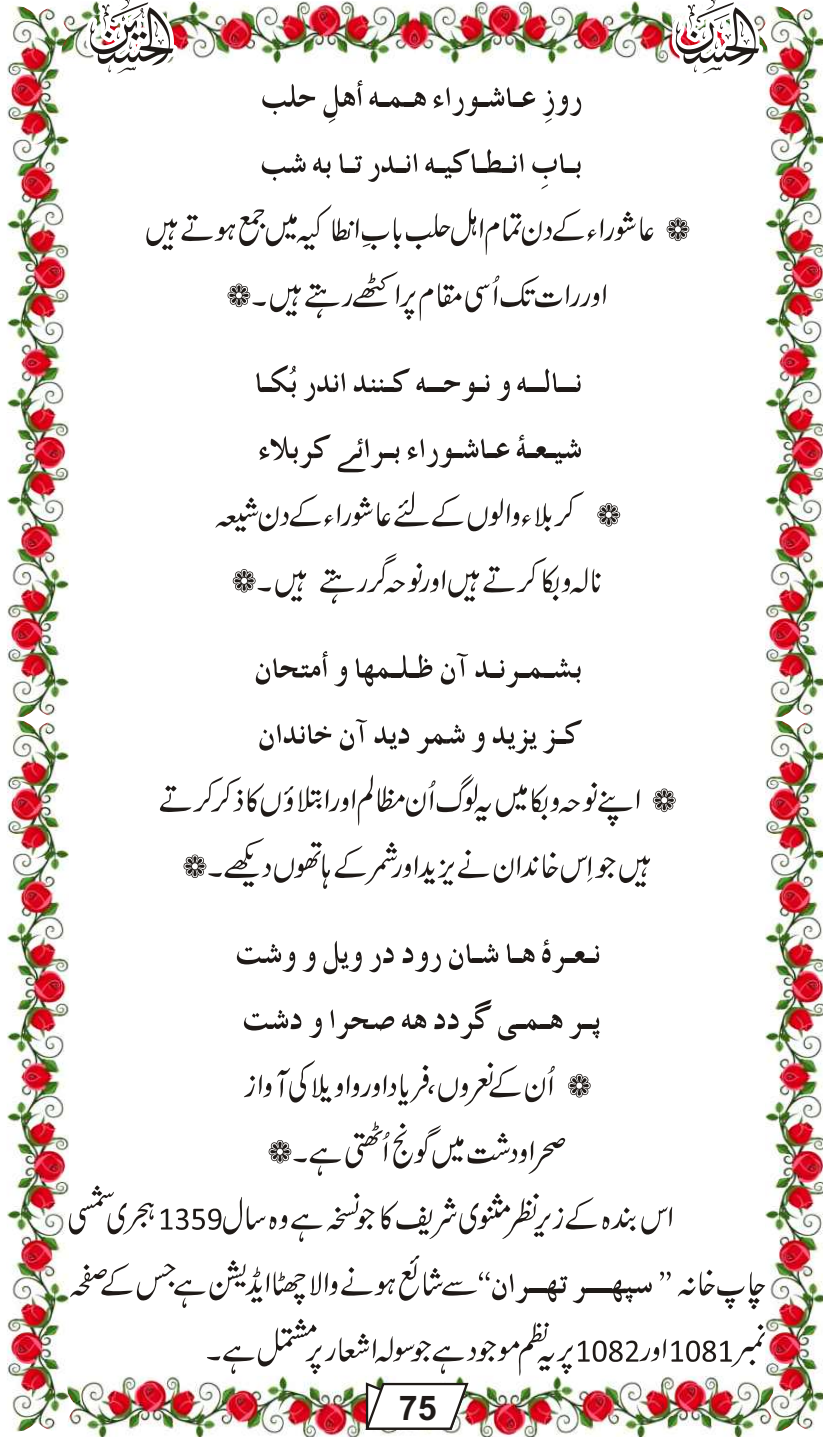
بابِ انطاکیه اندر تا به شب

❁ عاشوراء کے دن تمام اہل حلب بابِ انطاکیہ میں جمع ہوتے ہیں اور رات تک اُسی مقام پر اکٹھے رہتے ہیں۔ ❁

نالہ و نوحہ کنند اندر بُکا

شیعۂ عاشوراء برائے کربلاء

❁ کربلاءوالوں کے لئے عاشوراء کے دن شیعہ نالہ وبکا کرتے ہیں اور نوحہ گر رہتے ہیں۔ ❁

بشمرند آن ظلمها و أمتحان

کز یزید و شمر دید آن خاندان

❁ اپنے نوحہ وبکا میں یہ لوگ اُن مظالم اور ابتلاؤں کا ذکر کرتے ہیں جو اِس خاندان نے یزید اور شمر کے ہاتھوں دیکھے۔ ❁

نعرۂ ها شان رود در ویل و وشت

پر همی گردد هه صحرا و دشت

❁ اُن کے نعروں، فریاد اور واویلا کی آواز صحرا و دشت میں گونج اُٹھتی ہے۔ ❁

اس بندہ کے زیرِ نظر مثنوی شریف کا جو نسخہ ہے وہ سال 1359 ہجری شمسی چاپ خانہ "سپهر تهران" سے شائع ہونے والا چھٹا ایڈیشن ہے جس کے صفحہ نمبر 1081 اور 1082 پر یہ نظم موجود ہے جو سولہ اشعار پر مشتمل ہے۔

مغز نظم

اس پوری نظم میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ عزاداری کی ایسی رسوم پر جن پر عزادار مقصدیت کربلاء اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مقام باطنی سے بے خبر ہو کر سانحہ کربلا میں ہونے والے مظالم پر ماتم کناں ہوتے ہیں اور پھر اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر صرف ایک واقعہ پر غم منانا ہے تو وہ واقعہ بہت پہلے رونما ہو چکا اور اگر ظاہری مادی جسموں کے زخموں پر واویلا کرنا ہے تو یہ بے معنی ہے کیونکہ کربلا میں روزِ عاشوراء اپنی جان قربان کرنے والی عظیم ہستی کسی عام صاحب جاہ ومنصب کی طرح نہیں تھی بلکہ وہ تو اعلیٰ صفاتِ انسانی کے لئے ایک مجسم وجود کی حامل تھی اور صدیوں میں پیدا ہونے والے انسان ایک طرف اور وہ ایک طرف تھے، حضرت رومی رضی اللہ عنہ نظم مذکورہ کے آخری شعر درج ذیل ہے۔

پیش مؤمن ماتم آن پاک رُوح

شهره تر باشد ز صد طُوفانِ نوح

❀ ایک مومن کے لئے اُن کی شہادت کا سوز وغم ایک معمولی غم نہیں

کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ ایک عظیم اور پاک رُوح سے عبارت تھے اور

شہرت سانحہ کربلاء حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں آنے والے

طوفان سے سوگناہ ہے اور یہ ہمیشہ باقی رہے گی۔ ❀

نظم دوم

حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کی اس موضوع پر دوسری نظم پہلی نظم سے متصل ہے جو 13 اشعار پر مشتمل ہے جو مذکورہ نسخہ بالا کے صفحہ نمبر 1082 پر موجود ہے۔ اِس نظم میں وہ مسافر شاعر جس کا تذکرہ پہلی نظم میں موجود ہے روزِ عاشوراء کے
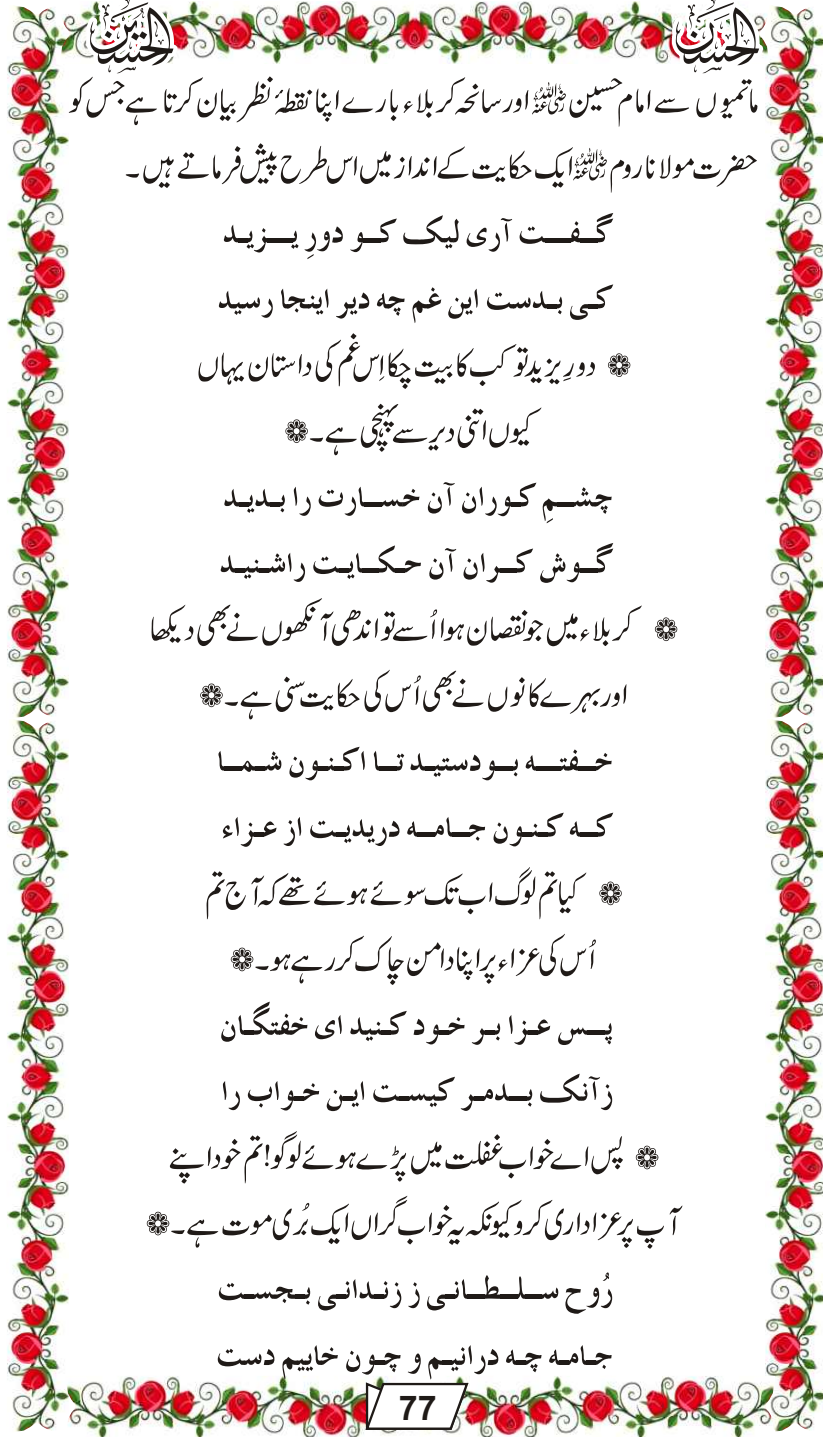
ماتمیوں سے امام حسین رضی اللہ عنہ اور سانحہ کربلاء بارے اپنا نقطۂ نظر بیان کرتا ہے جس کو حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ ایک حکایت کے انداز میں اس طرح پیش فرماتے ہیں۔

گـفـت آری لیک کـو دورِ یـزیـد
کـی بـدست این غم چه دیر اینجا رسید

❁ دورِ یزید تو کب کا بیت چکا اِس غم کی داستان یہاں
کیوں اتنی دیر سے پہنچی ہے۔ ❁

چشـمِ کوران آن خسـارت را بـدیـد
گـوش کـران آن حکـایـت راشـنیـد

❁ کربلاء میں جونقصان ہوا اُسے تو اندھی آنکھوں نے بھی دیکھا
اور بہرے کانوں نے بھی اُس کی حکایت سنی ہے۔ ❁

خـفـتـه بـودستیـد تـا اکـنـون شـمـا
کـه کـنـون جـامـه دریدیت از عـزاء

❁ کیا تم لوگ اب تک سوئے ہوئے تھے کہ آج تم
اُس کی عزاء پر اپنا دامن چاک کر رہے ہو۔ ❁

پـس عـزا بـر خـود کـنید ای خفتگـان
زآنـک بـدمـر کیسـت ایـن خـواب را

❁ پس اے خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے لوگو! تم خود اپنے
آپ پر عزاداری کرو کیونکہ یہ خوابِ گراں ایک بُری موت ہے۔ ❁

رُوح سـلـطـانـی ز زنـدانـی بـجـسـت
جـامـه چـه درانیم و چـون خاییم دست
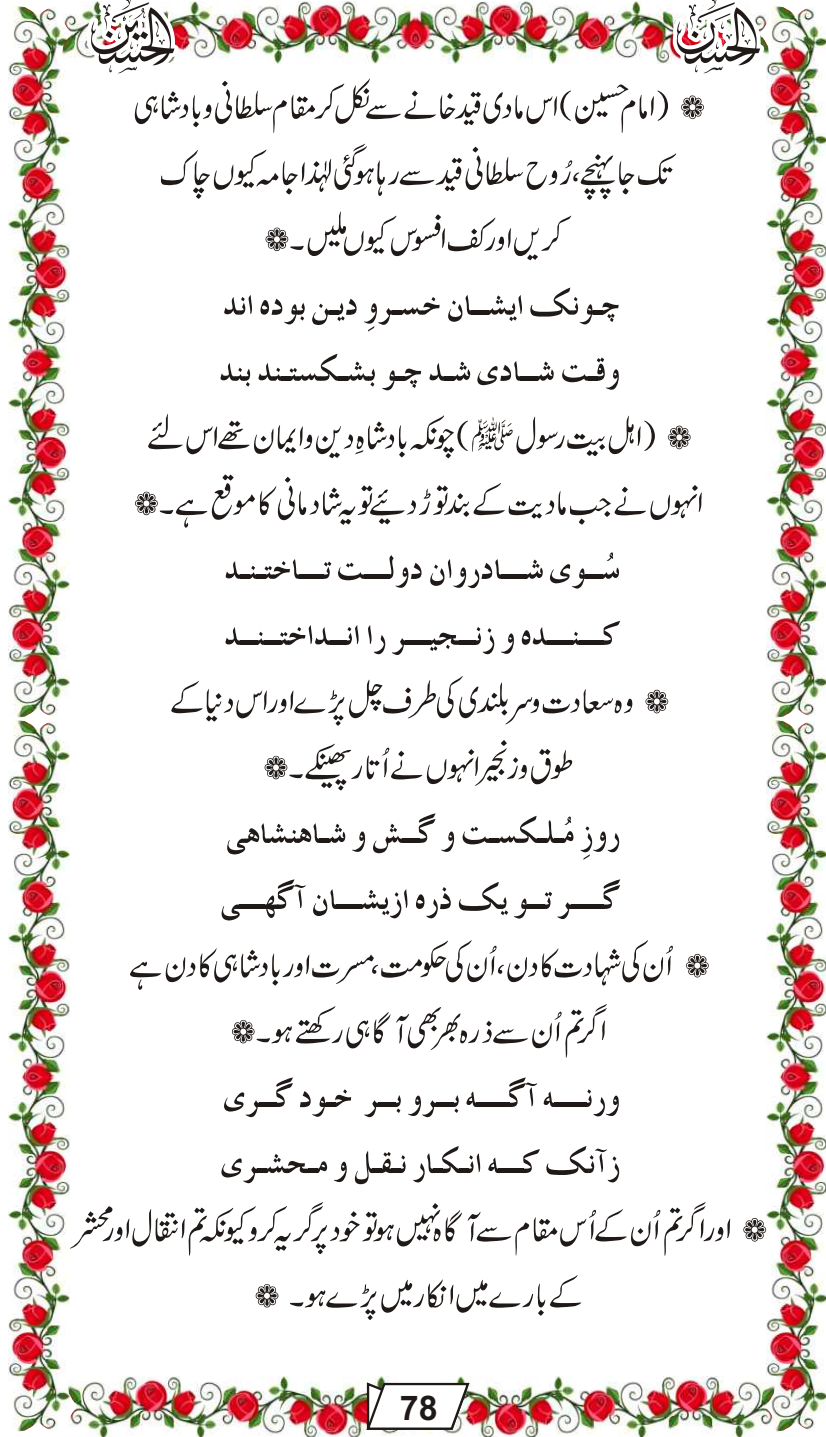
❁ (امام حسین) اس مادی قید خانے سے نکل کر مقام سلطانی و بادشاہی تک جا پہنچے، رُوح سلطانی قید سے رہا ہو گئی لہٰذا جامہ کیوں چاک کریں اور کف افسوس کیوں ملیں۔ ❁

چونک ایشان خسروِ دین بوده اند

وقت شادی شد چو بشکستند بند

❁ (اہل بیت رسول ﷺ) چونکہ بادشاہِ دین وایمان تھے اس لئے انہوں نے جب مادیت کے بند توڑ دیئے تو یہ شادمانی کا موقع ہے۔ ❁

سُوی شادروان دولت تاختند

کنده و زنجیر را انداختند

❁ وہ سعادت و سربلندی کی طرف چل پڑے اور اس دنیا کے طوق و زنجیر انہوں نے اُتار پھینکے۔ ❁

روزِ مُلکست و گش و شاهنشاهی

گر تو یک ذره ازیشان آگهی

❁ اُن کی شہادت کا دن، اُن کی حکومت، مسرت اور بادشاہی کا دن ہے اگر تم اُن سے ذرہ بھر بھی آ گاہی رکھتے ہو۔ ❁

ورنه آگه برو بر خود گری

زآنک که انکار نقل و محشری

❁ اور اگر تم اُن کے اُس مقام سے آ گاہ نہیں ہو تو خود پر گریہ کرو کیونکہ تم انتقال اور محشر کے بارے میں انکار میں پڑے ہو۔ ❁

بــردل و دیــن خــرابــت نــوحــه کــن

کــه نــمــی بیــنــد جز این خــاکِ کهن

❁ تم اپنے خراب حال دل اور تباہ حال دین پر نوحہ کرو کیونکہ تمہارا دل اس خاک کہنہ اور عالم خاکی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ ❁

مغز نظم

اس نظم میں حضرت رومی رضی اللہ عنہ دراصل حقیقت کربلاء، حقیقت شہادت اور امام عالی مقام کے اُن باطنی مقام کی طرف اشارہ کررہے ہیں جو اُنہوں نے مادی دنیا کی زنجیر توڑ کر اپنے محبوب ازلی کے حضور پالیے ہیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سوگوار اُن کے اِس مقام سے غافل ہے، کربلاء میں تو رُوحِ قدسی اُس زندانِ مادیت سے آزاد ہوگی اور امام حسین رضی اللہ عنہ اس مادیت کے قید خانے سے نکل کر مقام سلطانی و بادشاہی تک جا پہنچے۔

حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ خسروِ دین تھے، بادشاہ دین تھے لہٰذا جب انہوں نے مادی بند توڑ دیئے اور زنجیر مادیت کو اُتار پھینکا تو اُن کی روح وصالِ حق سے سرفراز ہوگئی اور یہ امر اُن کے لئے باعث شادی ہے۔

عارفین باللہ تعالیٰ میں سے جب کوئی اس مادی دنیا سے نکل کر وصل الٰہی سے فیضیاب ہوتا ہے تو اُسے "عروسی" سے یاد کرتے ہیں، اسی لئے اُن کے روزِ وصال کو 'روزِ عرس' کے عنوان سے یاد کیا جاتا ہے۔

گویا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا وجود تو اس دنیا کے بادشاہوں نے گوارا نہ کیا اور انہیں تہ تیغ کر دیا لیکن اُن کی شہادت کا دن اُن کی بادشاہت کا دن بن گیا۔
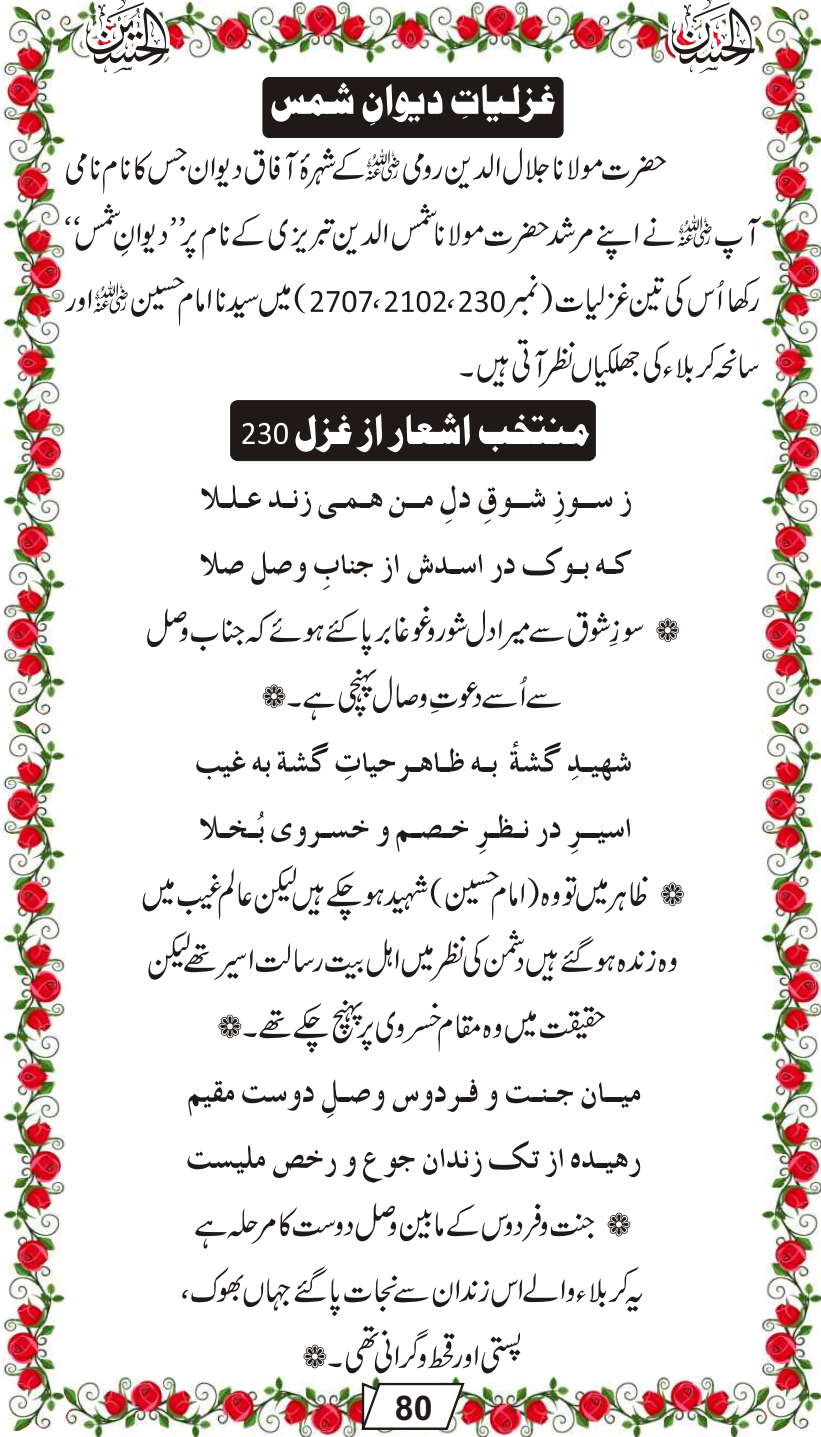
غزلیاتِ دیوانِ شمس

حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ کے شہرۂ آفاق دیوان جس کا نام نامی آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے مرشد حضرت مولانا شمس الدین تبریزی کے نام پر "دیوانِ شمس" رکھا اُس کی تین غزلیات (نمبر 230، 2102، 2707) میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور سانحہ کربلاء کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

منتخب اشعار از غزل 230

ز سوزِ شوقِ دلِ من همی زند علـلا
که بوک در اسدش از جنابِ وصل صلا

❁ سوزِ شوق سے میرا دل شور و غوغا برپا کئے ہوئے کہ جناب وصل سے اُسے دعوتِ وصال پہنچی ہے۔ ❁

شهیدِ گشتهٔ به ظاهر حیاتِ گشتة به غیب
اسیرِ در نظرِ خصم و خسروی بُخلا

❁ ظاہر میں تو وہ (امام حسین) شہید ہو چکے ہیں لیکن عالم غیب میں وہ زندہ ہو گئے ہیں دشمن کی نظر میں اہل بیت رسالت اسیر تھے لیکن حقیقت میں وہ مقام خسروی پر پہنچ چکے تھے۔ ❁

میان جنت و فردوس وصلِ دوست مقیم
رهیده از تک زندان جوع و رخص ملیست

❁ جنت و فردوس کے مابین وصل دوست کا مرحلہ ہے یہ کربلاء والے اس زندان سے نجات پا گئے جہاں بھوک، پستی اور قحط و گرانی تھی۔ ❁

اگر نہ بیخ درختش درونِ غیب ملیست

چرا شکوفہ وصلش شکفتہ است مُلاّ

❁ اگر درخت کا بیج عالم غیب میں اور زیر زمین نہ پھولتا، کھلتا اور طاقتور ہوتا تو وصل یار کا شگوفہ کیسے کھلتا ہوا دکھائی دیتا۔ ❁

خموش باش و زسوی ضمیر ناطق باش

کہ نفسِ ناطق کُلی بگویدت افلا

❁ خاموش رہو اور ضمیر سے بات کرو کیونکہ نفس ناطق کلی تمہیں کہتا ہے کہ کیا تم عقل و تدبر سے کام نہیں لیتے ہو۔ ❁

منتخب اشعار از غزل 2102

دیوانِ شمس کی اس غزل میں حضرت مولانا عشق کی منزل، انتہاء کربلاء کو قرار دیتے ہیں اور دنیا کی ہر لذت کو تج کرنا ابتلاء و امتحان سے گزر کر عاشور کے دن کربلاء میں جا پہنچنا عاشق کی جہد مسلسل کا حاصل ہے۔

کاین شهیدانِ ز مرگ نشکیند

عاشقانند برفنا بودن

❁ شہید وہ ہیں کہ جو موت سے نہیں ڈرتے اور وہ فنا ہو جانے پر عاشق ہیں۔ ❁

از بلا و قضا گریزی تو

ترسِ ایشان ز بی بلا بودن

❁ تمام امتحان و ابتلا اور موت سے گریزاں ہو جبکہ عاشق وہ ہیں کہ اگر کوئی ابتلا نہ آئے تو وہ خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ ❁

شستـــــه مـــی گیـــر و روزِ عـــاشــوراء

تـــو نتـــانـــی بـــه کـــربلا بـــودن

❁ اگر تم (عید کے) چھ روز بعد روزہ بھی رکھتے رہے تو

روزِ عاشوراء کربلاء میں نہیں پہنچ سکتے۔ ❁

منتخب اشعار از غزل 2707

اس غزل میں حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ نے بہت ہی پُر جوش انداز میں شہدائے کربلاء کو یاد کیا ہے۔

کـــجــــا ییـــد أی شهیـــدانِ خـــدای

بـــلا جـــو یـــان دشـــتِ کـــربـــلائـــی

❁ اے شہدائے الٰہی! تم کہاں ہو، اے دشت کربلاء کی

جستجو میں رہنے والوں تم کہاں ہو؟ ❁

کـــجـــا ییـــد ای شهـــانِ آســـمـــانـــی

بـــدانستـــــــه فـــلـک را در گشـــــای

❁ اے آسمانی شہابو، تم کہاں ہو چونکہ تم آسمان کے راستوں کو

جانتے ہو اس لئے ہمارے لئے بھی آسمان کے دروازے کھول دو۔ ❁

بـــر آ ای شـــمـــسِ تبـــریـــزی زمشـــرق

کـــه اصـــل، اصـــل، اصـــل هـــر ضـیـــائـــی

❁ اے شمس تبریزی! تو مشرق سے نکل آ کدھر ضیاء و نور کی ایک

اصل ہے اور پھر اُس کی ایک اصل ہے اور پھر اُس کی بھی

ایک اصل ہے اور تو وہی ہے ❁

ذکرِ امام حسین و کربلاء در کلامِ اقبال

نواسۂ رسول ﷺ، سردارِ نوجوانانِ جنت سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی لازوال قربانی اور معرکہ حق و باطل ''کربلاء'' تاریخ انسانی کا ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ ہر دور کے شعراء نے امام عالی مقام اور واقعہ کربلاء پر اپنے اپنے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

قلندرِ لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف ایک عظیم شاعر ہیں بلکہ آپ ایک عارف حقیقی اور راہِ فقر پر چل کر فقر کی انتہا کو پہنچے۔ آپ کی شاعری میں واقعہ کربلاء کو جو اہمیت حاصل ہے اس کی مثال نہیں ملتی آپ نے اپنی فارسی اور اُردو تصانیف میں مختلف مقامات پر حضرت امام عالی مقام کی قربانی کا ذکر بہت خوبصورت انداز میں کیا ہے۔

در نوائے زندگی سوز از حسین رضی اللہ عنہ
اھلِ حق حریت آموز از حسین رضی اللہ عنہ

❁ میری زندگی کے نغموں میں سوزِ حسین رضی اللہ عنہ ہے اور اہل حق نے ہمیشہ آزادی کا سبق سیدنا حسین رضی اللہ عنہ حاصل کیا۔ ❁

عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ محمد اقبال لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی تصنیف ''رموزِ بیخودی'' 1918ء میں منظر عام پر آ چکی تھی اس میں ''در معنی حریت اسلامیہ و سر حادثہ کربلاء'' کے عنوان سے ''رکن دوم'' میں جو اشعار آئے ہیں اُن سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت اقبال، کردارِ حسین رضی اللہ عنہ کو کسی نئی روشنی میں دیکھ رہے ہیں جس میں انہیں عشق کا وہ تصور نظر آتا ہے جو اُن کی شاعری کا مرکزی نقطہ تھا۔ رموز بیخودی سے چند اشعار پیش ہیں۔

بھــرِ آن شھــزادۂ خیــرُ الــمــلــل
دوشِ ختمُ المُرسلین ﷺ نعم الجمل

❀ ملت اسلامیہ کے سب سے بہتر اُس شہزادے کی شان یہ تھی کہ خاتم المرسلین ﷺ کے کندھے مبارک آپ رضی اللہ عنہ کی سواری تھی۔ ❀

زنــدہ حــق از قــوتِ شبیــری اســت
بــاطــل آخــر داغِ حســرت میری است

چون خلافت رشتۂ از قرآن گسیخت
حــریــت را زھــر انــدر کــام ریخــت

خــاســت آن ســرِ جــلــوۂ خیــرُ الامــم
چــون ســحــاب قبــلــہ بــاران در قــدم

❀ تاریخ عالم اس حقیقت کی گواہ ہے کہ حق قوتِ شبیری سے زندہ رہتا ہے اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی اعلیٰ مرتبہ کی حامل شخصیت ہی ایسی خدمت انجام دیتی ہے اور باطل شکست و نامرادی سے دوچار ہوتا ہے اور حق کا بول بالا ہوتا ہے۔ جب خلافت کا تعلق قرآن پاک سے منقطع ہو گیا اور مسلمانوں کے نظام میں حریت فکر باقی نہ رہی تو اس وقت حضرت امام عالی مقام اُٹھ کھڑے ہوئے۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ جنگ صرف اپنا نانا کے دین کو بچانے کے لئے لڑی اور موجِ خون نے حریت کا گلزار کھلا دیا۔ ❀

مدعایش سلطنت بودے اگر
خود نکردے باچنین سامانِ سفر
دشمنان چُون ریگِ صحراء لا تعداد
دوستانِ او بہ یزدانِ ہم عدد

❁ یعنی اگر سیدنا امام عالی مقام سلطنت کے خواہاں ہوتے تو اتنے تھوڑے افراد اور معمولی سروسامان کے ساتھ کیوں سفر کرتے ، اُن کے دشمن تو صحراء کے ذروں کی طرح بے شمار تھے جبکہ دوستوں اور ساتھیوں کی تعداد اتنی ہی تھی جتنی ''یزدان'' کے اَعداد کی ہے۔ ❁

(حروف ابجد کے حساب سے ''یزدان'' کے 72 عدد بنتے ہیں اور قافلہ کربلاء میں شامل افراد کی تعداد بھی 72 تھی۔)

رمز قرآن از حسین رضی اللہ عنہ آموختیم
ز آتش أو شعلۂ ھا اندوختیم

❁ ہم نے قرآن کے اسرار ورموز سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہی سیکھے ہیں اور انہی کی روشن کی ہوئی آگ سے شعلے سمیت رہے ہیں۔ ❁

اے صبا اے پیکِ دورِ افتادگان
اشکِ ما برخاکِ پاکِ اُو رسان

❁ اے بادِ صبا! اے دور رہنے والوں کا پیغام لے جانے والی ہوا ہمارے آنسوؤں کا ہدیہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے مرقد مقدس پر پہنچا دے۔ ❁

زبور عجم کی ایک غزل کے ایک عظیم شعر میں حضرت قلندر لاہوری اس طرح رقمطراز ہیں۔

ریگ عراق منتظر ، کشتِ حجازِ تشنہ کام

خونِ حسین رضی اللہ عنہ باز دِہ کوفہ و شام خویش را

❀ عراق کی ریت انتظار کر رہی ہے اور حجاز کے کھیت پیاسے ہیں کوفہ و شام کو پھر سے خون حسین رضی اللہ عنہ کی ضرورت ہے یعنی حق کی آواز بلند کرنے والے اور دین کی خاطر قربانی دینے والے کی ضرورت ہے۔ ❀

قلندرِ لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نظریہ مذکورہ بالا کو اس انداز میں بھی بیان فرماتے ہیں۔

قافلہ حجاز میں ایک حسین رضی اللہ عنہ بھی نہیں

گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

قلندرِ لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی اُردو تصنیف "بال جبریل" کی شاہکار نظم "ذوق و شوق" کے دوسرے بند میں عشق کی تعریف کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں۔

صدقِ خلیل بھی ہے عشق ، صبر حسین بھی ہے عشق

معرکہ وجود میں ، بدر و حنین بھی ہے عشق

مضمون ہذا کا اختتام قلندر لاہوری کے اس شعر پر کرتے ہیں۔

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم

نہایت اُس کی حسین رضی اللہ عنہ، ابتداء ہے اسماعیل علیہ السلام

(مضمون ہذا کی تحریر و ترتیب میں جناب ثاقب اکبر صاحب کے مقالہ سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔)

منتخب

مناقب

بحضور

نواسۂ رسول ﷺ

سردارِ نوجوانانِ جنت

خَامِسُ الْخُلَفَاء

سیدنا حضرت

امام حسن رضی اللہ عنہ

ایمان کا فروغ محبت حسن رضی اللہ عنہ کی ہے
پڑھ لو دُرود محفل مدحت حسن رضی اللہ عنہ کی ہے

قائل ہر ایک صلح کا منکر کوئی نہیں
تبلیغ دیں میں کیسی اشاعت حسن رضی اللہ عنہ کی ہے

کر کے صلح حسن رضی اللہ عنہ نے کیا معرکہ فتح
سب سے سوا جہاں میں شجاعت حسن رضی اللہ عنہ کی ہے

سجدے میں ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نواسہ ہے پشت پر
معراج کو ہے ناز وہ رفعت حسن رضی اللہ عنہ کی ہے

روکے گا کون جانے سے جنت میں اب رضاؔ
کوثر حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جنت حسن رضی اللہ عنہ کی ہے

کلام: مولانا حسن رضا جلالپوری

جانِ حُسن ایمانِ حُسن اے کانِ حُسن اے شانِ حُسن
اے جَمالَت لمعِ شمعِ مَنْ رَأی أمداد کن
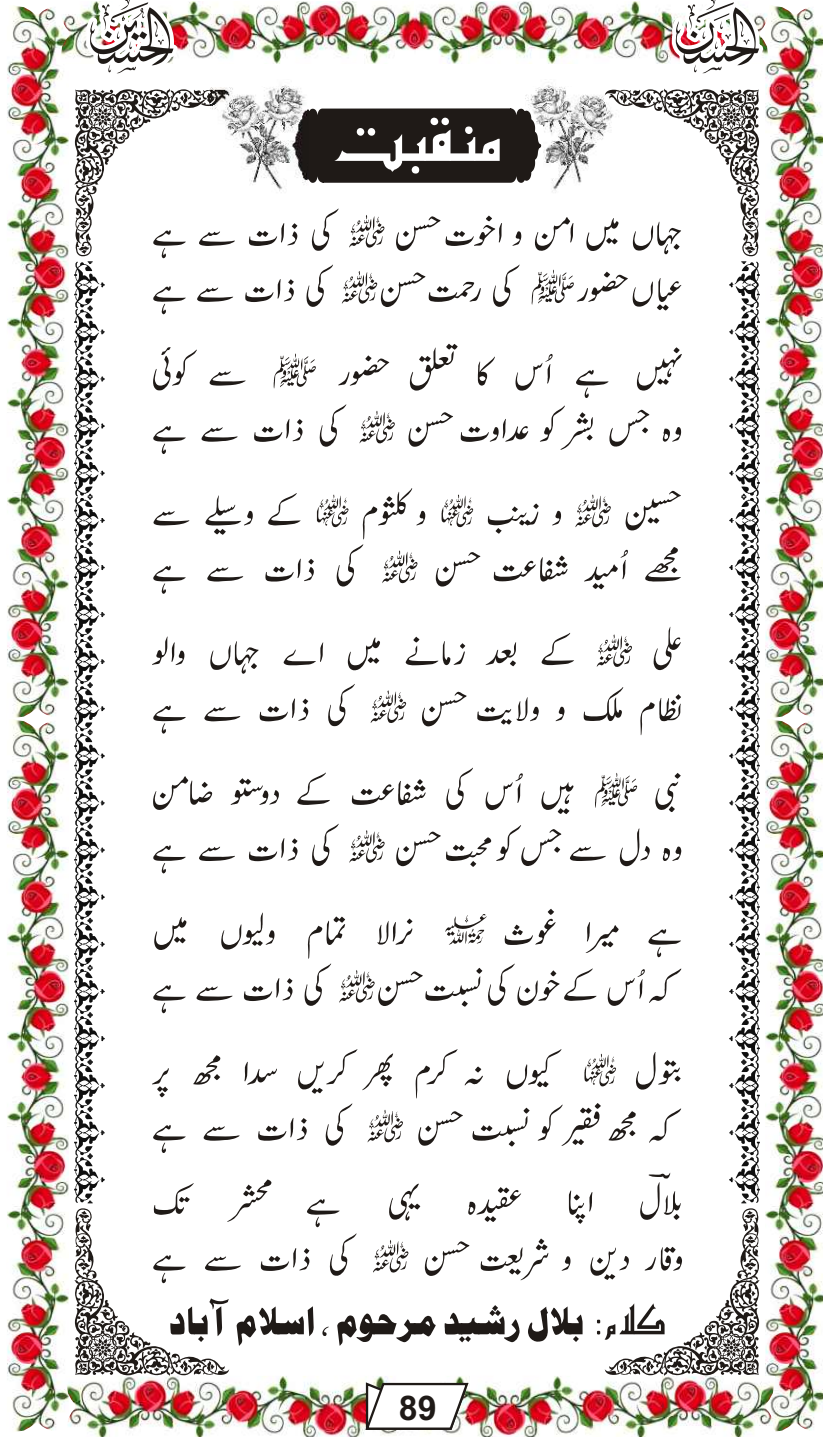
منقبت

جہاں میں امن و اخوت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے
عیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

نہیں ہے اُس کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
وہ جس بشر کو عداوت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

حسین رضی اللہ عنہ و زینب رضی اللہ عنہا و کلثوم رضی اللہ عنہا کے وسیلے سے
مجھے اُمید شفاعت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

علی رضی اللہ عنہ کے بعد زمانے میں اے جہاں والو
نظام ملک و ولایت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اُس کی شفاعت کے دوستو ضامن
وہ دل سے جس کو محبت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

ہے میرا غوث رحمۃ اللہ علیہ نرالا تمام ولیوں میں
کہ اُس کے خون کی نسبت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

بتول رضی اللہ عنہا کیوں نہ کرم پھر کریں سدا مجھ پر
کہ مجھ فقیر کو نسبت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

بلاؔل اپنا عقیدہ یہی ہے محشر تک
وقار دین و شریعت حسن رضی اللہ عنہ کی ذات سے ہے

کلام: بلال رشید مرحوم ، اسلام آباد
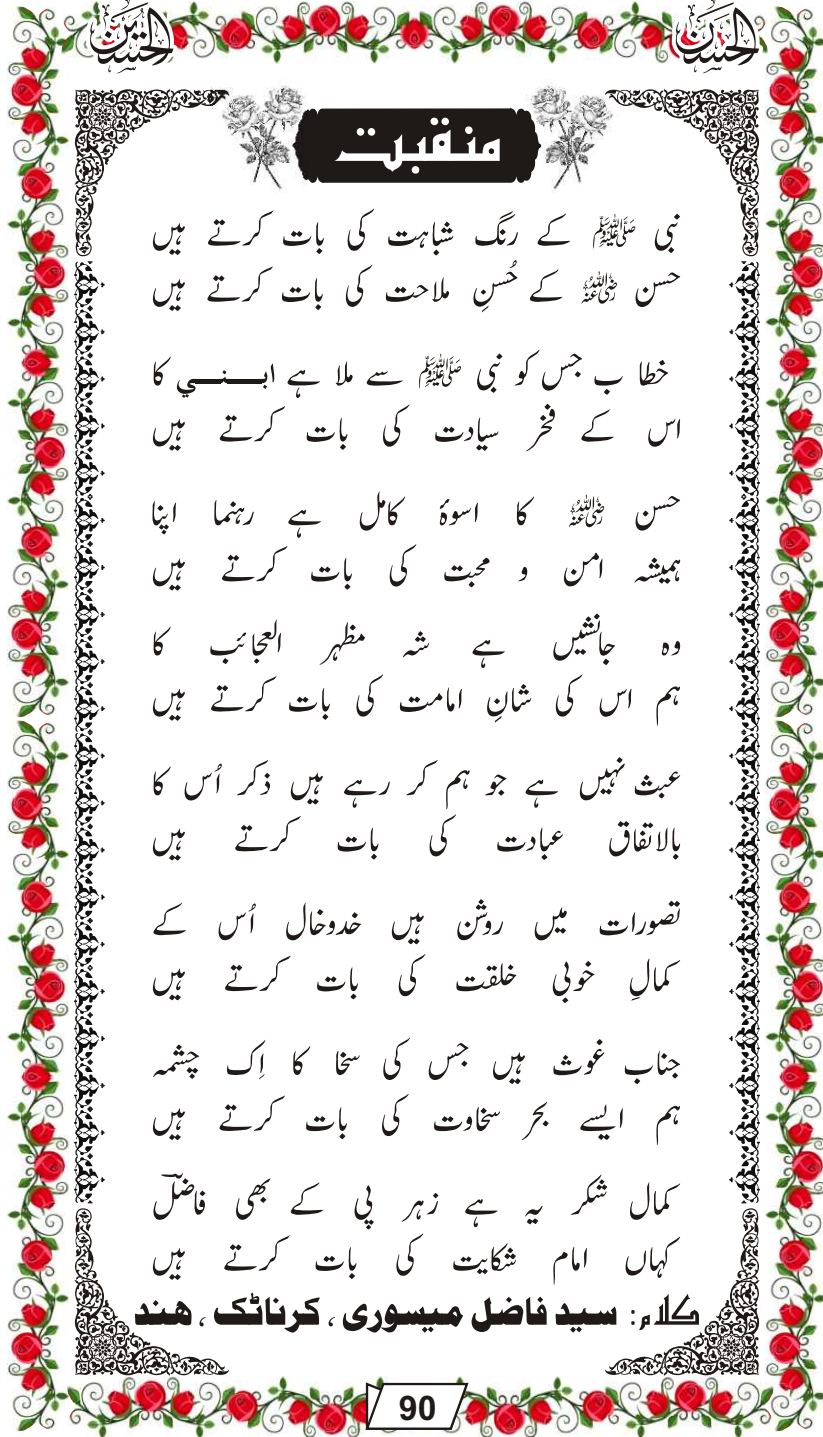
منقبت

نبی ﷺ کے رنگ شباہت کی بات کرتے ہیں
حسن رضی اللہ عنہ کے حُسنِ ملاحت کی بات کرتے ہیں

خطاب جس کو نبی ﷺ سے ملا ہے ابـــنـــي کا
اس کے فخر سیادت کی بات کرتے ہیں

حسن رضی اللہ عنہ کا اسوۂ کامل ہے رہنما اپنا
ہمیشہ امن و محبت کی بات کرتے ہیں

وہ جانشیں ہے شہ مظہر العجائب کا
ہم اس کی شانِ امامت کی بات کرتے ہیں

عبث نہیں ہے جو ہم کر رہے ہیں ذکر اُس کا
بالاتفاق عبادت کی بات کرتے ہیں

تصورات میں روشن ہیں خدوخال اُس کے
کمالِ خوبیِ خلقت کی بات کرتے ہیں

جناب غوث ہیں جس کی سخا کا اِک چشمہ
ہم ایسے بحر سخاوت کی بات کرتے ہیں

کمال شکر یہ ہے زہر پی کے بھی فاضلؔ
کہاں امام شکایت کی بات کرتے ہیں

کلام: **سید فاضل میسوری ، کرناٹک ، ہند**
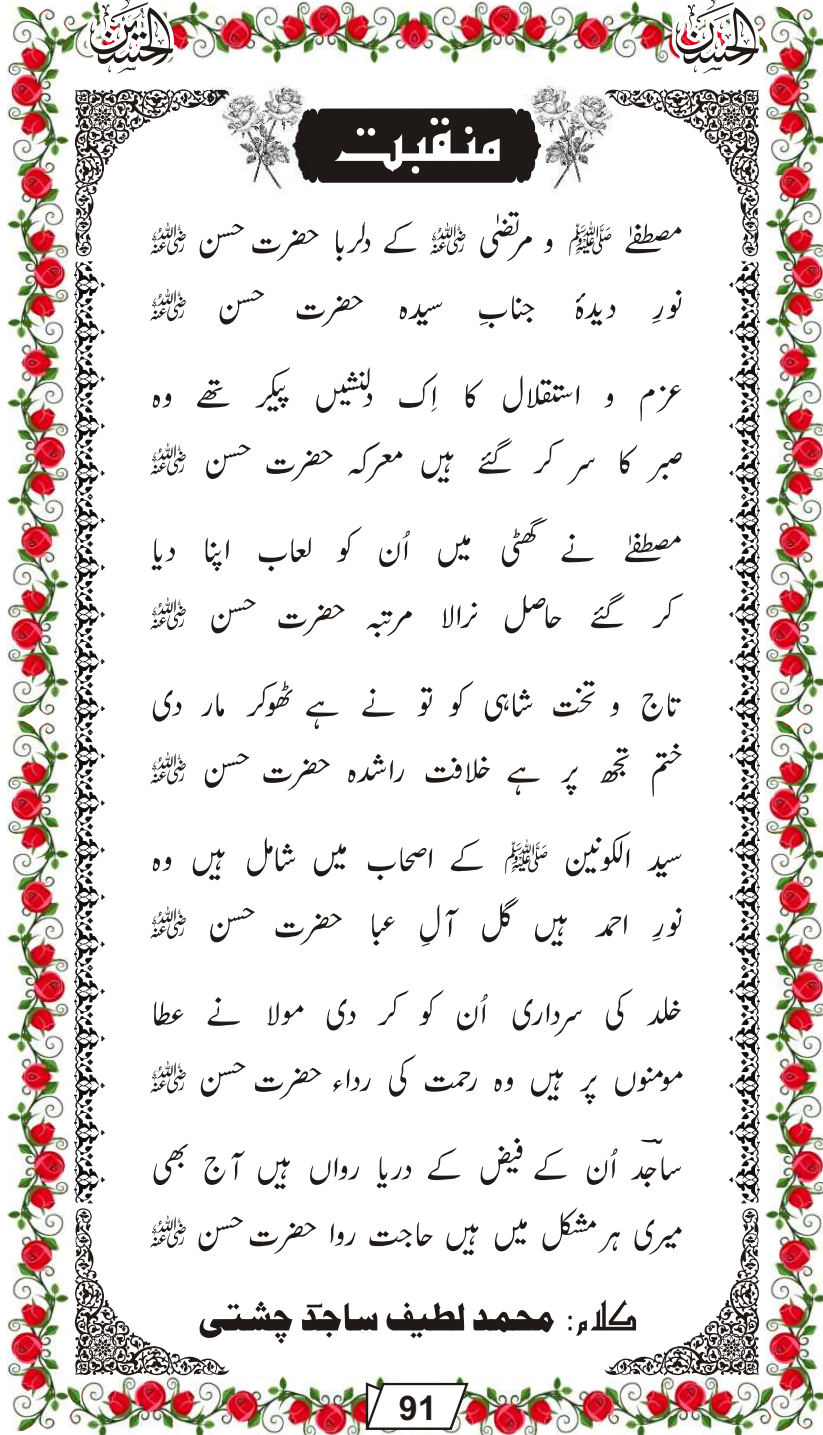
منقبت

مصطفیٰ ﷺ و مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دلربا حضرت حسن رضی اللہ عنہ
نورِ دیدۂ جنابِ سیدہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ

عزم و استقلال کا اِک دلنشیں پیکر تھے وہ
صبر کا سر کر گئے ہیں معرکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ

مصطفیٰ نے گھٹی میں اُن کو لعاب اپنا دیا
کر گئے حاصل نرالا مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ

تاج و تخت شاہی کو تو نے ہے ٹھوکر مار دی
ختم تجھ پر ہے خلافت راشدہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ

سید الکونین ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں وہ
نورِ احمد ہیں گل آلِ عبا حضرت حسن رضی اللہ عنہ

خلد کی سرداری اُن کو کر دی مولا نے عطا
مومنوں پر ہیں وہ رحمت کی رداء حضرت حسن رضی اللہ عنہ

ساجدؔ اُن کے فیض کے دریا رواں ہیں آج بھی
میری ہر مشکل میں ہیں حاجت روا حضرت حسن رضی اللہ عنہ

کلام: محمد لطیف ساجدؔ چشتی
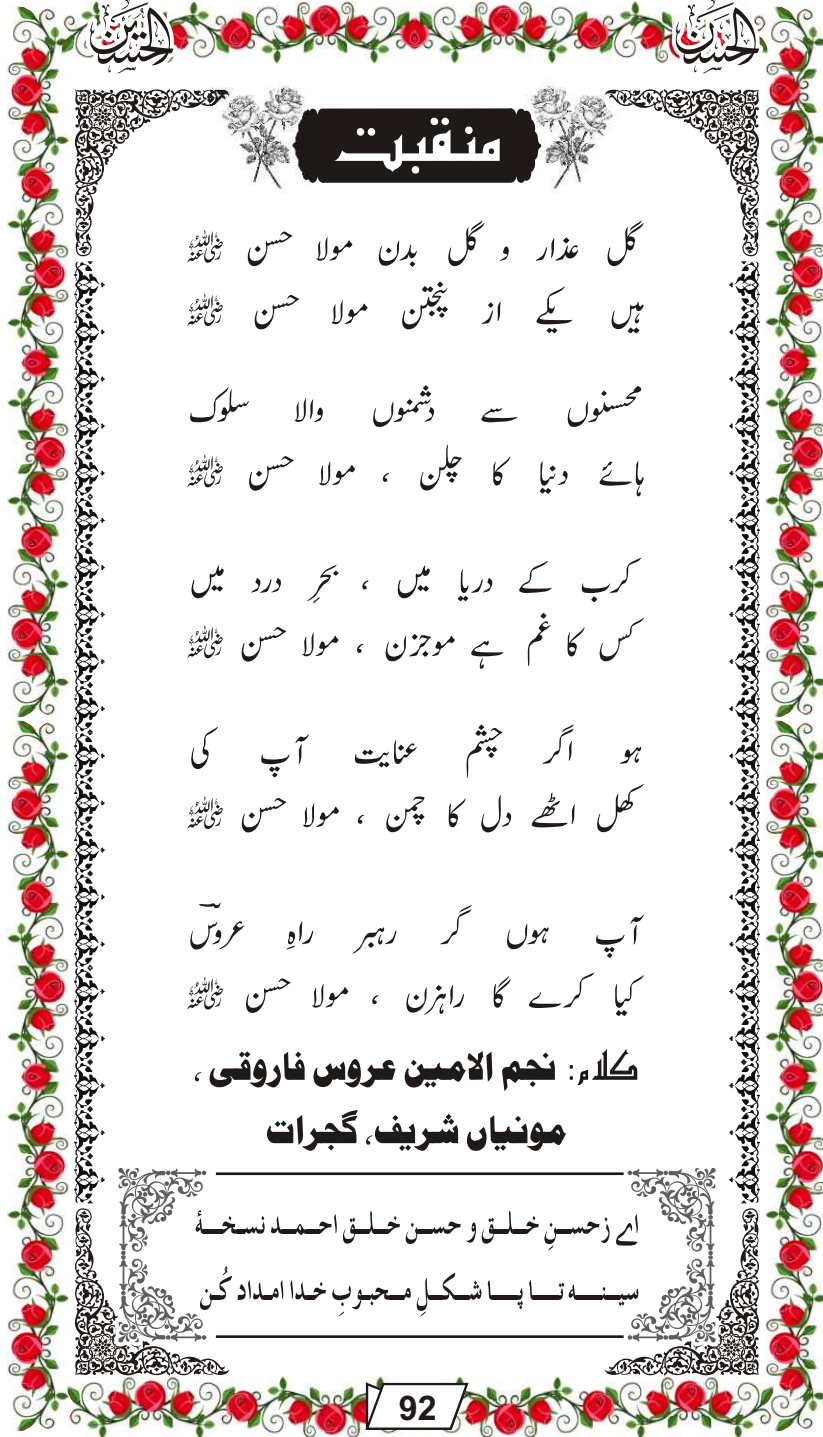
گل عذار و گل بدن مولا حسن رضی اللہ عنہ
ہیں یکے از پنجتن مولا حسن رضی اللہ عنہ

محسنوں سے دشمنوں والا سلوک
ہائے دنیا کا چلن ، مولا حسن رضی اللہ عنہ

کرب کے دریا میں ، بحرِ درد میں
کس کا غم ہے موجزن ، مولا حسن رضی اللہ عنہ

ہو اگر چشم عنایت آپ کی
کھل اٹھے دل کا چمن ، مولا حسن رضی اللہ عنہ

آپ ہوں گر رہبر راہِ عروسؔ
کیا کرے گا راہزن ، مولا حسن رضی اللہ عنہ

کلام: نجم الامین عروس فاروقی ،
مونیاں شریف، گجرات

اے زحسنِ خلق و حسن خلق احمد نسخۂ
سینہ تا پا شکلِ محبوبِ خدا امداد کُن

الحسن
الحسین
منتخب
سلام و مناقب
بحضور
نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
سیدُ الشہداء
سیدنا حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ
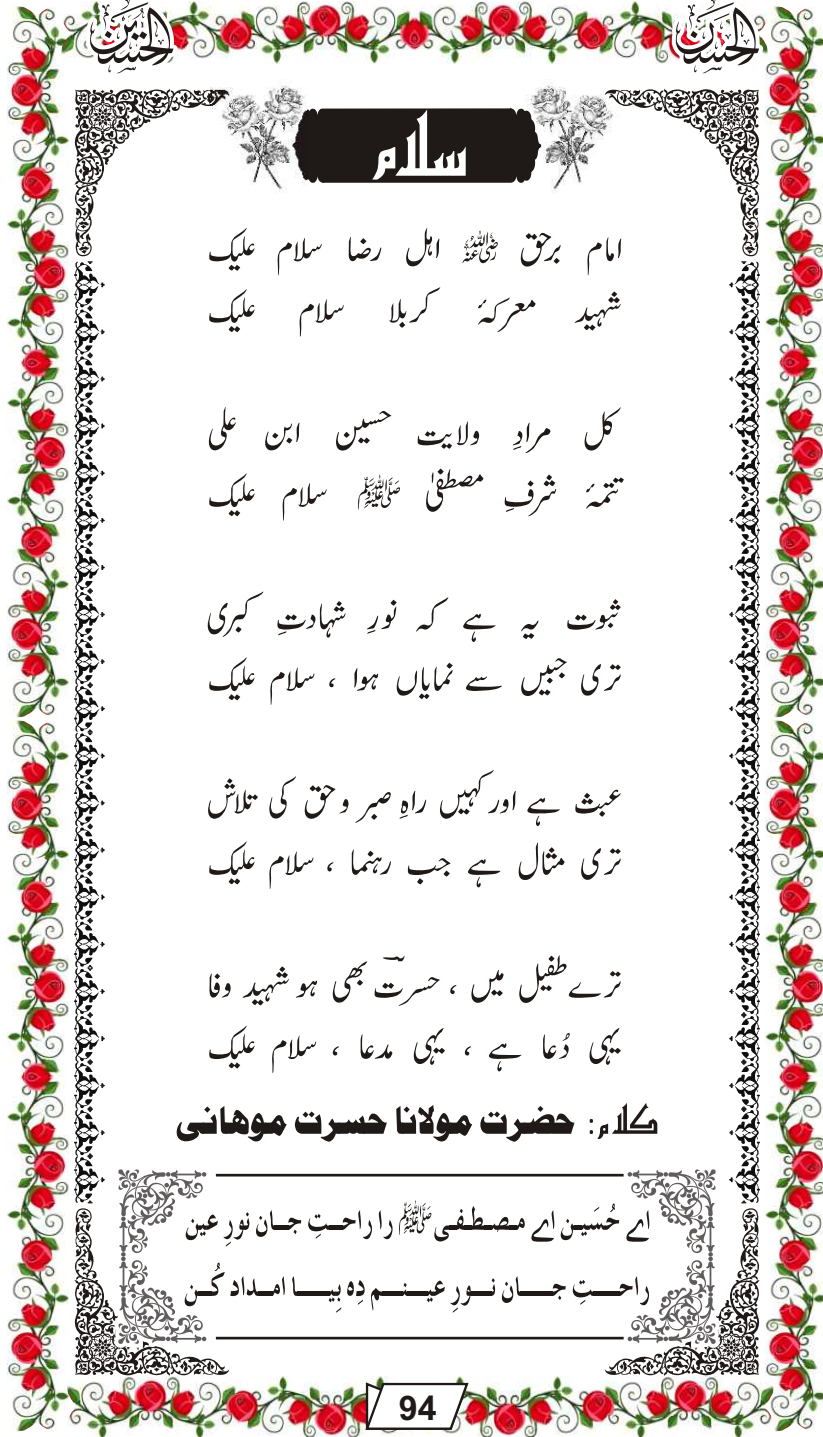
سلام

امام برحق ؓ اہل رضا سلام علیک
شہید معرکۂ کربلا سلام علیک

کل مرادِ ولایت حسین ابن علی
تتمۂ شرفِ مصطفیٰ ﷺ سلام علیک

ثبوت یہ ہے کہ نورِ شہادتِ کبریٰ
تری جبیں سے نمایاں ہوا ، سلام علیک

عبث ہے اور کہیں راہِ صبر و حق کی تلاش
تری مثال ہے جب رہنما ، سلام علیک

ترے طفیل میں ، حسرتؔ بھی ہو شہید وفا
یہی دُعا ہے ، یہی مدعا ، سلام علیک

کلام: **حضرت مولانا حسرت موہانی**

اے حُسین اے مصطفیٰ ﷺ را راحتِ جان نورِ عین
راحتِ جان نورِ عینم دِہ بیا امداد کُن
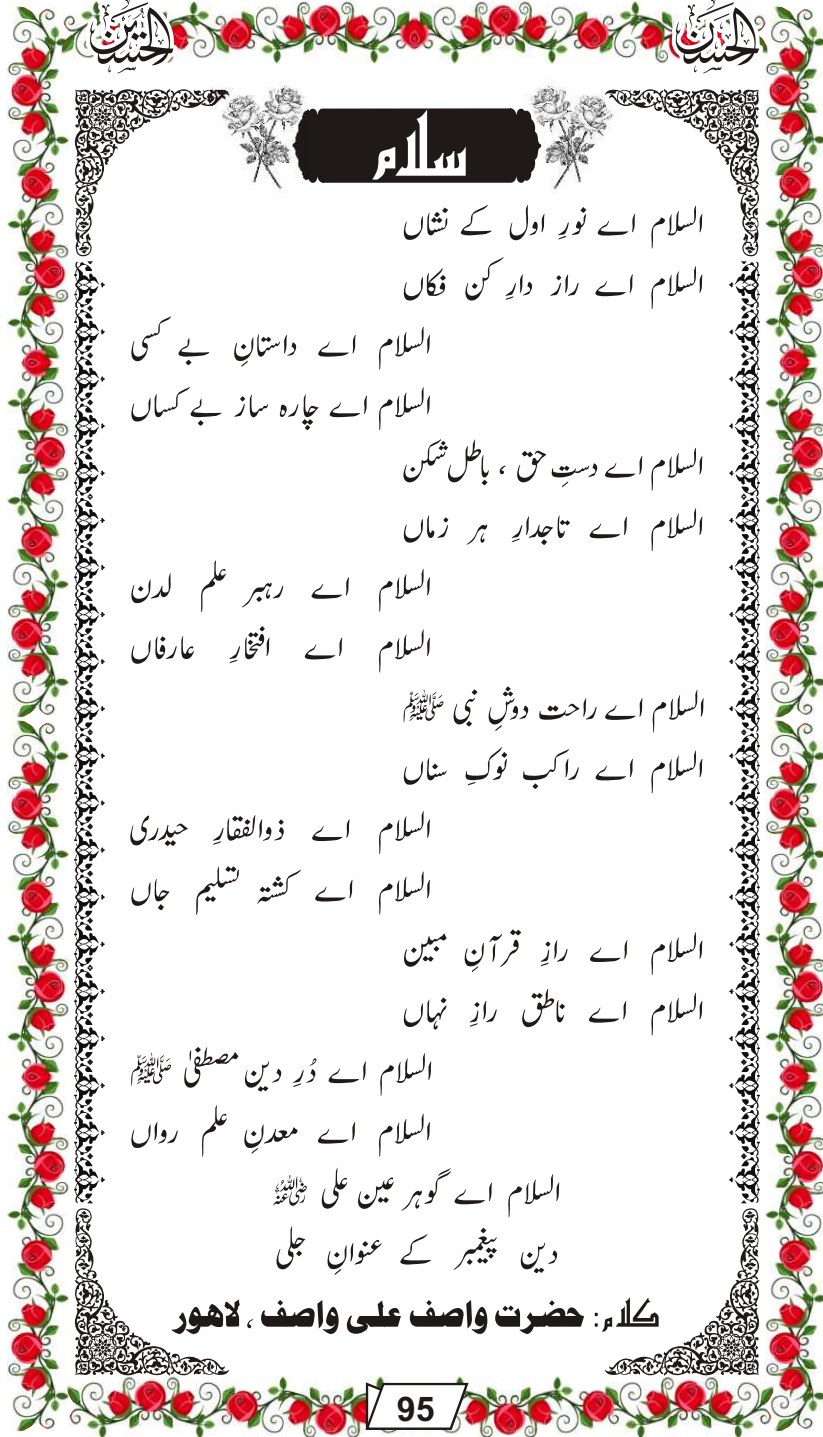
سلام

السلام اے نورِ اول کے نشاں
السلام اے راز دارِ کن فکاں

السلام اے داستانِ بے کسی
السلام اے چارہ ساز بے کساں

السلام اے دستِ حق ، باطل شکن
السلام اے تاجدارِ ہر زماں

السلام اے رہبر علم لدن
السلام اے افتخارِ عارفاں

السلام اے راحت دوشِ نبی ﷺ
السلام اے راکب نوکِ سناں

السلام اے ذوالفقارِ حیدری
السلام اے کشتہ تسلیم جاں

السلام اے رازِ قرآنِ مبین
السلام اے ناطق رازِ نہاں

السلام اے دُرِ دین مصطفیٰ ﷺ
السلام اے معدنِ علم رواں

السلام اے گوہر عین علی رضی اللہ عنہ
دین پیغمبر کے عنوانِ جلی

کلام: حضرت واصف علی واصف ، لاہور
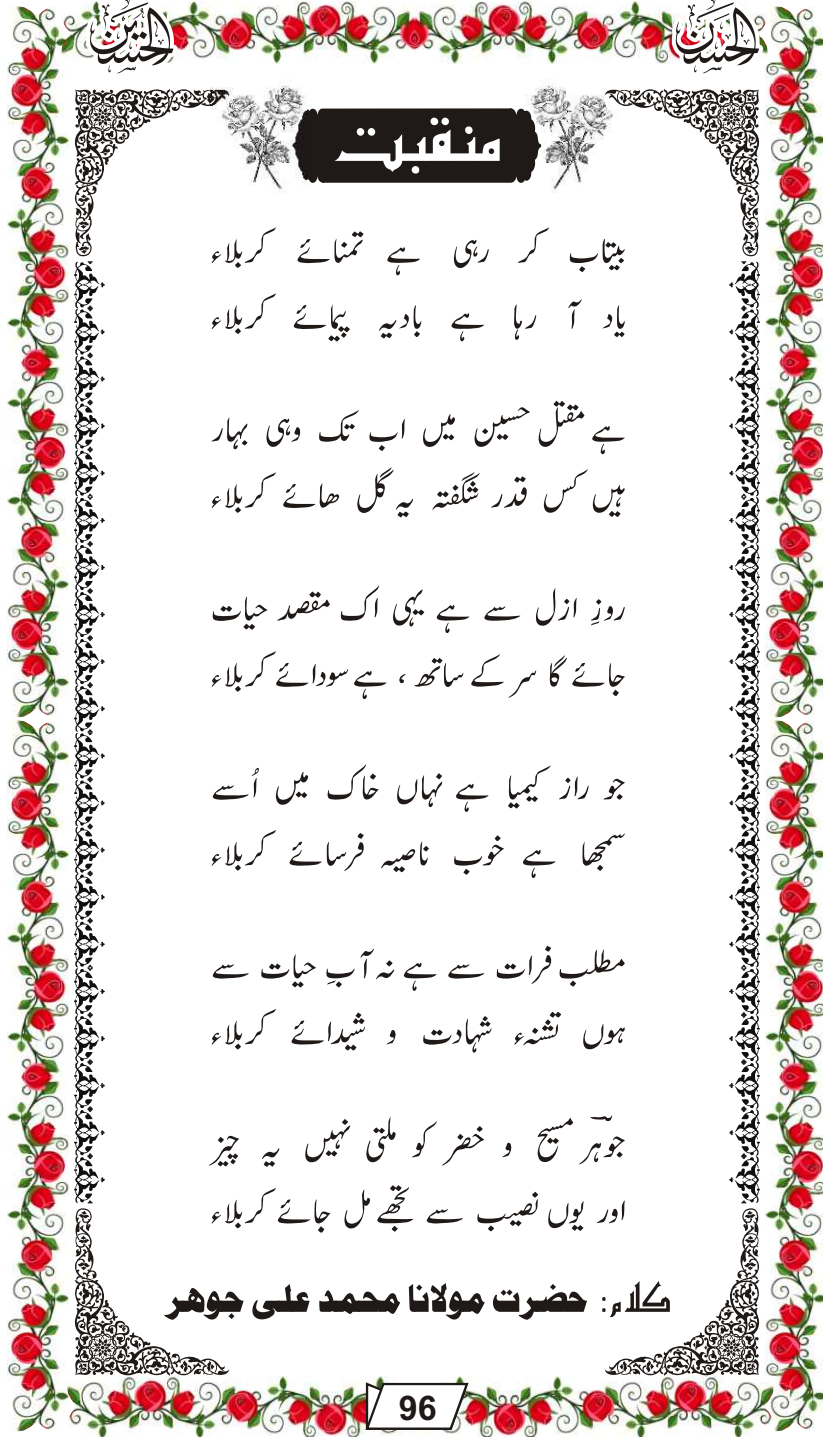
منقبت

بیتاب کر رہی ہے تمنائے کربلاء
یاد آ رہا ہے بادیہ پیمائے کربلاء

ہے مقتلِ حسین میں اب تک وہی بہار
ہیں کس قدر شگفتہ یہ گل ہائے کربلاء

روزِ ازل سے ہے یہی اک مقصد حیات
جائے گا سر کے ساتھ ، ہے سودائے کربلاء

جو راز کیمیا ہے نہاں خاک میں اُسے
سمجھا ہے خوب ناصیہ فرسائے کربلاء

مطلب فرات سے ہے نہ آبِ حیات سے
ہوں تشنۂ شہادت و شیدائے کربلاء

جوہر مسیح و خضر کو ملتی نہیں یہ چیز
اور یوں نصیب سے تجھے مل جائے کربلاء

کلام: **حضرت مولانا محمد علی جوہر**
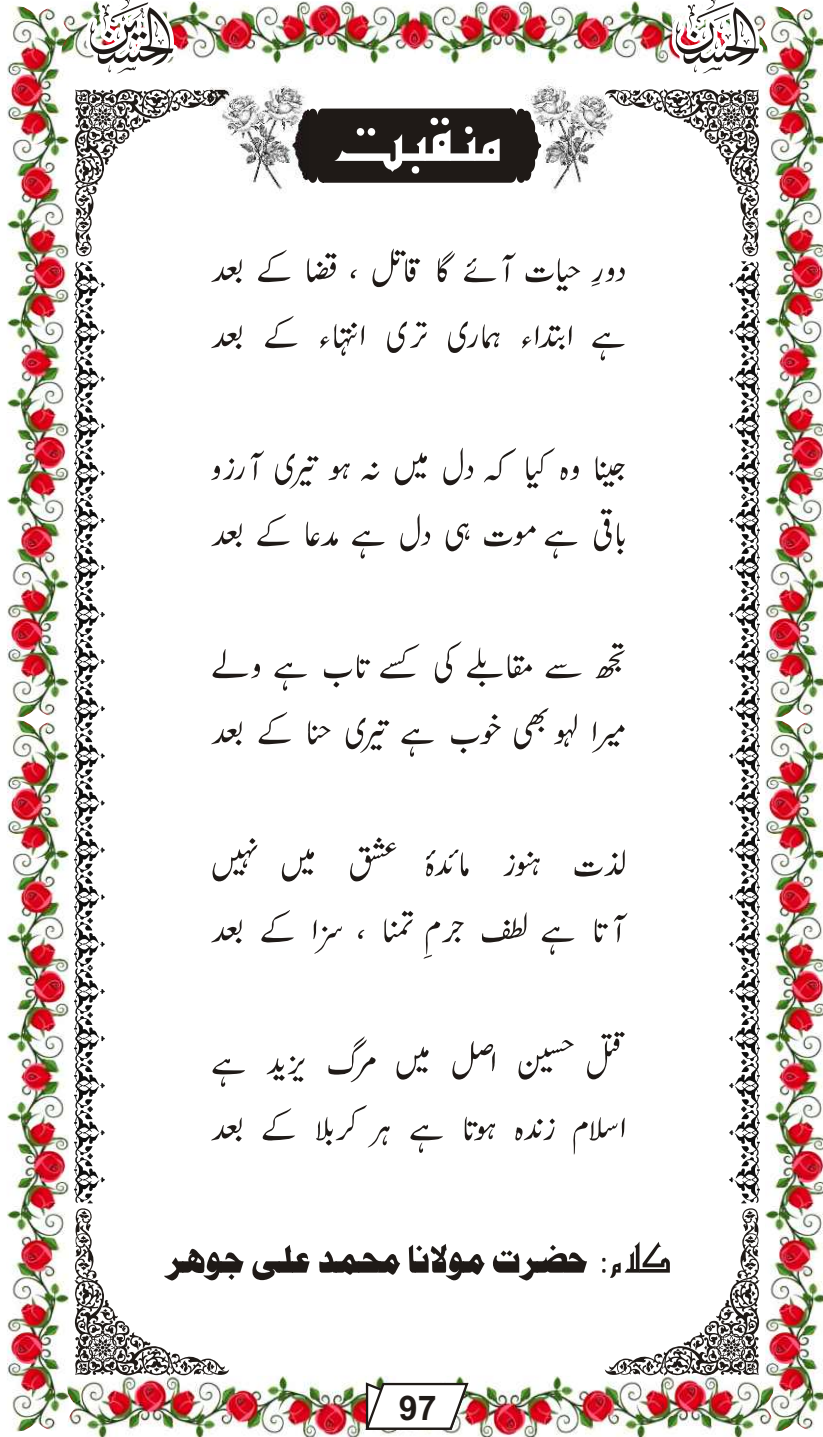
منقبت

دورِ حیات آئے گا قاتل ، قضا کے بعد
ہے ابتداء ہماری تری انتہاء کے بعد

جینا وہ کیا کہ دل میں نہ ہو تیری آرزو
باقی ہے موت ہی دل بے مدعا کے بعد

تجھ سے مقابلے کی کسے تاب ہے ولے
میرا لہو بھی خوب ہے تیری حنا کے بعد

لذت ہنوز مائدۂ عشق میں نہیں
آتا ہے لطف جرمِ تمنا ، سزا کے بعد

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

کلام: **حضرت مولانا محمد علی جوہر**
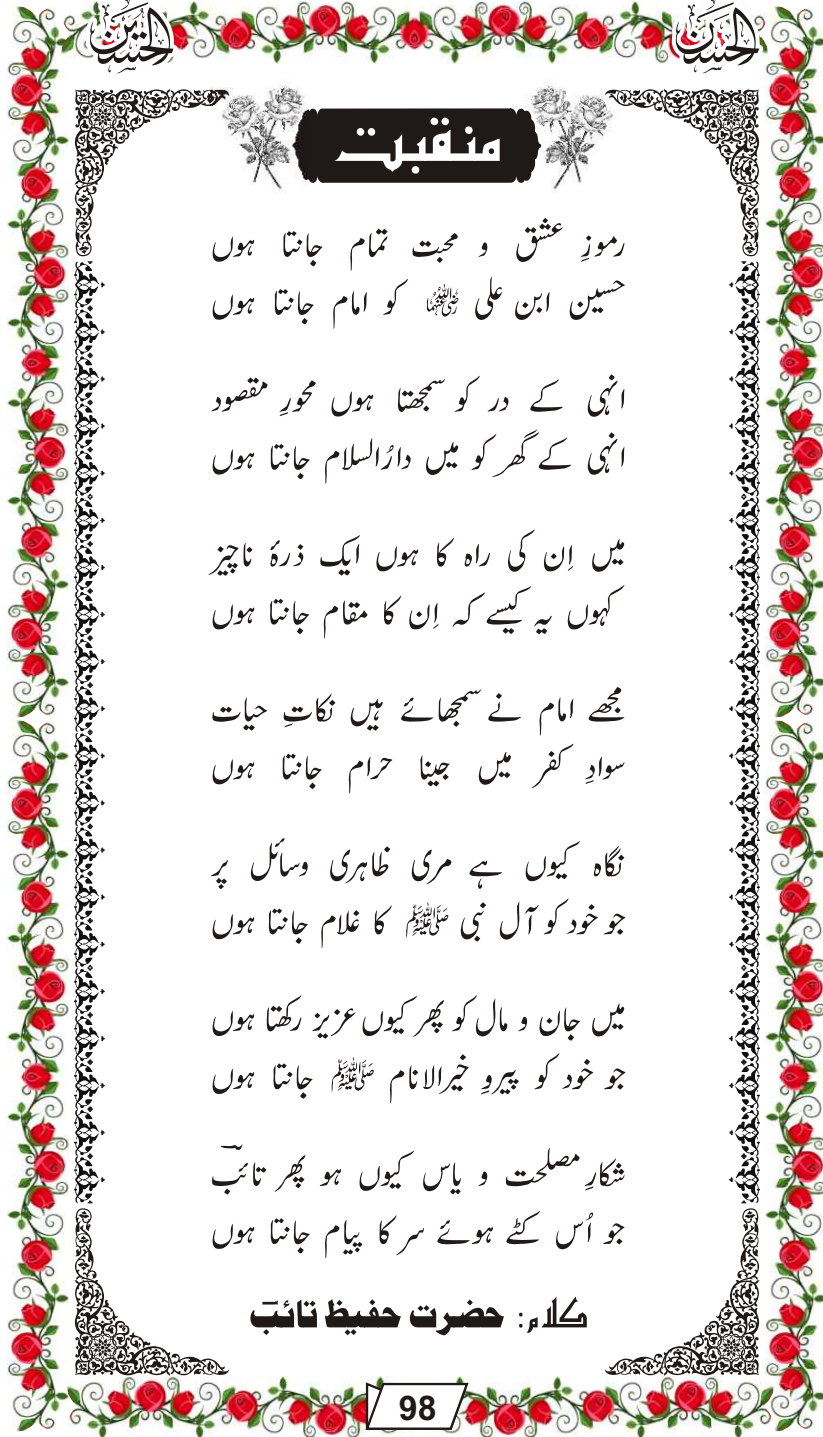
منقبت

رموزِ عشق و محبت تمام جانتا ہوں
حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کو امام جانتا ہوں

انہی کے در کو سمجھتا ہوں محورِ مقصود
انہی کے گھر کو میں دارُالسلام جانتا ہوں

میں اِن کی راہ کا ہوں ایک ذرۂ ناچیز
کہوں یہ کیسے کہ اِن کا مقام جانتا ہوں

مجھے امام نے سمجھائے ہیں نکاتِ حیات
سوادِ کفر میں جینا حرام جانتا ہوں

نگاہ کیوں ہے مری ظاہری وسائل پر
جو خود کو آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام جانتا ہوں

میں جان و مال کو پھر کیوں عزیز رکھتا ہوں
جو خود کو پیروِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم جانتا ہوں

شکارِ مصلحت و یاس کیوں ہو پھر تائبؔ
جو اُس کٹے ہوئے سر کا پیام جانتا ہوں

کلام: حضرت حفیظ تائب
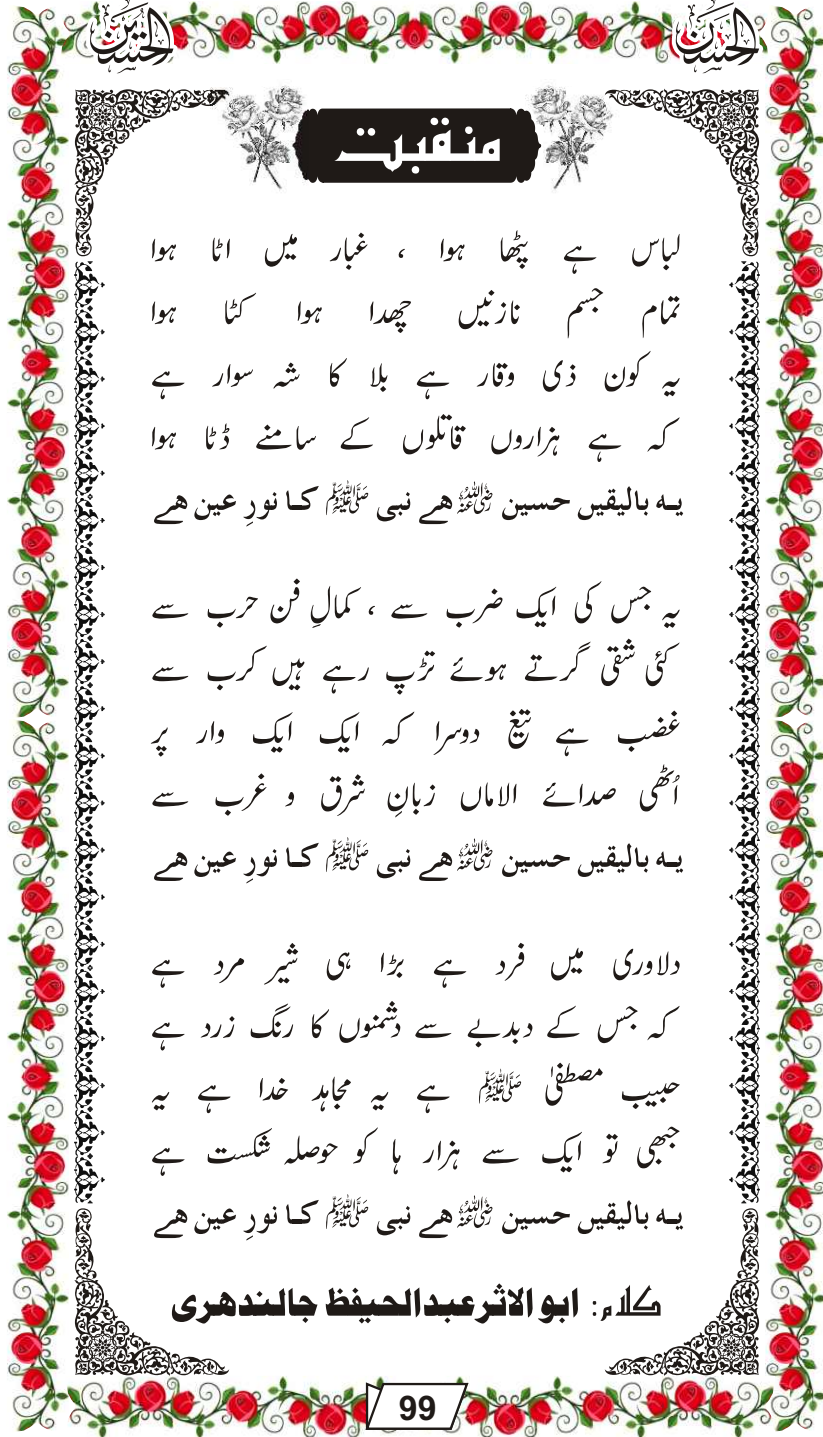
منقبت

لباس ہے پھٹا ہوا ، غبار میں اٹا ہوا
تمام جسم نازنیں چھدا ہوا کٹا ہوا
یہ کون ذی وقار ہے بلا کا شہ سوار ہے
کہ ہے ہزاروں قاتلوں کے سامنے ڈٹا ہوا
یہ بالیقیں حسین رضی اللہ عنہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ عین ہے

یہ جس کی ایک ضرب سے ، کمالِ فن حرب سے
کئی شقی گرتے ہوئے تڑپ رہے ہیں کرب سے
غضب ہے تیغ دوسرا کہ ایک ایک وار پر
اُٹھی صدائے الاماں زبانِ شرق و غرب سے
یہ بالیقیں حسین رضی اللہ عنہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ عین ہے

دلاوری میں فرد ہے بڑا ہی شیر مرد ہے
کہ جس کے دبدبے سے دشمنوں کا رنگ زرد ہے
حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ مجاہد خدا ہے یہ
جبھی تو ایک سے ہزار ہا کو حوصلہ شکست ہے
یہ بالیقیں حسین رضی اللہ عنہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ عین ہے

کلام: ابو الاثر عبدالحفیظ جالندھری
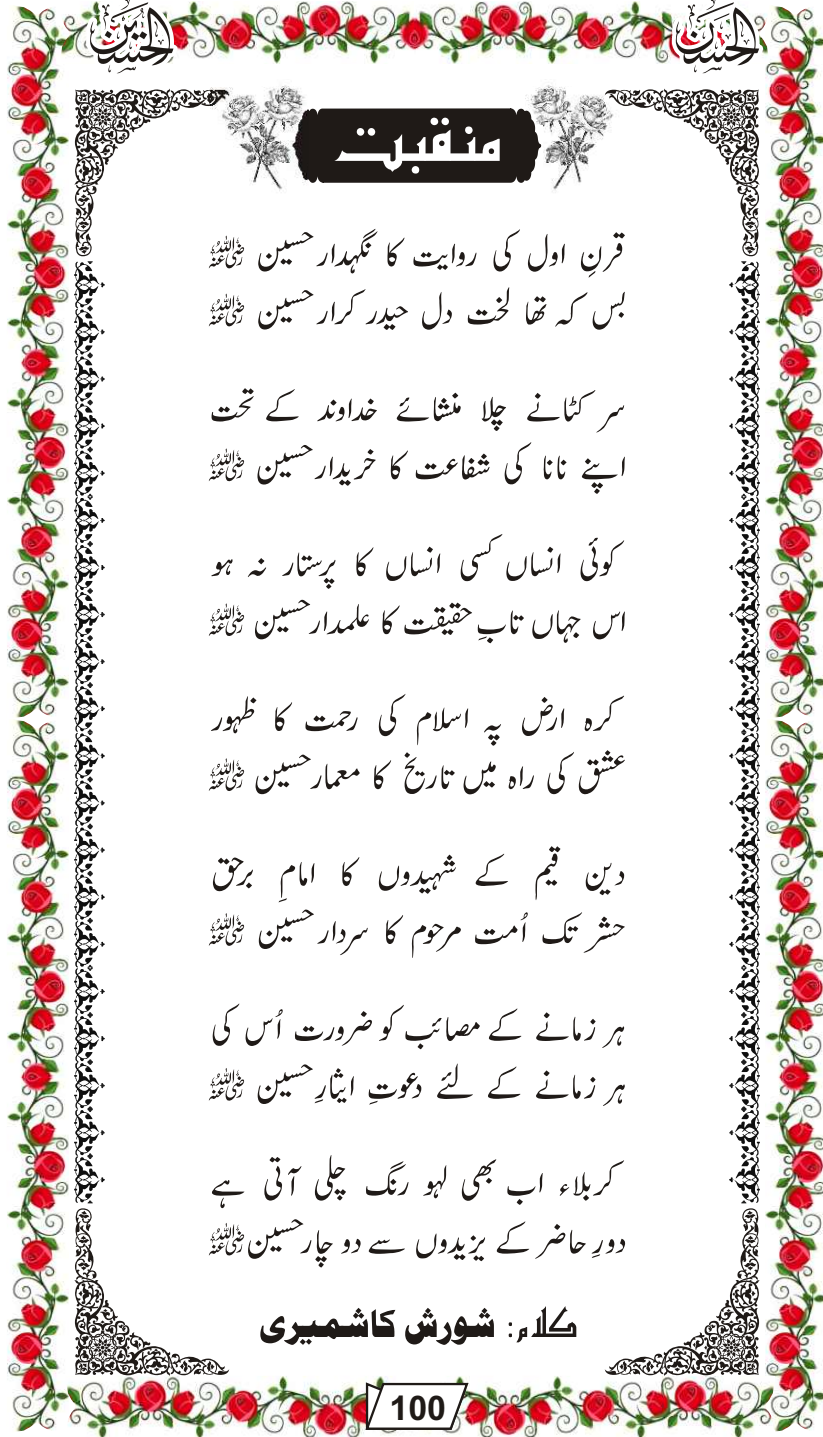
منقبت

قرنِ اول کی روایت کا نگہدار حسین ؓ
بس کہ تھا لختِ دلِ حیدر کرار حسین ؓ

سر کٹانے چلا منشائے خداوند کے تحت
اپنے نانا کی شفاعت کا خریدار حسین ؓ

کوئی انساں کسی انساں کا پرستار نہ ہو
اس جہاں تابِ حقیقت کا علمدار حسین ؓ

کرہ ارض پہ اسلام کی رحمت کا ظہور
عشق کی راہ میں تاریخ کا معمار حسین ؓ

دین قیم کے شہیدوں کا امامِ برحق
حشر تک اُمت مرحوم کا سردار حسین ؓ

ہر زمانے کے مصائب کو ضرورت اُس کی
ہر زمانے کے لئے دعوتِ ایثار حسین ؓ

کربلاء اب بھی لہو رنگ چلی آتی ہے
دورِ حاضر کے یزیدوں سے دو چار حسین ؓ

کلام: **شورش کاشمیری**
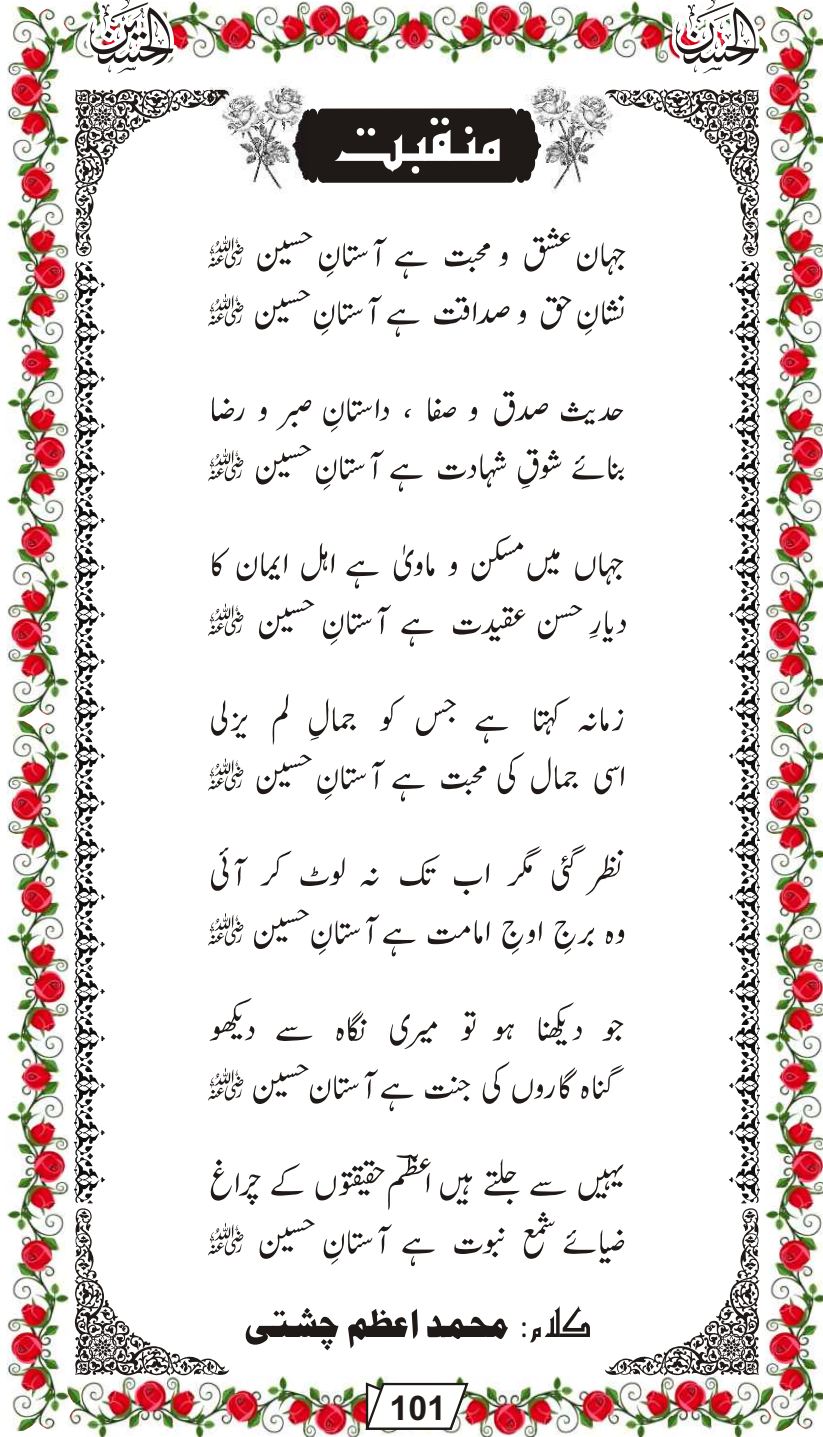
منقبت

جہان عشق و محبت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ
نشانِ حق و صداقت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ

حدیث صدق و صفا ، داستانِ صبر و رضا
بنائے شوقِ شہادت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ

جہاں میں مسکن و ماویٰ ہے اہل ایمان کا
دیارِ حسن عقیدت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ

زمانہ کہتا ہے جس کو جمالِ لم یزلی
اسی جمال کی محبت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ

نظر گئی مگر اب تک نہ لوٹ کر آئی
وہ برجِ اوجِ امامت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ

جو دیکھنا ہو تو میری نگاہ سے دیکھو
گناہ گاروں کی جنت ہے آستان حسین رضی اللہ عنہ

یہیں سے جلتے ہیں اعظم حقیقتوں کے چراغ
ضیائے شمع نبوت ہے آستانِ حسین رضی اللہ عنہ

کلام: محمد اعظم چشتی
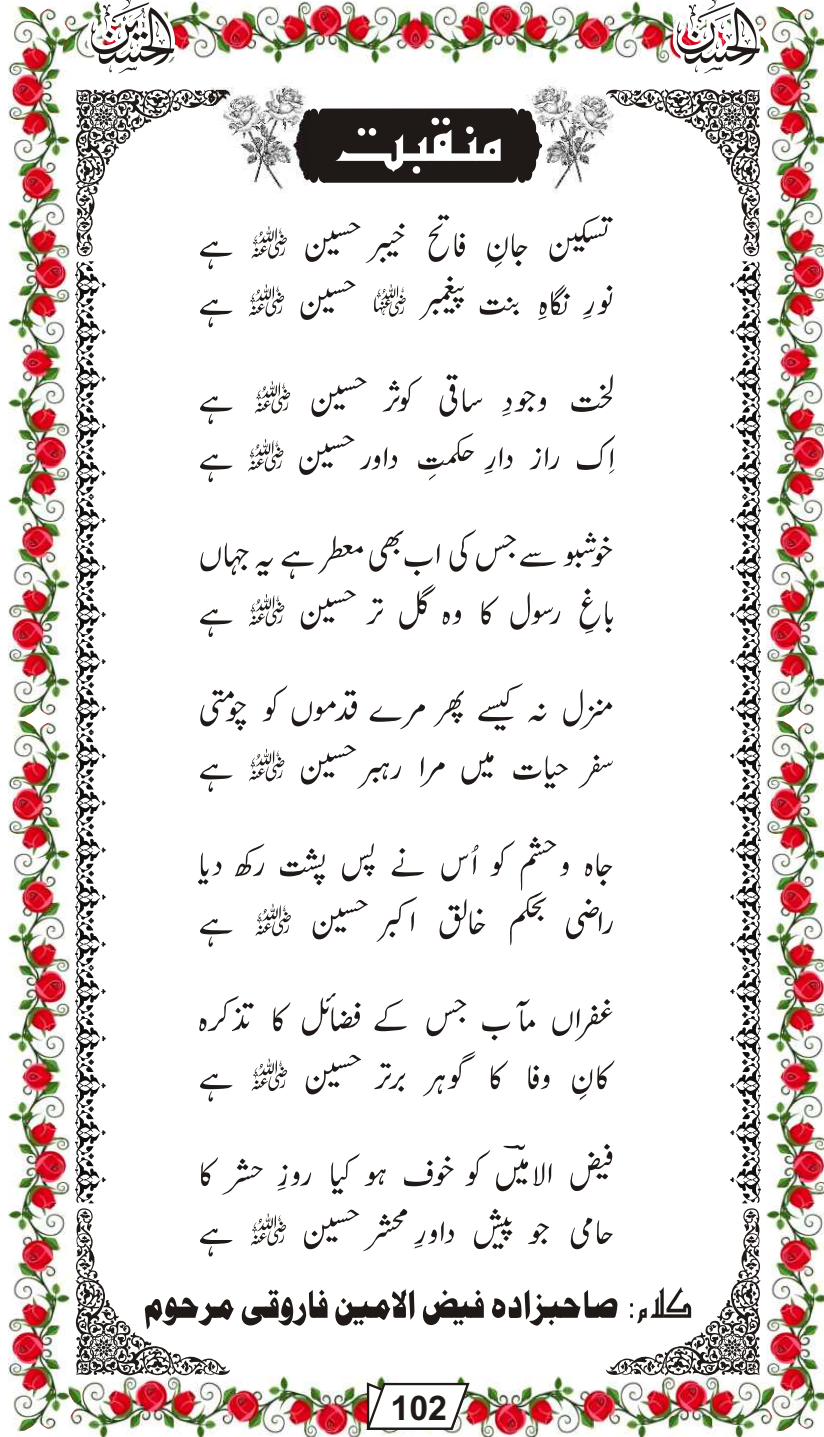
منقبت

تسکین جانِ فاتح خیبر حسین رضی اللہ عنہ ہے
نورِ نگاہِ بنت پیغمبر رضی اللہ عنہا حسین رضی اللہ عنہ ہے

لخت وجودِ ساقی کوثر حسین رضی اللہ عنہ ہے
اِک راز دارِ حکمتِ داور حسین رضی اللہ عنہ ہے

خوشبو سے جس کی اب بھی معطر ہے یہ جہاں
باغِ رسول کا وہ گل تر حسین رضی اللہ عنہ ہے

منزل نہ کیسے پھر مرے قدموں کو چومتی
سفر حیات میں مرا رہبر حسین رضی اللہ عنہ ہے

جاہ وحشم کو اُس نے پس پشت رکھ دیا
راضی بحکم خالق اکبر حسین رضی اللہ عنہ ہے

غفراں مآب جس کے فضائل کا تذکرہ
کانِ وفا کا گوہر برتر حسین رضی اللہ عنہ ہے

فیض الامیںؔ کو خوف ہو کیا روزِ حشر کا
حامی جو پیش داورِ محشر حسین رضی اللہ عنہ ہے

کلام: **صاحبزادہ فیض الامین فاروقی مرحوم**
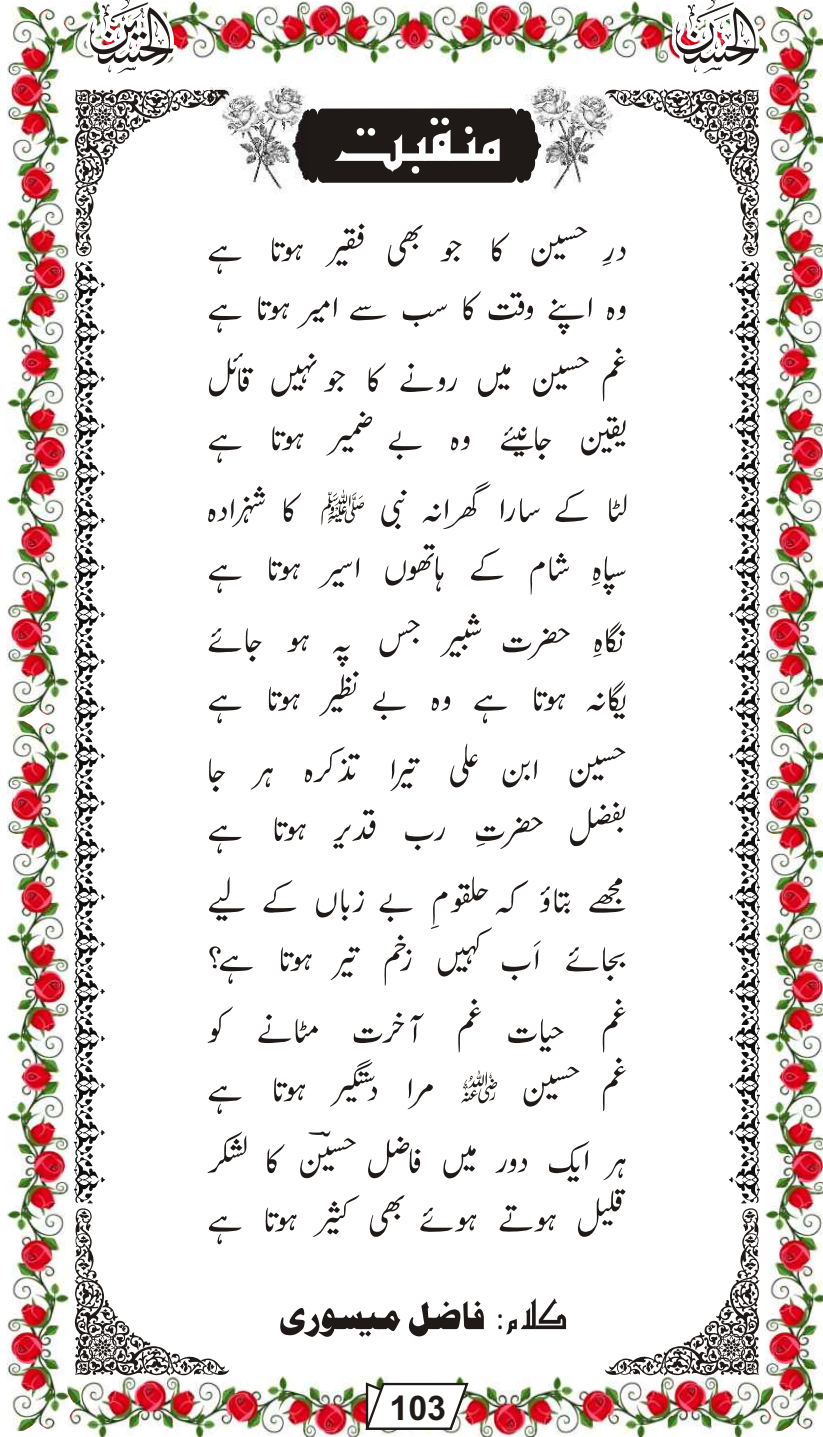
منقبت

درِ حسین کا جو بھی فقیر ہوتا ہے
وہ اپنے وقت کا سب سے امیر ہوتا ہے

غمِ حسین میں رونے کا جو نہیں قائل
یقین جانیئے وہ بے ضمیر ہوتا ہے

لٹا کے سارا گھرانہ نبی ﷺ کا شہزادہ
سپاہِ شام کے ہاتھوں اسیر ہوتا ہے

نگاہِ حضرت شبیر جس پہ ہو جائے
یگانہ ہوتا ہے وہ بے نظیر ہوتا ہے

حسین ابن علی تیرا تذکرہ ہر جا
بفضل حضرتِ رب قدیر ہوتا ہے

مجھے بتاؤ کہ حلقومِ بے زباں کے لیے
بجائے اَب کہیں زخم تیر ہوتا ہے؟

غم حیات غم آخرت مٹانے کو
غم حسین رضی اللہ عنہ مرا دستگیر ہوتا ہے

ہر ایک دور میں فاضل حسینؔ کا لشکر
قلیل ہوتے ہوئے بھی کثیر ہوتا ہے

کلام: فاضل میسوری
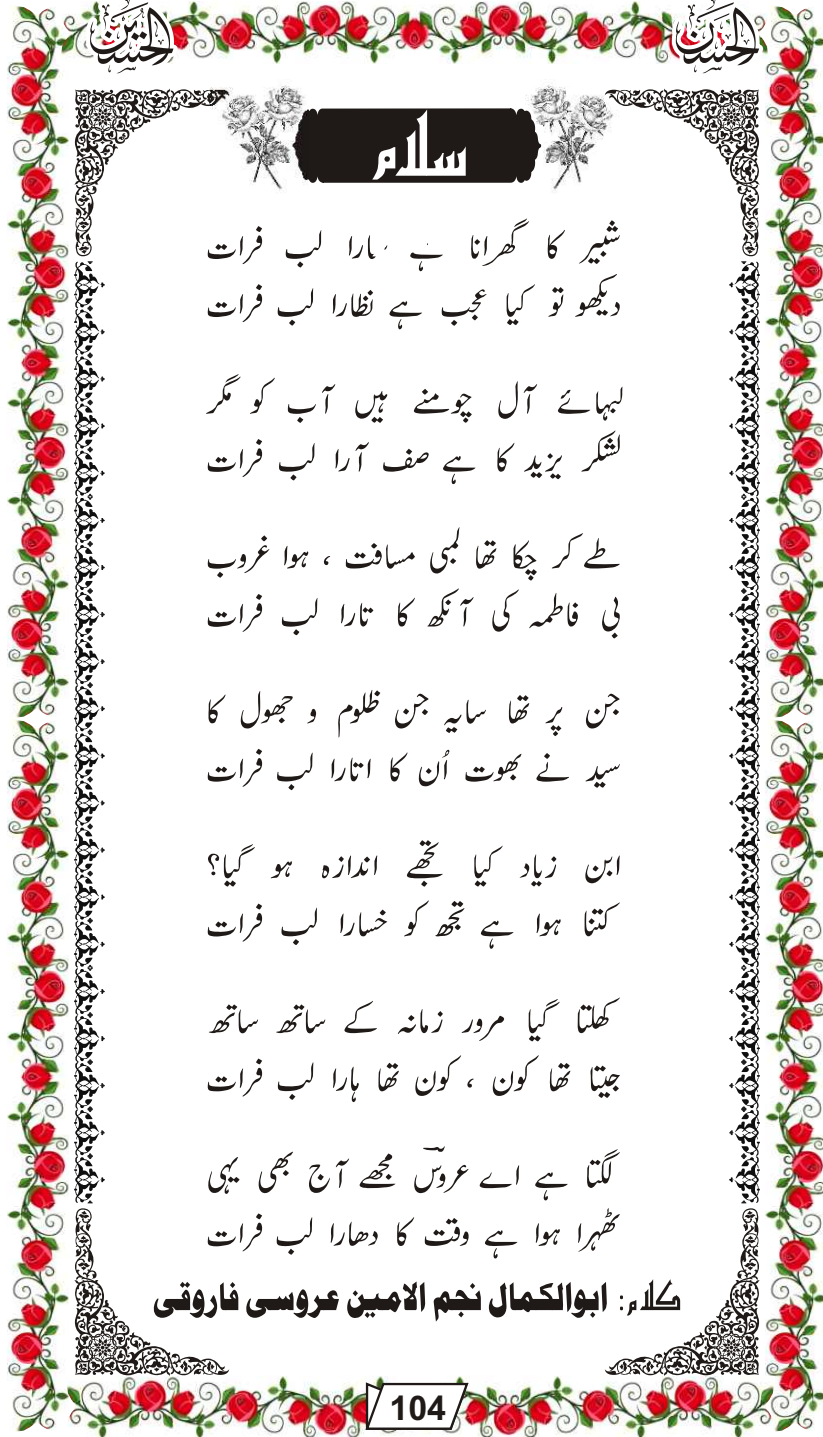
سلام

شبیر کا گھرانا ہے ہمارا لب فرات
دیکھو تو کیا عجب ہے نظارا لب فرات

لبہائے آل چومنے ہیں آب کو مگر
لشکر یزید کا ہے صف آرا لب فرات

طے کر چکا تھا لمبی مسافت ، ہوا غروب
بی فاطمہ کی آنکھ کا تارا لب فرات

جن پر تھا سایہ جن ظلوم و جھول کا
سید نے بھوت اُن کا اتارا لب فرات

ابن زیاد کیا تجھے اندازہ ہو گیا؟
کتنا ہوا ہے تجھ کو خسارا لب فرات

کھلتا گیا مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ
جیتا تھا کون ، کون تھا ہارا لب فرات

لگتا ہے اے عروسؔ مجھے آج بھی یہی
ٹھہرا ہوا ہے وقت کا دھارا لب فرات

کلام: **ابوالکمال نجم الامین عروسی فاروقی**

تاثرات بر کتاب ہذا

وکیپیڈیا
آزاد دائرۃ المعارف

31-12-2020

افتخار احمد حافظ قادری کہنہ مشق ادیب ،صوفی ، سیاح ،سفرنامہ نگار، محقق اور سوانح نگار ہیں۔آپ کی تحریریں خاندانِ نبوی ﷺ ،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیائے کرام سے والہانہ محبت کی عکاس اور عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔آپ لاتعداد ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں، اِن اسفار کی روداد یں آپ نے دلنشین انداز میں قلم بند کی ہیں۔ آپ کی تحریروں کے موضوعات متنوع اور وسیع ہیں۔زیارات مقدسہ، زیارتِ حبیب، سرزمین انبیاء واولیاء، سفرنامہ زیاراتِ ترکی، سفرنامہ زیاراتِ ازبکستان، سفرنامہ شام، ہدیہ درود وسلام، زیاراتِ عراق واُردن ،فضیلت اہل بیت نبوی ﷺ ،شانِ بتول رضی اللہ عنہا بزبانِ رسول ﷺ ، شانِ علی رضی اللہ عنہ بزبان نبی ﷺ ، شانِ خلفائے راشدین بزبانِ سیدُ المرسلین ﷺ ،سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ،سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ ، شاہ حبشہ، قصائد غوثیہ اور دیگر کتابیں قارئین سے سند مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب فضائل حسنین کریمین افتخار احمد قادری کی باسٹھویں (62) کتاب ہے۔جس میں آپ نے نواسہ رسول ﷺ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے فضائل بیان کیئے ہیں۔اس کے علاوہ مصنف نے حضرت رومی کی مثنوی اور دیوان شمس تبریز سے حضرت امام حسین اور سانحہ کربلا کی شعری جھلکیاں بھی پیش کی ہیں۔امید ہے کہ مصنف کی دیگر کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مقبولیت عامہ حاصل کرے گی۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب افتخار احمد حافظ قادری کو عمر دراز عطا فرمائے تا کہ تشنگانِ علم کے لئے شہ پارے تخلیق کرتے رہیں۔آمین

محمد عارف سومرو ، منتظم اُردو ویکیپیڈیا (کراچی)

ڈاکٹر محمد ساجد نظامی
خانقاہ معلیٰ حضرت مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ مکھڈی، اٹک

راکبانِ دوشِ پیغمبر علیه الصلاۃ والسلام

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومحاسن کا شمار ناممکنات سے ہے۔ راکبانِ دوشِ پیغمبر کے اسمائے گرامی بھی سماوی ہیں۔ عرب کی تاریخ میں کسی گھرانے کے بچوں کے یہ نام نہ تھے۔ حقیقت میں حسن وحسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں۔ اہل جنت میں سے کسی کا نام حسن وحسین نہ رہا بلکہ اللہ ربُ العزت نے ولادت سے پہلے اِن ناموں کو پردوں میں چھپا رکھا تھا پھر اپنے حبیب کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اُسماء وحی کیے گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دوشِ مبارک پر دونوں شہزادے سوار تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ شہزادوں کو مبارک ہو کہ کیا اعلیٰ سواری پائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے عمر! تم سواری کو دیکھ رہے ہو مجھے مبارک دو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں شہزادوں کو چادر میں لیا ہوا تھا جب چادر ہٹائی گئی تو وہاں حسن وحسین رضی اللہ عنہما کی زیارت سے دیکھنے والی آنکھیں مشرف ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہ! سنو، میں اِن سے محبت کرتا ہوں، اے اللہ! میں حسن وحسین سے بڑی محبت کرتا ہوں تو بھی اِن سے محبت کر اور جو اِن سے محبت کرتے ہیں اُن سے بھی محبت کر۔

محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی خوش بختی دیکھیں کہ حدیث پاک کی بشارت سے کتنی عظیم محبتیں اِن کے حصے میں آئیں ہیں۔ حافظ صاحب نے زندگی کا ہر لمحہ محبت رسول ﷺ میں گزارا ہے، آل رسول اور اصحابِ رسول کی محبت کے فیضان کی خیرات اہل محبت میں تقسیم کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ

زیر نظر کتاب "**فضائل حسنین کریمین**" کی اشاعت حافظ صاحب کی خوش بختی کی دلیل ہے۔ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی توجہ انہیں حاصل ہے تبھی تو وہ اُن کی شان میں قصیدے کہے جاتے ہیں۔

فضائل حسنین کریمین میں 101 احادیث کا گلدستہ سجانا کتنا ہی متبرک کام ہے۔ حافظ صاحب نہ صرف خود ان شہزادوں کے فیضان سے مستفیض ہو رہے ہیں بلکہ اپنے قاری کو بھی اس خوش بختی میں شامل کر رہے ہیں۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ڈاکٹر محمد ساجد نظامی
خانقاہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
مکھڈ شریف، اٹک

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زھراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

الزاویۃ العثمانیۃ للصلوات والتسلیمات

شہر اقبال ۔ سیالکوٹ

مظہرِ جمال و کمالِ مصطفائی

مکرمی و معظمی افتخار احمد حافظ القادری حفظہ اللہ، ناچیز کے لئے مرشد و رہنما کا درجہ رکھتے ہیں۔ خاکسار نے فرقِ مراتب کا لحاظ اور اشیاء کو پرکھنے کا فن پھر انہیں اُن کی جگہ پر رکھنے کا طور طریق آپ ہی سے سیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو بیشمار اوصاف و اعلیٰ اخلاق سے متصف فرمایا ہے ساتھ ہی جانِ ایمان یعنی محبت و مودتِ اہل بیت اطہار سے آپ کے خمیر و ضمیر کو منور و روشن اور قلب و جاں کو مزین فرمایا جس کا مشاہدہ اکثر آپ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات میں ہوتا رہا ہے۔

میدان قرطاس وقلم میں کتاب ہذا یعنی:

"فضائل حسنین کریمین بزبان وسیلتنا فی الدارین"

آپ کا باسٹھواں (62) شاہکار ہے جس میں سیدا شباب اھل الجنۃ، صحابی جلیل سیدنا امام حسن مجتبیٰ شہید اور صحابی جلیل سیدنا امام حسین شہید رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب، شمائل و خصائل پر 101 مستند احادیث مبارکہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے مختصر حالات زندگی کا ذکر جمیل ہے۔

یہ کہنا عین حق ہے کہ حسنین کریمین اپنے نانا جان کے جمال وکمال کے مظہر اتم ہیں جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ شہزادۂ اکبر سر انور سے لے کر ناف تک آئینہ

جمالِ مصطفائی ہیں اور شہزادۂ اصغر ناف سے لے کر ناخن پا تک اپنے نانا جان کے ہم شبیہ ہیں یعنی:

"کان تصویرین لرسول اللہ ﷺ "

پھر نورین و نیرین وقمرین کی دین حق کے لئے جو قربانیاں ہیں وہ بھی اہلیان اسلام پر روشن وعیاں ہیں۔سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے شہزادگان نے اپنے نانا جان ﷺ کے دین کی آبیاری اپنے خون سے کی۔سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو شہادت خفی اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو شہادت جلی عطا ہوئی، حضرت امیر مینائی نے کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے۔

حسن کو سبز تو رنگت ملی حسین کو سرخ
بٹی نواسوں میں کیسی حنا مدینے کی

خاکسار ذکر اہلبیت میں مشغول ہے اور سال 2020ء کا اختتام اور دوسرے کا آغاز ہوا جاتا ہے اللہ کریم سال نو 2021ء میں امت مسلمہ کو اتحاد اخوت کی نعمت عطا فرمائے اور فتنہ فرقہ پرستی سے نجات بخشے۔آمین

سیدنا امام حسن وسیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل مناقب پر کثیر کتب لکھی گئی ہے قبلہ افتخار احمد حافظ القادری صاحب کی یہ کتاب بھی اس باب میں ایک عمدہ اضافہ ہے اور عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ اِسے قبول فرمائے اور ہمیں اہل بیت اطہار کے فیوضات وبرکات عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاک در بتول سلام اللہ علیہا

سلطان عثمان القادری

شہر قلندرِ لاہوری محمد اقبال، سیالکوٹ۔یکم جنوری 2021ء

کوثر عباس علوی ،پی ایچ ڈی سکالر،

اسلامی یونیورسٹی ، اسلام آباد

گلشن دنیا کے دو خوشبودار پھول

حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد فرمایا:

هُمَا رَيحَا نَتَايَ مِنَ الدُّنيَا [بخاری: 3543]

وہ دونوں (حسن وحسین) گلشن دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

لفظ ''ریحانتان''،کا معنی ہمیشہ ''دو پھول'' کیا جاتا ہے۔غریب الحدیث کی کتب میں جب لفظ ''ریحان'' کا مطالعہ کیا جائے تو اس کے پانچ معانی ملتے ہیں مگر عام طور پر شارحین حدیث نے اس کے ایک معنی ''پھول'' پر اکتفا کیا ہے۔

خوشبو دار پھول

''ریحان'' کا ایک معنی زمین سے اُگنے والی خوشبودار شے ہے۔اس سے پھول کا معنی لیا گیا۔اس معنی کے اعتبار سے بھی حدیث مبارکہ کا مفہوم واضح ہے۔ آقا ﷺ ہمیشہ جب بھی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اٹھاتے تو آپ ﷺ اُن کو پکڑ کر سب سے پہلے سونگھتے تھے، پھر چومتے تھے اور چومنے کے بعد اُن کو سینے سے لپٹا لیتے تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا اہل بیت میں سے آپ کو کون زیادہ محبوب ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین ۔حضور نبی اکرم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کرتے تھے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پھر

آپ ﷺ اُن کو سونگھتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے''۔

توجہ طلب بات یہ ہے کہ آپ ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو سونگھتے کیوں تھے؟ اُن کو خوشبودار پھول قرار دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُن کے جسموں سے وہ خوشبو آتی جو دنیا کے کسی بڑے سے بڑے خوشبودار پھول سے بھی نہیں آتی تھی۔ لہٰذا آقا ﷺ انہیں سونگھتے تھے۔ یعنی اس معاملے میں بھی دونوں شہزادے نانا جان کا عکس تھے کیونکہ نبی کریم کے جسم اطہر بلکہ پسینہ مبارک میں بھی خوشبو تھی۔

صحابہ کرام آپ ﷺ کے پسینہ مبارک کو نچوڑ کر شیشیوں میں جمع کرتے تھے اور بطور خوشبو استعمال کرتے۔ بیٹیوں کی شادی ہوتی تو شادی کے وقت انہیں جہیز میں دیتے اور اُسے بطور خوشبو اُن کے لباس میں لگاتے۔

أولاد

''ریحان'' کا ایک اور معنی ''اولاد'' بھی ہے۔ اپنے اطلاق کے اعتبار سے یہ معنی بھی واضح ہے۔ آقا ﷺ کے اپنے صاحبزادگان چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔ لہٰذا اللہ کو منظور یہ تھا کہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو آقا ﷺ کا نواسہ ہی نہیں بلکہ بیٹا بنایا جائے۔ اس لئے حضور ﷺ انہیں ''ابنایا'' ''میرے بیٹے'' بھی کہتے تھے۔

حافظ افتخار احمد قادری کی کتاب فضائل حسنین کریمین آل نبی سے محبت کا ایک ثبوت ہے۔ اس سے پہلے بھی اُن کی لکھی گئی کتابیں اِس کا مظہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس کاوش کو قبول فرمائے اور اُسے دین و دنیا میں اُن کے لئے باعث نجات بنائے۔

آمین بجاه سید الانبیاء و المرسلین ﷺ

کوثر عباس علوی، پی ایچ ڈی سکالر
انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

قطعہ تاریخِ عیسوی، اشاعتِ کتاب
''فضائلِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما''

اسلام آج بھی ہے درخشاں اُسی طرح
دنیا کو نور بخشے ، چراغِ حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ
ویران ہو گئے ہیں ، زمانے کے سب چمن
لیکن شگفتہ تر ہے ، کیا باغِ حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ
معصوم تھے وہ دونوں ہی ، سبطینِ مصطفیٰ ﷺ
''تازہ ، بدیں ہے سینوں میں داغِ حسن رضی اللہ عنہ ، حسین رضی اللہ عنہ''

2021ء

نتیجۂ فکر از قلم

پروفیسر شوکت محمود شوکتؔ (پرنسپل، گورنمنٹ کالج، چھب۔اٹک)

اختتامِ کتاب
بر درُودِ و سلام

اللهم صل وسلم على سيدنا
و مولانا محمد النبي
الأمي وعلى آله
و أصحابه
أجمعين۔

شہادت کی مشہور اقسام میں سے دو قسم کی شہادت انتہائی اہمیت کی حامل ہے، ایک شہادتِ خفی جس سے نواسۂ رسول ﷺ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ شرف یاب ہوئے اور سرکارِ دو عالم ﷺ نے کسی کو بھی اُس کی خبر نہ دی اور دوسری شہادت جلی جو سبط رسول ﷺ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوئی۔

سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر نے ایسی شہرت حاصل کی کہ سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُس کی آگاہی جبرائیل علیہ السلام کو بخشی اور پھر اُن سے یہ خبر سرکارِ مدینہ ﷺ کو ملی پھر نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور چند دوسری شخصیات کو اس خبر سے مطلع فرمایا پھر اُن سے اور لوگوں کو خبر ہوئی حتیٰ کہ رفتہ رفتہ صفحہ عالم پر اس شہادت کا جھنڈا گڑ گیا اور پھر ایک وقت حضور پُرنور ﷺ نے اِس خبر کے ساتھ وقتِ شہادت اور مقامِ شہادت کی خبر دینے کے ساتھ اُس مقام کی مٹی بھی اُم المومنین سیدۃ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا فرما دی تھی۔